

جیمس ہیڈ لے چیز کے شہکار

شوخی قسمت

# سیرتِ قسمت

اشرفی

جیمنس ہیڈ لے چین کا نام اب کسی تعارف کا محتاج نہیں رہا ہے۔ چین موجودہ دور میں برطانیہ پر کارہ واحد کہاں تو بیس ہے جس کی شہرت چھوٹے سے برطانیہ سے نکل کر پوری دنیا میں پھیل چکی ہے۔ موجودہ ناول آئی ہیونو وایسیس جیمنس ہیڈ لے چین کا تازہ ترین ناول ہے جو ہم مشار تین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

گیا۔ اگرچہ نے انتقامیہ کو کیوں سے معلوم کیا تو اسے پتہ چلا کہ اس نوجوان کا نام کسٹو فرگز نیولی ہے اور وہ کوشش دات ہی برٹنی سے آیا ہے۔ اگرچہ کو تعجب تھا کہ کسٹو فرگز کیا ہر دولت مند آدمی سینٹ سین میں کیوں ٹھہرا ہے۔ گو جلد ہی اس نے اس خیال کو ذہن سے نکال دیا۔ اور پٹرین کے بارے میں سوچنے لگا جس سے ملنے وہ چار باغیاں اٹھارہ ماہ پہلے وہ پٹرین جیسے آدمی کے لئے کام کرنے کا تصوری بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اس وقت وہ سوئزر لینڈ میں بین الاقوامی شہرت یافتہ وکلاء کی ایک فرم کا سینئر پارٹنر تھا اور پٹرین رولف جیسے دولت مند آدمی کے لئے کام کرتا تھا۔ وہ اور پٹرین کی سین بیوی ہیلگا دونوں مل کر اس سرمایہ کی نگہداشت کرتے تھے جو پٹرین نے سوئزر لینڈ میں لگا

پیرس کے سب سے بڑے سینٹ سین میں مقیم تھا اور اس کی وہ اس نے ناگفتہ بہ حالات تھے۔ ناشتر سے فارغ ہو کر اسے پٹرین سے ملنے جانا تھا۔ وہ اپنے کمرے سے نکلا تو اسی وقت اس نے ایک نوجوان 'خو نصورت' قد آور خوش پوش آدمی کو ایک دوسرے کمرے سے نکل کر لفٹ کی طرف جاتے دیکھا۔ لفٹ میں ان دونوں کی کبھی گفتگو ہوئی جس کے دوران اگرچہ نے دیکھا کہ نوجوان نے ایک سونے کا سگریٹ کیس جس پر اس کے نام کے ابتدائی حروف پتروں سے کندہ تھے نکالا اور سگریٹ ہونٹوں میں دبائے ہوئے ایک سونے کے قیمتی سگریٹ لائٹر سے سلگایا۔ لفٹ گر اوپر پر فو تو نوجوان آگے بڑھ



ٹیکسوں کے معاملات کا بہترین مشیر اور کئی زبانوں فرانسیسی، جرمن اور اطالوی کا ماہر تھا۔ مگر اس کی ایک ہی لغزش نے اس کے مستقبل کو تاریک کر دیا تھا۔

اس وقت جنوبی امریکہ کا ایک شخص شاپیو اس سے ملا اور ایک سرمایہ کاری پیش کر کے پیش کی اس کا کہنا تھا کہ کمپنی اس وقت ایک منصوبے کے لئے سرمایہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے اس سلسلہ میں شاہ ایران سے بات ہو رہی ہے اگر ان سے معاہدہ ہو گیا تو آپ کو رقم کا ڈیڑھ فیصد بطور بونس ملے گا۔ اور اس دوران جب تک معاہدہ نہ ہو اسے سو ڈالر فی ہفتہ ملیں گے۔ شاپیو نے آپ کو اس منصوبے کے بارے میں پینڈٹ، پیلٹی انجینئر اور مختلف کاغذات بھی دکھائے۔ کاغذات کے مطابق اس منصوبہ کا نام دی لیو اسکائی ہائیڈرو پیمپس تھا۔ اور تفصیل یہ تھی کہ کمپنی یورپ کے مختلف آفریقی مقامات پر سیاقوں کے لئے رہائشی کمپیس تعمیر کرنا چاہتی تھی۔ آپ نے منصوبے کا مطالعہ کیا۔ اس کی لانے میں یہ کوئی نیا یا انوکھا منصوبہ نہیں تھا۔ اس پر کچھ کمپنیاں پہلے سے عمل پیرا تھیں مگر سرسرقہ دار اٹھارہ تھیں۔ اسے اندازہ تھا کہ شہنشاہ ایران ہوا کوئی اور۔ کوئی بھی ایسے غیر مناجش کام میں سرمایہ لگانا پسند نہیں کرے گا مگر دوسری طرف اس کی مالی حالت دن بدن خستہ ہوتی جا رہی تھی ایسی صورت میں سو ڈالر فی ہفتہ معاوضہ بھی بہت تھا۔

رکھا تھا۔ یہ سرمایہ لگ چکا تھا دو کروڑ ڈالر تھا۔ بد قسمتی یہ ہوئی کہ آپ نے اپنے طور پر یہ سن گئی یا کہ کہ اسٹرٹیا میں واقع ایک جہت کی کان میں جست نکل آیا ہے اور اس کے حصص کی قیمت ایک دم بڑھنے والی ہے، ہر بین کے سرمائے سے میں لاکھ ڈالر نکال کر اس کان کے زیادہ سے زیادہ حصص خرید لئے۔ مگر جیت نکلنے کی بات محض ایک ہفتہ ثابت ہوئی۔ اس پر بھی اگر ہینگ کانواں کرتی تو بات بن جاتی مگر اس نے آپ کو دھتکار دیا۔ اگرچہ ہر بین نے آپ پر دس لاکھ ڈالر کے عین کے سلسلہ میں مقدمہ نہیں چلایا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ اس طرح آپ اور ہینگ کے تعلقات بھی منظر عام پر آجائیں گے (آپ اور ہینگ کے درمیان خفیہ تعلقات بھی رہ چکے تھے مگر اس نے آپ کو نہ صرف نکال دیا بلکہ جہاں جہاں اس کے کاروباری اثرات تھے، اور وہ کہاں نہیں تھے، یہ ہدایت کر دی کہ کوئی بھی فرم آپ کو ملازم نہ رکھے۔ ہر بین کا اکاؤنٹ ہاتھ سے چلاتے ہی آپ کی فرم بھی فیل ہو گئی۔ اسے فروخت کر دیا گیا۔ آپ کے بارش کا دوبارہ سے ریشہ ہو گئے اور آپ کے ہتھ میں صرف پچاس ہزار فرانک آئے۔ جن پر ابھی تک اس کی گزیر ہو رہی تھی مگر وہ جانتا تھا کہ جلد ہی اسے کوئی کام نہ ملا تو وہ بھوکو مرنے لگے گا۔ اگرچہ اس دوران ہر بین کا انتقال ہو گیا تھا مگر اس کے باوجود کوئی آپ کو ملازمت دینے کیلئے تیار نہیں تھا۔ پول آپ ایک ذہین، ہوشیار ذہین الاقوامی شہرت کا حامل تھا۔



ٹھیک گیارہ بجے وہ پلازہ ہوٹل میں داخل ہوا۔ جہاں پٹرین مقیم تھا۔ ہوٹل کی لابی میں شاپیڈاس کا انتظار کر رہا تھا۔ اس نے بتایا کہ شہنشاہ ایران نے منصوبہ مسترد کر دیا ہے۔ مگر کوئی فکر کی بات نہیں۔ اگرچہ وہ اب بھی ملازم رکھا جاسکتا ہے مگر ظاہر ہے کہ منصوبہ مسترد ہونے کی وجہ سے پٹرین اس وقت کچھ تنگ مزاج ہو رہا ہے۔ اس نے اگرچہ گفتگو میں احتیاط رکھے۔

وہ اگرچہ ہوٹل کے بار میں لے گیا جہاں پٹرین سے پہلے سے بیٹھا شراب پی رہا تھا۔ اس نے اگرچہ کہ ابھی ایک گلاس منگوا لیا مگر کی ابتدا ہوئی تو پٹرین نے سب سے پہلے اپنے منصوبے کے بارے میں اس کی رائے پوچھی۔ اگرچہ نے غلط الفاظ میں تعریف کی۔ پٹرین نے بتایا کہ شہنشاہ ایران کے انکار کے بعد اب وہ شاپیڈاس کو سعودی عرب بھیجنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ عرب لوگ بھی بہت دولت مند ہیں۔ پرکھتا ہے وہ منصوبے کے لئے سرمایہ فراہم کرنے پر تیار ہو جائیں۔ نیز وہ چاہتا ہے کہ اگرچہ بھی شاپیڈاس کے ساتھ جائے۔ اس کے آنے جانے کے بعد اخراجات پٹرین ادا کرے گا۔ ابھی ان کے درمیان یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ہوٹل کی راہداری میں کچھ آوازیں بلند ہوئیں۔ اگرچہ نے نگاہ اٹھا کر دیکھا اور حیران رہ گیا۔ ہیملنگ بڑے زور سے مع اپنے قبضی ساز دستان کے ہوٹل کے نائب منیجر کے ساتھ اندر داخل ہو رہی تھیں۔ اگرچہ نے جلدی سے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا تاکہ ہیملنگ کی نظر اس پر نہ پڑے۔ پٹرین اور شاپیڈاس بھی ہیملنگ کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔ جب وہ لفٹ میں سوار ہو کر اوپر چلی گئی تو پٹرین بولا۔

”یہ خوبصورت اور دولت مند عورت کون ہو سکتی ہے؟“  
 ”یہ مادام ہیملنگ رولف ہے۔“ اگرچہ نے بتایا۔  
 ”رولف پٹرین نے حیرت سے دہرایا۔“ تھا۔ ارمطلس کے کردہ شور و آواز بتی ہر شین رولف جو الیکٹرونک اسٹور کے کارڈ بار پر چھایا ہوا ہے۔“

”ہاں۔ مگر ہر شین کا چند ماہ پہلے انتقال ہو چکا ہے، اب اس کی تمام دولت اور کارڈ بار ہیملنگ کی ملکیت ہے اور وہ اسے بہت اچھی طرح چلا رہی ہے۔“  
 ”اس کے ساتھ جو دوا دی تھی وہ کون تھے؟“

”ان میں سے جو نیلے قہر کا تھا“ اس کا نام اسٹینڈنبرن تھا۔ اور وہ ہر شین کا ریپورٹر کے شعبہ قانون کا سربراہ ہے۔“ اگرچہ نے جواب دیا۔ اور وہ چھوٹے قدر کا موٹا آدمی فریڈرک لومان ہے جو ہر شین کے کاروبار کا نگران ہے۔ کارپوریٹن کا سرمایہ تو خیر اربوں ڈالر ہے ہی مگر میں جانتا ہوں کہ ہیملنگ کا ذاتی بینک بلیس بھی دس کروڑ ڈالر سے کم نہیں ہوگا۔“

اگرچہ نے سوچا کہ یہ موقع پٹرین کو مدعو کرنے کے لئے بہت اچھا ہے۔ چنانچہ اس نے یہ بھی بتا دیا کہ ایک زمانے میں وہ ہر شین رولف کے لئے کام کرتا تھا اور ہیملنگ سے اس کے اتنے قریبی تعلقات تھے جتنے قریبی تعلقات کا کوئی تصور نہیں کر سکتا۔ اگرچہ اس نے صاف الفاظ میں نہیں کہا تھا مگر اس کے کہنے کا انداز ہی بتا رہا تھا کہ ہیملنگ سے اس کے کس قسم کے تعلقات رہ چکے تھے۔ مگر پٹرین پر ان معلومات کا اثر بالکل مختلف ہوا۔ ایسا کہ اگرچہ کو بہت ہوتا تو وہ بھی یہ لاف زنی نہ کرتا۔ اس نے کہا کہ جب اس ہوٹل میں اتنی موٹی آسانی موجود ہے تو سعودی عرب جانے کی کیا ضرورت ہے۔

”تھو ہے اس سے اتنے قریبی تعلقات رہ چکے ہیں۔ وہ بولا۔ تم ہیملنگ کو اس منصوبے میں سرمایہ کاری پر آمادہ کرو۔ میں سرورسٹ ایک مقام سے ابتدا کرنا ہے اور اس کے لئے زیادہ سے زیادہ صرف بیس لاکھ ڈالر کی ضرورت ہے۔“  
 اب اگرچہ پوچھتا کہ اس نے کیوں زبان کھولی۔ اس نے پٹرین کو سمجھانے کی کوشش کی کہ ہیملنگ جیسی عورت اس کے منصوبے میں کبھی کوئی مددگار نہیں لے گی۔ مگر پٹرین کچھ سننے پر آمادہ نہیں تھا۔ اس نے صاف کہہ دیا کہ اگرچہ ہیملنگ کو سرمایہ کاری پر آمادہ نہیں کر سکتا تو اسے ملازم بھی نہیں رکھا جاسکتا۔ اگر اسے سو ڈالر فی ہفتہ کی ملازمت درکار ہے تو وہ کم از کم اتنا ہی کرے کہ ہیملنگ سے اس کی ملاقات کا انتظام کرے۔ ہیملنگ کو وہ خود اپنی باتوں سے رام کر لے گا۔ اور اگر وہ اتنا بھی نہیں کر سکتا تو پھر خدا حافظ۔ اور اتنا کہہ کر وہ بارے باہر نکل گیا۔

اگرچہ نے ہوٹل واپس آیا تو بہت پریشان تھا۔ اس کی ہر بات میں نہیں آ رہا تھا کہ اب کیا کرے۔ آخری مرتبہ جب ہیملنگ سے اس کی ملاقات ہوئی تھی تو ہیملنگ نے اسے دھمکی دی تھی کہ اب اگر وہ اس کے سامنے آیا تو دس سال کے لئے جیل بھیجنے کا انتظام کرے گی۔ پھر اسی صورت میں وہ کیسے اس کے پاس جانے کی ہمت کرے اور کیسے اسے پٹرین سے ملنے پر آمادہ کرے۔ مجبوری یہ تھی کہ اس کی پوری تنیسی سے ختم ہو رہی تھی۔ اگر اسے پٹرین کی ملازمت ملے تو یقیناً ناقص کسی کی نوبت آجائے گی۔ وہ سوچ ہی رہا تھا کہ کسی نے اس کے دردناکے پرستار دی۔ دروازہ کھول کر دیکھا تو کرسٹوفر کینولی کھڑا تھا۔ اس نے زحمت دینے کے لئے معذرت خواہ ہونے ہوئے بتایا کہ اس کے پاس سگریٹ ختم ہو گئے ہیں اور اس وقت محض سگریٹ خریدنے کے لئے دکان تک جانے کو جی نہیں چاہتا، کیا اگرچہ اسے ایک دو سگریٹ بے سکتا ہے۔ اگرچہ

کر بولا۔

”میری بات سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے تم ہیملنگ کے بارے میں یہ جان لو کہ وہ ان عورتوں میں سے ہے جو مردوں کی بھوک کی ہوتی ہیں۔ اس کے لئے جس آبی ہی ضروری ہے، جتنا کسی کے لئے کھانا ہوتا ہے۔ مگر وہ ایک خاص قسم کے مردوں سے متاثر ہوتی ہے۔ ایسے مرد جو خوبصورت ہوں۔ طاقتور ہوں، عقل مند ہوں۔ ان کی معلومات عامہ اچھی ہو اور پھر وہ عمر میں بھی اس سے کم ہوں۔ اب فرض کرو کہ ہم کوئی ایسا مرد تلاش کریتے ہیں۔ ہیملنگ اس سے ملتی ہے اور فوراً اس کی محبت میں گرفتار ہو جاتی ہے۔ اس کی محبت میں مبتلا ہونے کے بعد پھر وہ اس مرد کی خوشنودی کے لئے سب کچھ کرنے پر تیار ہو جاتی ہے۔ پھر ہفتہ عشرہ کی طاقتوں کے بعد یہ مرد ہیملنگ کا تہا پہنچنے کے بارے میں بتائے گا۔ وہ کہے گا کہ وہ تمہارا ملازم ہے اور اگر ہیملنگ اس منصوبے میں تعاون نہیں کیا تو تم اسے ملازمت سے نکال دو گے۔ اگرچہ یہ سارا کام بڑی ہوشیاری سے کرنے کی ضرورت ہو گی۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ ایک مرتبہ ہیملنگ اس مرد کے پھندے میں پھنس جائے تو پھر اس سے سب کچھ کر لیا جاسکتا ہے۔“

”تمہاری تجویز تو بہت اچھی ہے۔ پٹرین نے سوچتے ہوئے کہا۔ ”مگر ہم ایسا مرد کہاں سے لائیں گے؟“

”میں اسے پہلے ہی تلاش کر چکا ہوں۔“ آدرچر نے بتایا۔

”مگر کہاں اور کیسے؟“

آدرچر اس سوال کے جواب کے لئے پہلے ہی تیار تھا اور اس نے اس سلسلے میں گریٹیوٹی سے بھی بات کر لی تھی۔ اس نے پٹرین کو گریٹیوٹی کے بارے میں بتایا کہ وہ ایک پیشہ ور عورتوں کا شکاری ہے اور اس کا کام ہی دولت مند ادھیڑ عمر اور تنہا عورتوں کو بھانسا ہے (یہاں آدرچر نے کچھ جھوٹ شامل کیا) اس نے کہا کہ چند سال پہلے گریٹیوٹی اس کی ایک منگولہ کو پرچار ہاتھا۔ اس طرح آدرچر کی اس سے واقفیت اور جان پہچان ہوئی اور اب محض اتفاق سے آج کئی برس کے بعد وہ نظر آ گیا۔

”اگر تم سمجھتے ہو کہ وہ ہمارے کام آسکتا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔“

پٹرین بولا۔ ”تم اسے کل صبح گیارہ بجے میرے پاس لے آؤ۔“

مگر اس بارے میں گریٹیوٹی کا پروگرام کچھ اور ہی تھا۔ اس نے آدرچر کو بتا دیا تھا کہ وہ پٹرین سے اس کے ہونٹوں میں نہیں ملے گا۔ اس سے ملنے کے لئے پٹرین کو کیسے رشتہ جیسے شاندار کیفے میں آنا پڑے گا اور کم سے کم ایک بہترین لچ کی رقم گروہ سے وصول کرنا ہو گی۔ چنانچہ آدرچر نے ہوشیاری سے پٹرین کو سمجھا کہ اس کا اس ہونٹوں میں گریٹیوٹی سے ملاقات کرنا صحت کے خلاف ہے۔ ہیملنگ

اس کی بات سن رہا تھا کہ دفعتاً اس کے ذہن میں ایک خیال پیدا ہوا۔ اس نے گریٹیوٹی کو اندر آنے کی دعوت دی۔ اسے سگریٹ دینے اور باتیں کرنے لگا۔ اس نے باتوں باتوں میں اس سے پوچھا۔ کہ وہ کیا کرتا ہے۔ گریٹیوٹی نے بتایا کہ وہ ایک موقع شناس آدمی ہے۔ مناسب موقع سے مناسب فائدہ اٹھانا اس کا پیشہ ہے اور سرگرمی وہ کسی سہری موقع کی تلاش میں ہے۔ آدرچر نے اس کے خوبصورت خدوخال اس کے قیمتی کپڑوں، سہری سگریٹ کیس اور اسٹرکے کے بارے میں سوچا اور اسے موقع ہونے لگی کہ اس مرحلے پر شاید گریٹیوٹی اس کی مشکل آسان کر دے، اس نے اسے اپنے ساتھ کھانے کی دعوت دی۔ کھانے کے دوران اسے پٹرین اور اس کے منصوبے کے بارے میں بتایا۔ میں اور تم کو ایک دوسرے کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ اس نے کھانے سے فارغ ہو کر گریٹیوٹی سے کہا۔ ”مگر اس سے پہلے کہ میں تمہارے سامنے کوئی تجویز رکھوں تمہارے متعلق کچھ اور جاننا چاہتا ہوں۔“

جواب میں گریٹیوٹی نے بڑی بے تکلفی کے ساتھ آدرچر کو بتایا کہ وہ تنہا۔ عرصہ سیدہ، مگر دولت مند عورتوں کا شکاری ہے۔ ایسی عورتوں کے پاس دنیا کی ہر نعمت ہوتی ہے مگر وہ کسی کسی وجہ سے مردوں سے محروم ہوتی ہیں، وہ ایسی جوانی اپنی خوبصورتی اور خوش فاقی، اپنے قیمتی ملبوسات سے انہیں پر جاتا ہے۔ ان سے محبت کا ڈھونگ رہ جاتا ہے۔ ہر وہ خواہش اور آرزو پوری کرتا ہے جس کی ایک مرد سے توقع کی جاتی ہے اور اس طرح اپنے بس میں کر کے ان کی دولت پر گزراؤاقت کرتا ہے بلکہ وہ خود اسے گراں قدر نہیں دیتی رہتی ہیں۔ پھر جب ایک عورت سے اس کا دل بھر جاتا ہے باوجود مخلص ہونے لگتی ہے تو اسے چھوڑ کر کسی دیگر شکار کی تلاش میں نکل جاتا ہے۔ اس کے پاس جو کچھ ہے۔ قیمتی ملبوسات، قیمتی چیزیں۔ رستہ واضح، سگریٹ کیس، سگریٹ ماٹر اور اس طرح کی دوسری بہت سی اشیاء، یہ سب اسے مختلف عورتوں نے تحفوں میں دی ہیں۔ اس وقت اس کی عمر ۳۳ سال ہے اور وہ انیس سال کی عمر سے ہی کام کرتا چلا آ رہا ہے۔ گویا اسے عورتوں کو بھانسنے کا بیس سالہ تجربہ حاصل ہے۔

آدرچر یہ سب کچھ سن کر بہت خوش ہوا۔ خود اس نے بھی اپنے طور پر گریٹیوٹی کے بارے میں ہی اندازہ لگایا تھا۔ وہ اسی شام کو پٹرین سے دوبارہ ملا۔ اسے بتایا کہ اس نے ایک ترکیب سوچی ہے جس پر عمل کیا جائے تو ہیملنگ صرف اس سے ملاقات پر آمادہ ہو جائے گی بلکہ قوی امید ہے کہ وہ پٹرین کے منصوبے میں بیس لاکھ ڈالر لگائے کیلئے بھی تیار ہو جائے گی۔

”ہیملنگ! نہ بوجھاؤ! سیدھی سیدھی بات کرو۔“ پٹرین اب کبھ



”یہ سب کچھ مجھ پر چھوڑ دو۔ میں تو بہتر بھول گیا کروں گا۔  
مگر مجھے کم سے کم دو ہفتہ کی ہدایت درکار ہوگی۔ گریٹولی نے  
جواب دیا۔ ”مگر جیسا کہ میں نے کہا کہ میری کچھ شرائط ہیں۔“  
”وہ کیا؟“

”پہلی بات تو یہ کہ میں ہسپتال سے خود اس کی سطح پر آکر رہنا  
چاہتا ہوں۔“ گریٹولی نے کہا۔ ”اس کے لئے مجھے ملازمہ ہول میں  
ایک شاندار کمرہ کرانے پر چاہیئے۔ ایک کمرے کی کار جو بہت قیمتی  
اور شاندار ہو۔ اس کے علاوہ ضروری اخراجات کیلئے کم سے  
کم باقی ہزار فرانک نیز ہول وغیرہ کا بل تو ظاہر ہے کہ تم ہی ادا  
کر دو گے۔“

”مجھے منظور ہے۔“ پیٹرسن نے کچھ غور کرنے کے بعد جواب دیا۔  
”مگر یہ اچھی طرح سمجھ لو کہ اگر کم کامیاب نہ ہوئے تو مصیبت میں پڑ  
جاؤ گے۔“

”اور تم بھی اچھی طرح سمجھ لو مسٹر پیٹرسن۔“ گریٹولی نے تیزی  
سے کہا۔ ”کہ تم خواہ کتنے ہی بڑے کاروباری آدمی کیوں نہ بنو مگر  
میں تمہاری طرف سے کسی کی بھی جانب سے دھکا یا جاننا پسند  
نہیں کرتا۔ میں نے تم سے کہہ دیا ہے کہ میں تمہیں مادام ہسپتال سے  
بیس لاکھ ڈالر دلوں گا اگر اپنے طریقہ اور اپنی شرائط پر۔ اگر تمہیں  
مجھ پر اعتماد نہیں ہے تو بہتر ہے کہ اس بات کو نہیں ختم کر دو۔“

پیٹرسن گریٹولی کے لبہ ہجر سے مرعوب ہو گیا۔ اس نے  
اپنے الفاظ کے لئے معذرت چاہی اور جلد انتظامات کو قبول کر لیا۔  
اس گفتگو کے بعد گریٹولی بڑی شان سے اٹھا اور یہ کہہ کر کہ اسے  
ایک ضروری کام درپیش ہے رخصت ہو گیا۔ مگر پیٹرسن کی سمت  
میں ابھی ایک اور مسئلہ ہی لٹکا تھا۔ جب کیفے کے دیرنے اس  
کے سامنے کھانے اور شراب وغیرہ کا بل پیش کیا تو وہ غش کھاتے  
کھاتے بچا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے چل گئیں۔ اس نے اپنی ساری  
زندگی میں صرف کھانے کے لئے اتنی بڑی رقم ادا نہیں کی تھی۔

ہسپتال نے جب اپنے شوہر ہرین رولف کے مرنے کے  
بعد کارپوریشن کا نظم و نسق سنبھالا تو اس کا ارادہ تھا کہ وہ اسٹینٹ  
اور فریڈرک دونوں کو ملازمت سے برطرف کر دے۔ اسے ان میں سے  
خنک اور محض کاروباری آدمیوں سے نفرت تھی مگر ساتھ ہی وہ  
ایک ذہین اور بہترین ترقی یافتہ عورت تھی۔ اس نے جلد ہی موس  
کر لیا کہ فرانس میں کارپوریشن کے مفادات کی نگرانی اور دیکھ بھال  
کے لئے فریڈرک اور اسٹینٹ دونوں کا وجود ضروری بلکہ ناگزیر ہے۔  
چنانچہ وہ انھیں اپنی مرضی کے خلاف کسی نہ کسی طرح برداشت کرتی  
چلی آ رہی تھی اور یہ فریڈرک کا ہی اسٹیڈیا تھا کہ کارپوریشن کی ایک

بھی ہیں۔ پیرس نے اگر موزوں وقت سے پہلے اس نے ان دونوں  
کو ایک ساتھ دیکھ لیا تو سب کچھ گڑبگڑ ہو جائے گا کیونکہ ہسپتال کے  
اور پیٹرسن سے نفرت کرتی ہے اور اتنی ہوشیار ہے کہ دور ہی  
سے کسی شخص کو جان بیتی ہے۔ اگر اسے شبہ ہو گیا کہ گریٹولی اسے فریب  
لے رہا ہے تو وہ سرگرمی میں نہیں آئے گی۔ پیٹرسن کا مطلب  
اُنکا ہوا تھا۔ مجبوراً اسے کیفے رستورین ملے اور گریٹولی کو کھانا کھانے  
پر راضی ہونا پڑا۔ ویسے وہ اگرچہ اس ہوشیاری سے بہت خوش  
تھا، اتنا خوش تھا کہ اس نے کہا کہ وہ آج سے خود کو پیٹرسن کی  
ملازمت میں سمجھے اور یہ کہتے ہوئے اپنی جیسے سوداگر کا ٹوٹ  
نکال کر اگرچہ کوئے دیا۔ یہ گویا اس کے پہلے ہفتہ کی تنخواہ تھی۔

کیفے رستورین گریٹولی نے اگرچہ اور پیٹرسن کو کھوڑا انتظار  
کرا یا پھر جب وہ اندر داخل ہوا اور اسے دیکھتے ہی کیفے کے  
مینیجر نے جس گرم ہوشی سے اس کا استقبال کیا اس سے ظاہر  
تھا کہ گریٹولی پہلے بھی یہاں آتا رہا ہے اور یہ کہ اس کی آمد سے  
مینیجر کے لئے منفعت بخش بادیوں والہ تہہ ہیں۔ خود پیٹرسن بھی گریٹولی  
کے شاندار لباس۔ اس کی مردانہ وجاہت اور اس انداز میں  
استقبال کیے جانے سے بہت متاثر ہوا۔

آرچر نے ان دونوں کو لغافت کرایا۔ اول طعام بعد کلام  
کے مقولے پر عمل کرتے ہوئے گریٹولی نے پہلے دیکھ کر کیفے کے گراں  
ترین کھانے اور شراب کا آرڈر دیا۔ کھانے کے دوران گریٹولی  
مختلف موضوعات پر بڑی دلچسپ گفتگو کرتا رہا جس سے ظاہر تھا کہ  
وہ نہ صرف بہت کھوا بھرا ہے بلکہ اس کی معلومات عامہ بھی کافی  
ہیں۔ دوران گفتگو اس نے اپنے باپ سے بھی بہت کچھ بتایا کہ وہ  
جرمن فرانسیسی اور اطالوی زبانیں بڑی روانی سے بول سکتا  
ہے کہی نظم کے کھیل کھیل سکتا ہے۔ گاسکتا ہے اور سیاہو بھی بہت  
اچھا بناتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس نے اسے اپنے پیشے کے بارے  
میں تفصیل سے بتایا۔

”مجھے آرچر نے بتایا ہے کہ تمہیں ہسپتال رولف سے اپنا کام  
کرنے کے لئے ایک چھوٹے ماہرین آدمی کی ضرورت ہے۔ اس  
نے آخر میں کہا۔ ”اگرچہ میں اس خالق سے بھی تک نہیں ملا ہوں مگر  
مجھے یقین ہے کہ میں اسے اپنے قابو میں کر سکتا ہوں۔“ تفصیل اس  
سے اپنے منصوبے میں مالی امداد کے لئے میں لاکھ ڈالر کی ضرورت  
ہے۔ اگر تمہارے اوپر میرے درمیان شرائط ہو جائیں تو میں  
تفصیل لفظی دلاتا ہوں کہ یہ رقم تمہیں بہر حال مل جائے گی۔“  
”مگر تم یہ کام کس طرح کر دو گے؟“ پیٹرسن نے دلچسپی سے

پوچھا۔

شاخ پیرس میں بھی قائم ہونا چاہتے۔ چنانچہ وہ ان دنوں اس کام کے لئے فرانسیسی حکومت سے بات چیت کرنے لگی ہوئی تھی۔ اگرچہ پیرس میں ان دنوں ہمارا کام موسم تھا مگر ان شک کاروباری مصروفیات نے ہیلگا کو بہت اکتا دیا تھا۔ دوسری طرف ایک پریشانی یہ بھی تھی کہ بہت دنوں سے اسے کسی مرد کی تربیت حاصل نہیں ہوئی تھی۔ ہر مہینے کے انتقال کے بعد اس نے سوچا تھا کہ اب اسے اپنی مرضی کے مرد حاصل کرنے کے لئے کسی قسم کی پریشانی نہ ہوگی نہ یہ خوف ہوگا کہ کہیں ہر مہینے اس کی حرکات سے واقف نہ ہو جائے، لیکن کارپوریشن کا صدر بننے کے بعد اس نے محسوس کیا کہ اب اس کے لئے اپنی خواہشات کا حصول پہلے سے کہیں زیادہ دشوار ہو گیا ہے۔ اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی وژن کے رپورٹوں رات اس کی ایک ایک حرکت پر نگاہ رکھتے تھے۔ ایسے حالات میں وہ کسی قسم کا کوئی اسکینڈل برداشت نہیں کر سکتی تھی اور اب اس کے نزدیک اس کی جنسی بھوک کے مسئلہ کا صرف ایک ہی حل تھا کہ وہ سبھی نوجوان اور خوبصورت مرد سے شادی کر لے۔



وہ غسل کے بعد لباس تبدیل کر کے نیچے آئی جہاں ہوٹل کی لابی میں اسٹیلے اور فریڈرک اس کا انتظار کر رہے تھے۔ اسٹیلے نے تجویز پیش کی کہ وہ ایک ساتھ کھانا کھانے چلیں مگر ہیلگا بہت اکتائی ہوئی تھی۔ اس نے دونوں سے کہا کہ وہ باہر کھانا پنا کر لیں۔ اسے کچھ شینگ کرنا ہے۔ جب وہ دونوں چلے گئے تو اس نے اطمینان کی سانس لیتے ہوئے اپنا ہینڈ بیگ کھولا۔ سگریٹ کیس سے ایک سگریٹ نکال کر ہونٹوں میں دبایا اور لائٹ نکالنا چاہتی تھی کہ اس کے کانوں میں ایک بلی کی کلک کی آواز آئی اور ساتھ ہی ایک جلتا ہوا تھپی لائٹ اس کی نظروں کے سامنے آ گیا۔ اس نے سگریٹ سٹکاٹے ہوئے نظر اٹھائی اور اپنے سامنے ایک ایسے خوبصورت و جہیز تھا اور نوجوان مرد کو سکرانے ہوئے دیکھا تو اس کے رگ چپے میں ایک سنسنی سی دوڑ گئی۔ بلاشبہ یہ ایک مرد تھا۔ ایسا مرد ہیلگا نے ابھی تک اس جیسا پڑھو قرار اور دیکھ نہیں دیکھا تھا۔

پیرس کا موسم ہمارا بہت دلکش ہوتا ہے۔ گرینولی نے اپنی مسکون آواز میں کہا۔ مگر ایک اکیلی اور تنہا ہستی کے لئے یہ ہی موسم انتہائی بزدلانہ بن جاتا ہے۔

لیکن یقیناً تم تنہا نہیں ہو گے۔

کیا یہی سوال میں تم سے پوچھ سکتا ہوں؟

ضرور۔ اور میں واقعی تنہا ہوں۔ ہیلگا سکرانی۔

پھر تو بہت سیبیں اتفاق ہے۔ گرینولی اس کے قریب ہی

بیٹھ گیا۔ کہ اب ہم دونوں تنہا نہیں ہے۔ اور پھر ان کے درمیان باتیں شروع ہو گئیں۔ گرینولی نے اپنی چرب زبانی سے ہیلگا کو بالکل مسحور کر لیا۔ اس نے ایک قریبی ریستورنٹ میں اپنے ساتھ کھانے کی دعوت دی جو بلا تامل منظور کر لی گئی۔ مٹی میں خوبصورت مردوں کے انتخاب میں اس سے غلطیاں بھی ہوئی تھیں۔ اگلے پرن میں۔ اپنی تمام ذہانت اور ہوشیاری کے باوجود وہ بعض ایسے مردوں سے بھی بے تکلف ہوئی تھی جتنی بھی جو بعد میں اس کے لئے تکلیف دہ ثابت ہوئے۔ لیکن یہ آدمی ان جیسا نہیں معلوم ہوتا۔ شاید اس مرتبہ تقدیر واقعی اس پر ہر بان ہو رہی ہو، ہیلگا نے سوچا اور اٹھ کر گرینولی کے ساتھ چل دی۔ وہ اس کی وجاہت، اس کے لباس، اس کے لکھ رکھا اس کے لب و لہجے غرض ہر چیز سے متاثر ہوئی جاری تھی۔ اور پھر گرینولی اسے جس ریستورنٹ میں لے گیا وہ بھی ایک ایسا مقام تھا جہاں کے ویٹر اور میٹیر اس سے ابھی طرح واقف تھے۔ ان دونوں کا بہت گرم جوشی سے استقبال کیا گیا۔ گرینولی نے بہترین کھانے اور بہترین شراب کا آرڈر دیا۔

کھانے کے دوران ان کی باتیں بھی جاری رہیں۔ گرینولی نے بتایا کہ وہ پیرس میں بڑے تفریح اور کاروبار دونوں کے لئے آئے ہے۔ ہیلگا نے کہا کہ وہ بھی یہاں بزنس کے سلسلہ میں مقیم ہے۔ مگر ایک بے حد دولت مند عورت ہونے کے باوجود وہ اپنے آپ کو کبھی بھی بہت تنہا اور زندگی سے بیزار محسوس کرتی ہے۔ اس نے گرینولی سے اس کے کاروبار کی نوعیت کے بارے میں پوچھا مگر گرینولی ابھی اس موضوع پر بات کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ اس نے بڑی ہوشیاری سے بات ٹالتے ہوئے گفتگو کا رخ دوسرے موضوعات کی طرف پھیر دیا۔ ہیلگا اس کی معیت میں اس کھانے سے بہت مسرور ہوئی۔ اس نے اپنی خوشی کا اظہار بھی کر دیا۔ اس پر گرینولی نے فوراً دوسرے دوزخات کے کھانے کی دعوت دے دی اور ہیلگا نے بڑی آمادگی سے منظور کر لی۔ وہ کچھ اس خوبصورت آدمی سے بہت متاثر ہو چکی تھی۔

ریستورنٹ سے نکل کر وہ اپنے ہوٹل میں واپس آئے اور لفٹ کے قریب گرینولی نے ہیلگا کو خدا حافظ کہا۔ جس وقت وہ دونوں باہر میں باہر ڈالے اندر داخل ہوئے تھے تو پیرس نے یہ منظر بڑی حیرت سے دیکھا۔ ہیلگا کے جانے کے بعد اس نے گرینولی کے پاس آکر تعریف بھی کی کہ اس نے بہت جلد آدمی کیلانی حاصل کر لی۔ اور اس شام کو جب اس کی ملاقات آکر چرسے ہوئی تو وہ بہت خوشگوار محو میں تھا۔ جب وہ گرینولی اور آریز پر ایک ریستورنٹ میں کھانے کے لئے بیٹھے تو پیرس نے گرینولی کو بتایا کہ

اس نے جزوی فرائض میں ایک بہت اچھے قطعہ زمین کے سلسلہ میں بات کر رکھی ہے۔ ہیکل کیپ وہیں قائم کیا جانے کا جس کیلئے اسے ہیکل سے بیس لاکھ ڈالر حاصل کرنا ہیں اور ایک مرتبہ ہیکل اس کے قابو میں آجائے تب پھر اور بھی کئی ایسے مقامات ہیں جہاں سہاراؤں کے لئے کیپ قائم کیے جاسکتے ہیں۔ اس موقع پر آپ نے دخل دیتے ہوئے کہا کہ ہیکل ایسی عورت نہیں ہو سکتی منصوبے میں سرمایہ لگا کر خاموش ہو جائے۔ وہ اس کے انتظام میں حصہ دار بھی بننا چاہے گی۔ مگر پٹرین انتظام لینے کا ہاتھ میں رکھنا چاہتا تھا۔ اس نے گریٹیوں سے کہا کہ وہ ہیکل کو تیار کر کے اسے اپنے سرمائے پر پیکس فیصدی تک منافع دیا جاسکتا ہے مگر انتظامات مکمل طور پر پٹرین کے ہاتھ میں رہیں گے۔ گریٹیوں نے اسے اطمینان دلایا کہ وہ جن شرائط پر چاہتا ہے ان ہی شرائط پر ہیکل سے سرمایہ حاصل کر کے اسے فے گا۔

کھانے کے بعد پٹرین رخصت ہو گیا۔ آپر اور گریٹیوں نے باتیں کرتے رہے۔ دو دنوں میں سے کسی کو یقین نہیں تھا کہ ہیکل اتنی ہوقوت ہو سکتی ہے کہ وہ پٹرین کے احقانہ منصوبے میں سرمایہ لگانے پر آمادہ ہو جائے۔ لیکن یہ کہ جب تک پٹرین کو اس کی توقع پاتی ہے گی آپر کو سو ڈالر فی ہفتہ ملے رہیں گے اور گریٹی ہیکل کے ساتھ داؤدیش دیتا ہے گا۔ اس کے بعد ہیکل کی طرف سے صاف انکار ہو جائے گا تو آپر کوئی اور ملازمت تلاش کرنے کی کوشش کرے گا اور گریٹی کسی دوسری مالدار عورت کو شکار کرنے کے لئے نکل کھڑا ہو گا مگر گریٹی کے خیالات آپر سے مختلف تھے۔ اس نے بتایا کہ ہیکل اس کے قبضے میں آچکی ہے۔ اور اسے اپنی خواب گاہ تک لے جانے کے لئے بے چین ہے۔ ایک مرتبہ ان کے درمیان جنسی تعلقات قائم ہو گئے تو پھر اسکی دولت گریٹی کی دسترس سے زیادہ دور نہ ہوگی۔ اس نے کہا کہ وہ منصوبہ بندی کرنے کا اہل نہیں ہے۔ یہ کام آپر کا ہے کیوں نہ وہ کوئی ایسا پلان بنائے کہ پٹرین کا بیڑہ درمیان سے کاٹ کر وہ لوہ آپر جمل کر ہیکل سے زیادہ سے زیادہ دولت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

”مجھے تمھارے خیال سے اتفاق نہیں۔“ آپر نے جواب دیا۔ یہ مدت بھربو کہ اس تمام کارروائی کے لئے پٹرین سرمایہ فراہم کر رہا ہے۔ اگر وہ آج اپنا لاکھ کھینچے تو میں نام نہ نہیں کر سکیں گے۔ نہ تم بلازہ جیسے شاندار بول میں مقہورہ سو گئے اور نہ میری کار میں میٹر لفریج کر سکو گے۔ میں یہ مانتا ہوں کہ پٹرین کو درمیان سے ہٹانے کا خیال بہت اچھا ہے مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پٹریم اور میں اتنی دولت کہاں سے لائیں گے جو ہیکل

کے جال میں پھنسنے تک کام آئے۔ اس کے علاوہ تم نے ابھی تک ہیکل کا صرف اچھا پہلو ہی دیکھا ہے۔ میں اسے مدت دراز سے جانتا ہوں۔ یقین کرو کہ اس کا دوسرا رخ بہت سخت ہے۔ وہ بہترین ذہن کی مالک ہے اور مالیاتی معاملات میں بہت ہوشیار و تجربہ کار ہے۔ وہ ایک شہور بین الاقوامی کیسل کی بیٹی ہے۔ خود بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے۔ قانون اور معاشیات میں ڈگریاں لے چکی ہے۔ اپنے والد کے ساتھ ایک مدت تک کام کرتی رہی ہے۔ کبھی بھول کر بھی اسے کسی عام عورت پر قیاس نہ کرنا۔ وہ بہت چالاک ہے اور ہر قسم کے فریب کو بڑی جلدی پہچانتی ہے۔ اس کی واحد کرداری اس کی جنسی بھوک ہے۔ لیکن اگر اسے یقین ہو جائے کہ اسے فریب دیا جا رہا ہے۔ تب پھر وہ اپنی جنسی بھوک کو بھی نظر انداز کر دیتی ہے۔“

”خیر یہ دیکھنا تو ابھی باقی ہے کہ وہ ہمارے فریب کو بھی سمجھ لیتی ہے یا نہیں اور میرے پھیلانے ہوئے جال سے بھی نکل سکتی ہے یا نہیں۔“ گریٹیوں نے کہا۔ ”مجھے خوشی ہے کہ تم نے اس کے بارے میں مجھے بہت مفید معلومات فراہم کر دیں۔

لیکن میں اب بھی یہ کہتا ہوں کہ پٹرین کو نظر انداز کر کے اپنے مفاد کے لئے کام کرنا چاہیے۔ اور اس کا یہ مطلب بھی ہرگز نہیں کہ ہم ابھی سے پٹرین کو درمیان سے نکال دیں۔ ہم اس وقت تک اس کی دولت سے کام چلائیں گے جب تک ایسا کرنا ممکن ہوگا۔ مگر یہ بہر حال تمھارے سوچنے کی بات ہے۔ میں منصوبہ بندی کی اہلیت نہیں رکھتا۔ اگر میں پٹرین کو کاٹتا ہے تو اس کے لئے کوئی بہترین پلان سوچتا تھا اور کام ہو گا۔ میں یقین اطمینان دلا سکتا ہوں کہ یہاں تک ہیکل کا تعلق ہے میں اس کی تمام ذمہ داری اپنے مقبول کرتا ہوں۔ اسے میں سنبھال لوں گا۔“

”تمھاری بات دل کو لگتی ہے۔“ آپر نے سوچتے ہوئے کہا۔ ”میں اس سلسلے میں یقیناً غور کروں گا۔“

گریٹیوں سے رخصت ہو کر آپر اپنے ہوٹل واپس آیا اور بستر پر لیٹ کر سوچنے لگا۔ ہیکل سے جو اس کی آخری مدد بھڑھوٹی تھی اس میں ہیکل نے اسے شکست دی تھی۔ گریٹیوں کا مشورہ اسے یہ موقع فراہم کر رہا تھا کہ وہ ہیکل سے اپنی مار کا بدلہ لے سکے وہ کبھی کھٹے تنگ سوچتا رہا مگر ہیکل سے بیس لاکھ ڈالر تحفے کا کوئی منصوبہ اس کے ذہن میں نہیں آیا۔ اس نے کچھ ہزاری کے عالم میں رات کے گیارہ بجے کی خبریں سننے کے لئے ریڈر بکھولا۔ سب سے اہم خبر یہ تھی کہ پٹرین کے اورلی ایئر لورٹ پر پانچ افراد کو یہ خراب بنا لیا گیا تھا اور ان کو اکتدگان ان کی رہائی کے لئے ایک



کر ڈوڈاں کا مطالبہ کر رہے تھے۔ آخرچہ نے چونک کر ایک دم سے ریڈیو بند کر دیا اور سونے کے لئے لباس تبدیل کرنے لگا۔ اسکی نظریں ریڈیو پر پڑی ہوئی تھیں اور ذہن تیزی سے سوچنے میں مصروف تھا۔ اس کے ذہن میں ایک منصوبے کا خاکہ ابھر رہا تھا اس رات وہ دیر تک بستر پر لیٹا کروٹیں بدلتا رہا۔



دوسرے دن تمام کو گریٹولی ہیلگا کو ایک چھوٹے پرکون گرہترین ریپورٹ میں کھانا کھلانے لے گیا۔ کھانے کے دوران گریٹولی حسب معمول مختلف موضوعات خاص طور سے مختلف ملکوں کے مشہور کیفوں، ریستورانوں اور وہاں کے مشہور کھانوں کے بارے میں اپنی وسیع معلومات بڑے دلچسپ انداز میں بیان کر رہا تھا۔ کھانا کھاتے کھاتے اپنا ایک ہیلگے سوال کیا کہ وہ اپنی روزی کمانے کے لئے کیا کرتا ہے۔ اس دن صبح کو گریٹولی اور آخرچہ میں ایک طویل ملاقات ہو چکی تھی۔ آخرچہ نے بتایا تھا کہ اس کے ذہن میں ایک پلان آیا ہے مگر ابھی اسے اس پر زور دینے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد اس نے خاصی تفصیل سے گریٹولی کو سمجھا یا تھا کہ اسے ہیلگا کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیے۔ اس نے کہا تھا کہ وہ حسب وعدہ ہیلگا کو کھانے کیلئے جائے گا وہاں یہی ہونے کی لفٹ کے دروازے پر ہی چھوڑے۔ اس کے ساتھ اس کے کمرے میں یا خواہ گاہ میں نہ جائے۔

”میں اسے اچھی طرح سے جانتا ہوں۔“ اس نے کہا تھا۔ ”اسے متناظر انتظار کرنا چاہئے گا بعد میں اتنی ہی آسانی سے اپنی مرضی کے مطابق کام لیا جاسکے گا۔ پھر کل دو دن کے لئے ہونے سے غائب ہو جانا اور جانے ہوئے اس کے لئے ایک پیغام چھوڑ دینا کہ تمہیں اپنے کام کے سلسلہ میں جانا پڑا ہے۔ اسے جدائی کی کوفت اٹھانے دو۔ پھر دو دن کے بعد واپس آؤ گے تو وہ تمہارے لئے بیٹا بے قرار ہوگی۔ اسے خواہ گاہ میں لے جانا اور پھر وہ تمہارے ہاتھ میں بالکل موم کی طرح ہوگی۔“

گریٹولی نے آخرچہ کی تمام ہدایات اپنی گرہ میں باندھ لی تھیں۔ جب ہیلگانے اس سے اس کے پیشے کے بارے میں سوال کیا تو اس نے بتایا کہ کچھ آمدنی تو اسے اپنے مرحوم والد کی چھوڑی ہوئی جائیداد سے ہو جاتی ہے جو ایک ٹرسٹ کی موت میں قائم ہے۔ مزید یہ کہ.... وہ ایک امریکن برنس مین کے لئے کام کرتا ہے۔ جو مختلف کاروباری ایکیٹیں سوتا ہے۔ آج کل بھی وہ ایک ایگم پر کام کر رہا ہے اور گریٹولی کی ڈیوٹی یہ ہے کہ وہ دولت مند کاروباری لوگوں سے اس ایگم پر بات کرے اور انہیں اس ایگم میں سرمایہ لگانے پر آمادہ کرے۔ ہیلگانے ایگم

کے بارے میں جانتا چاہا مگر گریٹولی نے جواب دیا کہ وہ ایسی ایگم نہیں جس سے ہیلگا کو کوئی دلچسپی ہو اور یہ کہ جب وہ ایک حسین خالوں کے ساتھ کھانا کھا رہا ہو تو خشک کاروباری گفتگو سے اجتناب کرتا ہے۔ وہ مختلف باتیں کرتا رہا مگر ہیلگا اس کی باتیں توجہ سے نہیں سن رہی تھی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اگر کسی طرح وہ گریٹولی کی اس ایگم میں شامل ہو جائے تو اس کے لئے اس خوبصورت، پُر وقار مرد کو اپنے قابو میں کرنا بہت آسان ہوگا۔

اس نے کچھ دیر کے بعد گریٹولی سے پھر اس ایگم کے بارے میں سوال کیا اور گریٹولی کو دل ہی دل میں آخرچہ کی ذہانت کا قائل ہونا پڑا۔ وہ واقعی اس عورت کی رنگ رنگ سے واقف ہے۔ اس نے سوچا۔ ہیلگا بالکل اسی طرز عمل اور درعمل کا اظہار کر رہی تھی جس کی پیش گوئی آخرچہ نے کر دی تھی۔ اور اس نے ایک مرتبہ پھر آخرچہ کی ہدایت کے مطابق ہی یہ کہہ کر بات ٹال دی کہ وہ ایسی ایگم نہیں جو ہیلگا جیسی عورت کے لئے باعث کشش ثابت ہو۔ لیکن جب ہیلگا اس کے بعد بھی پوچھنے پر پھر رہی تو گریٹولی نے کہا کہ اس صورت میں پہلے اسے اپنے پاس سے اجازت لینا ہوگی۔ گریٹولی نے پھر دوسری باتیں چھیڑ دیں مگر ہیلگا بدستور اسی بارے میں سوچ رہی تھی۔ اس کے خیالات کا انداز اب بھی یہی تھا کہ اگر ایگم کچھ بھی دلچسپ اور مفید ہو تو یہ نہ صرف اس کے لئے سرمایہ لگانے اور منافع کمانے کا ایک ذریعہ ہوگی بلکہ اس طرح گریٹولی کا قرب بھی حاصل ہے گا۔

کھانے کے بعد وہ پلازہ ہوٹل واپس آئے۔ کار سے اترتے ہوئے ہوٹل کے دروازے پر ہی گریٹولی نے اسے بتایا کہ اب اسے اپنے پاس سے ملنے جانا ہے۔ اور اس طرح وہ اس سے لفٹ کے دروازے پر رخصت ہو گیا۔ ہیلگا اپنے کمرے میں پہنچی۔ وہ آج بہت خوش محسوس کر رہی تھی۔ اسے احساس ہو گیا تھا کہ وہ گریٹولی سے محبت کرنے لگی ہے اور لفٹ کے پاس گریٹولی نے اسے جن نظروں سے دیکھا تھا وہ یہ ظاہر کرنے کے لئے کافی تھیں کہ وہ خود بھی ہیلگا کی محبت میں گرفتار ہو چکا ہے۔

وہ بستر پر لیٹ کر دیر تک اس کے بارے میں سوچتی رہی اور جب نیند نہ کسی طرح آئے کا نام نہیں لیا تو ہمیشہ کی طرح اس نے خواب آور دوا کی دو گولیاں کھائیں اور آخر کار سوئی۔ دوسرے دن صبح اس کی آنکھ دیر سے کھلی۔ وہ دس بجے کے قریب اٹھی غسل کیا۔ لباس بدلا اور پھر ہوٹل کی میسرں روم کوفن کیا کہ اس کے لئے ناشتہ بھیج دیا جائے۔ ناشتہ کی ٹرالی میں ناشتہ کے ساتھ ہی اس کے نام کا ایک لفافہ بھی رکھا تھا۔ یہ گریٹولی کی جانب سے ایک مختصر سا پیغام تھا کہ اسے بہت افسوس ہے کہ

لے کر دوبارہ اس سے مل سکے گا۔  
 بعد وہ دوبارہ اس سے مل سکے گا۔  
 پیغام پڑھ کر ہیلگا کا دل ڈوب گیا۔ وہ دو دن تک گریوٹی  
 کے بغیر سر نہ کر سکی۔ اور یہ دو دن اس کے لئے واقعی  
 اسی انتظار اور بے چینی سے گزریں جیسا کہ آریکا کا اندازہ تھا۔  
 اس کا دل کوئی کام کرنے کو نہیں چاہتا تھا۔ مگر وہ جانتی تھی کہ  
 اگر اس نے خود کو مصروف نہیں رکھا تو ہارٹ بیسے دن کاٹے  
 نہیں گئیں گے۔ چنانچہ وہ دل سے نہ چاہتے ہوئے بھی اُن  
 کاروباری مصروفیات میں اسٹیلے اور فریڈرک کے ساتھ لگی  
 رہی جس کے لئے وہ پرس آئی تھی۔ دوسری طرف گریوٹی نے  
 یہ دو دن سیر فریج میں گزارے۔ خوب گھومنا پھرا۔ فریج پیرس  
 کا ہو رہا تھا لطف اسے آ رہا تھا۔ اس دوران اس نے ہیلگا  
 کو ایک لمحہ کے لئے بھی یاد نہیں کیا۔

تیسرے دن وہ گیارہ بجے ہوٹل آیا۔ اتنے ہی اپنے کمرے  
 سے آ کر چروٹون گیا۔ اسے بتایا کہ پیرس نے جو رقم دی تھی وہ  
 اب ختم ہونے کے قریب ہے۔ اس نے اسے مزید کی ضرورت  
 ہے۔ آ رہے ہیں کہ وہ اس سلسلے میں کچھ نہیں کر سکتا۔ گریوٹی  
 خود پیرس سے بات کرے۔ گریوٹی پیرس کے کمرے میں پہنچا۔  
 پہلے اسے بتایا کہ وہ دو دن کس مقصد سے یہاں حاضر رہا۔ پیرس  
 نے آ کر پورے اس مشورے کو بہت پسند کیا۔ لیکن جب گریوٹی  
 نے اس سے مزید پانچ ہزار فرانک کا مطالبہ کیا تو اس کا منہ بند  
 گیا۔ اس نے پہلے فقرے میں انکار کر دیا لیکن جب گریوٹی نے  
 کہا کہ اگر وہ رقم نہیں دے گا تو اس پھیل کو جاری نہیں رکھا جا  
 سکتا اور کاسباہی کے انسار قریب پہنچ کر پیچھے قدم ہٹانا حماقت  
 ہوگی۔ جہاں بیس لاکھ ڈالر کا معاملہ ہو وہاں دس بیس ہزار فرانک  
 کی کیا حیثیت ہے۔ پیرس کو چار و ناچار مزید پانچ ہزار فرانک  
 کے نوٹ اپنے بیوے سے نکال کر گریوٹی کے حوالے کر دیا پڑے۔

گریوٹی نے ہوٹل کے ایک دیگر کمرے کو ہیلگا کو ایک  
 اور خط لکھوا دیا جس کی تحریر بھی پہلے خط کی طرح مختصر تھی۔ گزشتہ  
 دو دن میں نے جس طرح تمھارے پیچھے گزارے ہیں وہ بیان نہیں  
 کر سکتا۔ لیکن اب جبکہ میں واپس آ گیا ہوں کیا آج شام ساٹھ  
 آٹھ بجے تمھارے کمرے کے دروازے پر دستک دے سکتا ہوں۔  
 خط پڑھ کر ہیلگا کا دل ناچ اُٹھا۔ گریوٹی واپس آ گیا تھا۔  
 اب وہ اس سہری موت کو ہاتھ سے نہیں جانے دے گی۔ بس

بہت گھومنا پھرنے لگا۔ آج وہ گریوٹی کو اپنے کمرے سے نہیں  
 نکلنے دے گی۔ اس وقت تک جب تک خود اس کے دل  
 کی حسرت نہ نکل جائے۔ شام کا کھانا وہ ہوٹل سے اپنے کمرے  
 میں منگوئے گی اور کھانا بھی اس قسم کا جس میں کسی ویٹ کی ضرورت  
 پیش نہ آئے۔ یہ فیصلہ کر کے اس نے ہوٹل مٹروس کو فون کیا اور  
 شام کے تمام انتظامات مکمل کر دیے۔ پھر اس نے ایک بیوی پارلر  
 کو فون کر کے آرٹس و زیبائش کی ایک ماہر کو سر بہرین بنے طلب  
 کیا۔ وہ گریوٹی سے ملنے سے پہلے اپنے تمام ہتھیاروں کو سان  
 پر بڑھانا چاہتی تھی۔ فون کر کے فارغ ہی ہوئی تھی کہ اسٹیلے  
 کی کال آئی۔ وہ ایک دن قبل کے پروگرام کے مطابق ہیلگا کو  
 کسی کاروباری مصروفیت کی یاد دہانی کرانا چاہتا تھا۔ گریوٹی نے  
 صاف کہہ دیا کہ آج اس کی طبیعت ٹھیک نہیں وہ آرام کرنا  
 چاہتی ہے۔ اس لئے وہ فریڈرک کو خود ہی تمام معاملات سے  
 نمٹ لیں۔

شام کے آٹھ بجے تک تمام جملہ انتظامات پایہ تکمیل کو  
 پہنچ چکے تھے اور ہیلگا بہترین آرٹس اور زیبائش کے ساتھ  
 اپنے خوبصورت ترین لباس میں گریوٹی کی منتظر تھی۔ گریوٹی نے  
 ٹھیک ساٹھ بجے آٹھ بجے دروازے پر دستک دی۔ ہیلگا نے  
 دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ دروازہ کھولا۔ گریوٹی اندر داخل  
 ہوا اور ایک مرتبہ تو وہ بھی اسے دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا آج  
 ہیلگا واقعی بہت حسین بہت دلکش اور بہت جاذب توجہ نظر  
 آ رہی تھی۔ اس نے جی کھول کر اس کے منہ کی تعریف کی اور  
 ہیلگا خوشی سے جھوم اُٹھی۔ گریوٹی کے ہاتھ میں ایک بلیف بس  
 بھی تھا جسے اس نے کسی پر رکھ دیا۔ پہلے دونوں نے اپنی اپنی  
 پسندیدہ شراب کے ایک دو گلاس پیئے۔ پھر کھانے کی باری  
 آئی۔ کھانے کے دوران گریوٹی نے بتایا کہ پہلے دو دن کس  
 طرح اور کیسی رویت میں گزریں۔

”دراصل میں اس سلسلے میں تم سے مشورہ بھی کرنا چاہتا  
 تھا۔ گریوٹی نے منہ جلاتے ہوئے کہا۔ ”میرا بس مجھے  
 سعودی عرب بھیجنا چاہتا ہے مگر میں جانا نہیں چاہتا۔ اب تم  
 بتاؤ کہ میں کیا کروں۔“

یہ فقرہ ہیلگا کو بھنجر گیا۔ وہ ایک سکتے کے عالم میں بیٹھی  
 رہ گئی۔ وہ اس لمحہ گریوٹی سے جدائی کا تصور بھی کرنے کے لئے  
 تیار نہیں تھی۔

”سعودی عرب؟“ اس نے سوچا۔ ”مگر کیوں؟“  
 ”اسے باس کی حماقت ہی کہہ لو۔“ گریوٹی نے جواب دیا۔  
 ”اول تو مجھے اس کا پلان ہی احمقانہ معلوم ہوتا ہے مگر میں

اپنے حالات کی وجہ سے اس ملازمت کو بخاری رکھنے پر مجبور ہوں۔ میرے پاس نے بورپ کے مختلف تقریبی مقامات پر سیاحتوں کے لئے کیمپ کھولنے کا منصوبہ بنایا ہے اور اسے اس منصوبے میں سرمایہ لگانے کیلئے کسی بڑے سرمایہ کاری تلاش ہے۔ اسے فرانس میں ابھی تک کوئی پارٹی نہیں ملی۔ اس کا خیال ہے کہ عرب کا کوئی مالدار شیخ یا خود شاہ سعود اس ایکم کے لئے سرمایہ فراہم کرنے کے لئے آمادہ ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ میری آمدورفت کے جملہ اخراجات کی ذمہ داری لیتے ہوئے مجھے اپنے ایک ساتھی کے ہمراہ سعودی عرب بھیجنا چاہتا ہے۔

ہیلگا سوچ رہی تھی کہ اسے فرانس میں صرف پانچ دن اور رہنا ہے۔ اس کے بعد وہ پراڈاؤسٹی واپس چلی جائے گی۔ اس کا ارادہ تو یہ تھا کہ اگر ممکن ہو تو گریٹونی کو ساتھ لے جائے لیکن اب وہ سعودی عرب جانے کی باتیں کر رہا ہے جب کہ اس سے جدائی کا تصور بھی ناقابل برداشت ہے۔ گریٹونی نے اس درمیان دوسری بات چھڑی تھی مگر ہیلگا پھر اسی موضوع پر آگئی۔ اس نے کہا کہ وہ اسے اس ایکم کے بارے میں بتائے۔ گریٹونی نے ایک بار پھر اٹھنا چاہا کہ ہیلگا کو اس سے کوئی دبی نہیں ہوگی مگر ہیلگا نے کسیری مرتبہ کچھ سختیہ میں اپنا سوال دہرایا۔ اس پر گریٹونی نے کچھ مکرانے ہوئے کہا کہ ایکم کی تمام تفصیلات اس کے پاس بریف کیس میں موجود ہیں اور وہ کھانے کے بعد اسے کاغذات دیکھ سکتی ہے۔ آج پرنے گریٹونی کو خبردار کر دیا تھا کہ وہ ہیلگا سے بات کرتے ہوئے محتاط رہے لیکن ہیلگا کا اضطراب اور اصرار دیکھ کر گریٹونی کچھ زیادہ ہی خود اعتماد ہو گیا اور اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی۔

اس کی خود اعتماد مسکراہٹ اور بریف کیس کا حوالہ سنتے ہی ہیلگا کے ذہن میں غصے کی حس بیدار ہو گئی۔ اس نے سوچا کہ میں یہ خوبصورت آدمی اسے کوئی فریب تو نہیں دے رہا ہے۔ اگرچہ اس کا دل اس کے دماغ کی اس تنبیہ کو تسلیم کرنے سے انکار ہی کر رہا تھا۔ مگر غصے کا احساس اپنی جگہ موجود تھا۔ اس نے سوال کیا کہ ہیلگا کیپ قائم کرنے کے لئے جس جگہ کا انتخاب کیا گیا ہے وہ کہاں ہے اور زمین کتنی ہے گریٹونی نے ایکم کے کاغذات کا اتنی گہری نظر سے مطالعہ نہیں کیا تھا اسے تو معلوم تھا کہ زمین جنوبی فرانس میں ولارنس کے مقام پر واقع ہے مگر کتنی ہے یا اس کی اور تفصیلات کیا ہیں یہ اسے پتہ نہیں تھا چنانچہ اس نے جواب دیا کہ ہیلگا کاغذات

اور نقشہ جات دیکھ کر خود ہی معلوم کر لے۔

”اور یہ امر سن کون ہے جس کے لئے تم کام کر رہے ہو؟“ ہیلگا نے سوال کیا۔

”اس کا نام پیٹر سن ہے اور اسی ہوٹل میں مقیم ہے۔“ گریٹونی نے بتایا۔

”وہ چھوٹے قد کا موٹا سا آدمی جو صوٹ سے ہی اتنی نظر آتا ہے۔“ ہیلگا نے پوچھا۔ گریٹونی اس کی معلومات پر حیران رہ گیا۔ اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

”وہ اپنی ایکم کے لئے کتنا سرمایہ چاہتا ہے؟“ ہیلگا نے پوچھا۔ گریٹونی اب ایک طرح کا اضطراب محسوس کرنے لگا تھا۔ اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے معاملہ اس کے قابو سے باہر ہو تا جا رہا ہے۔ اسے یہ عورت پریشان کن محسوس ہونے لگی تھی۔ اس نے جواب دیا کہ پیٹر سن بیس لاکھ ڈالر چاہتا ہے۔ جس کی مدد سے وہ زمین خرید کر کم سے کم ایک کیمپ تعمیر کرنے کے قابل ہو جائے گا نیز یہ کہ اگر معاہدہ اس کی مدد سے ہوا تو کل رقم کا دو فیصدی بطور بونس ملے گا۔ ہیلگا کا اگلا سوال یہ تھا کہ آیا پیٹر سن سعودی عرب میں ضروری اثوار سوچ یا ایسے تعلقات رکھتا ہے جو اسے یہ سرمایہ فراہم کرنے میں مدد کا ذریعہ بن سکیں۔ گریٹونی نے جواب دیا کہ اسے توقع ہے کہ سعودی عرب کے اعلیٰ تعلقوں میں پیٹر سن کے روابط ہیں مگر یہ کہ صحیح صورتحال اسے علم نہیں۔

ہیلگا نے گریٹونی کو کھانا کھاتے چھوڑا اور خود ریف کیس سے کاغذات وغیرہ نکال کر ایکم کا جائزہ لینے لگی۔ گریٹونی اس صورت حال سے بہت گھبرا رہا تھا۔ یہ اس کے لئے ہیلگا کا ایک نیا ہی رخ تھا۔ اس گفتگو سے پہلے جس طرح وہ پرجوش اور جذباتی نظر آ رہی تھی اب اس تازہ دھڑکنے والی نشان بھی نہیں تھا۔ اس وقت وہ ایک مکمل کاروباری تنظیم محسوس ہو رہی تھی گویا اگرچہ کے بقول اب جس کی اہمیت اس کے نزدیک ناٹووی ہو چکی تھی۔

گریٹونی نے کھانا ختم کیا۔ اپنے لئے اور ہیلگا کے لئے کافی بنائی۔ وہ بار بار مضطرب نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا اور اپنے آپ کو یہ یقین دلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ ایک مرتبہ وہ اس کی خواب گاہ تک پہنچ گیا تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ کاغذات کے مطالعہ کے دوران ہیلگا نے یہ سوال بھی کیا کہ پیٹر سن کی شرائط کیا ہیں اور گریٹونی نے بتایا کہ وہ سرمایہ لگانے والی پارٹی کو سرمایہ کا پچیس فیصد سالانہ منافع ادا کرے گا مگر یہ کہ جملہ انتظامات اس کے اپنے

ہاتھ میں رہیں گے اور سرمایہ کار کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

آزادی دینے کے بعد جب ہیملنگ کا غذات کے معائنے سے فارغ ہوئی تو اس کا ہوشیار اور تیز ذہن اس کی ایک ایک تفصیل کو حفظ کر چکا تھا۔ اس نے سمجھ لیا تھا کہ یہ اسکیم کبھی کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتی مگر ساتھ ہی اس کے ہوشیار دماغ نے یہ بھی اندازہ کر لیا تھا کہ وہ کس طرح اس اسکیم کے ذریعہ اس خوبصورت اور وہمیر مرد کو جو اس کے لئے اتنی اہمیت اختیار کر گیا تھا اپنے قابو میں کر سکتی ہے۔ اس نے گریٹولی کو بتایا کہ میں لاکھ ڈالر کی اس کے نزدیک کوئی حقیقت نہیں ہے۔ وہ پیٹرن کی شرانط پر ہی اسکیم میں سرمایہ لگانے کیلئے تیار ہو سکتی ہے مگر پہلے وہ جنوبی فرانس کے ستر ویلارس جا کر اس قطعہ اراضی کو دیکھے گی جہاں پیٹرن کیپ بنانا چاہتا ہے اس نے کہا کہ وہ گریٹولی کو اپنے ساتھ لے جائے گی اور اُسے جانے کے تمام اخراجات اس کے ذمہ رہیں گے۔ اس نے کہا کہ گریٹولی پیٹرن کو بتائے کہ وہ یعنی ہیملنگ اسکیم میں دوسری بے رہی ہے۔ اور یہ کہ وہ کل رات کی فلاسٹ سے روانہ ہو جائیں گے۔

اور اس گفتگو کے بعد ہیملنگ نے گریٹولی کو رخصت کر دیا۔ گریٹولی جیسے توقع کیا پورا یقین تھا کہ اس کی آج کی رات ایک حین عورت کی خواب گاہ میں گزرنے کی۔ اس تبدیلی سے بہت یابوس اور بددل ہوا۔ عورتوں کے شکاری کی حیثیت سے اس کے بیس سالہ تجربات میں یہ پہلا موقع تھا کہ کوئی عورت اس کے رحم و کرم پر نہیں بلکہ وہ خود کی عورت کے اشاروں پر ناز رہا تھا۔ اپنے کمرے میں واپس پہنچے ہی اس نے آدرا کو فون کیا اور اسے ناکامی کی خبر سنائی۔ آدرا بہت بگڑا کہ اس نے پہلے ہی خبردار کر دیا تھا کہ ہیملنگ کوئی عام اور معمولی عورت نہیں ہے اور یہ کہ بہت ممکن ہے اب اسے شہ ہوگا ہو کہ اسے فریب دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔ لیکن یہ کہ ابھی بات پوری نہیں ہو گئی ہے۔ وہ گریٹولی کو اپنے ساتھ ویلارس لے جارہی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسے اب بھی اس کی ضرورت ہے چنانچہ اب گریٹولی کیلئے بہتر سر طریقہ کار یہ ہے کہ وہ قطعی کسی قسم کی مداخلت نہ کرے اور وہی کچھ کرتا چلا جائے تو ہیملنگ کہتی ہے۔ آدرا نے بتایا کہ اس کے ذہن میں جو طمان آتا تھا وہ رفتہ رفتہ بچتہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس کی تفصیلات پر غور کرنا باقی ہے۔ اس کیلئے کچھ مہلت درکار ہے۔ گریٹولی ہیملنگ کا شکست نہیں دے

سکتا۔ یہ کام اگر کوئی کر سکتا ہے تو وہ خود آدرا ہے۔ دوسرے دن گریٹولی نے پیٹرن کو بتایا کہ ہیملنگ اسکیم میں دلچسپی لے رہی ہے اور وہ دونوں آج رات جنوبی فرانس جا رہے ہیں۔ پیٹرن بہت خوش ہوا۔ اس نے گریٹولی سے کہا کہ ویلارس پہنچے ہی ہنری سے رابطہ قائم کرے، زمین اصل میں ایک قصبہ کہیں میں واقع ہے۔ ہنری لے اسے اور ہیملنگ کو زمین دکھانے لے جائے گا۔ اس دن گریٹولی ہیملنگ سے بالکل نہیں مل سکا۔ ہوٹل کے منیجر نے اسے بتایا کہ مادام ہیملنگ کہیں باہر گئی ہیں اور کچھ معلوم نہیں کہ کب واپس آئیں گی۔ گریٹولی کا پورا دن بڑی بوریٹ سے گزرا۔

وہ اپنے کمرے میں تھا کہ پھر بجے شام اسے ہیملنگ کا فون ملا کہ سائے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ وہ ایک ہفتہ کے لئے کپڑے وغیرہ بیک کر کے تیار رہے۔ پھر آدرا کو فون آیا اور اس نے ایک مرتبہ پھر گریٹولی کو ہدایت کی کہ وہ ہیملنگ کی مرضی کے مطابق کام کرے۔ شام سات بجے گریٹولی اپنا سوٹ کیس پیک کر کے لابی میں ہیملنگ کا منتظر تھا۔ ہیملنگ بڑی شان کے ساتھ نمودار ہوئی۔ وہ دونوں ایک کیدل بلاک کاریں اور وہی کے ہوائی اڈے پر پہنچے۔ سفر کے دوران کیپن سمیت دھبے کے تمام عملے کا طرز عمل ہیملنگ کے ساتھ بالکل اسی طرح رہا جسے وہ کہیں کی مکہ اور حکمان ہو۔ نائیس کے ہوائی اڈے پر اتر کر وہ صرف بیس منٹ میں کار کے ذریعہ کیپن پہنچ گئے۔ وہاں کاٹزن ہوٹل میں ان کے قیام کے لئے کمرے محفوظ کر لئے جا چکے تھے۔ ہوٹل کے منیجر نے خود ہیملنگ کا استقبال کیا۔ ہیملنگ اپنے کمرے میں چلی گئی اور گریٹولی کو اس کے کمرے میں پہنچا دیا۔ دوسرے دن صبح ہی گریٹولی کو ویٹر کے ذریعہ ہیملنگ کو پیغام ملا کہ وہ دن بھر کاروباری مصروفیات میں گھری ہے۔ گریٹولی رات کے نو بجے ہوٹل کی لابی میں اس سے ملے۔

گریٹولی کو اب اس عورت سے خوف آنے لگا تھا۔ اس کی فوری پریشانی یہ تھی کہ وہ ہیملنگ کا ذہن دکھانے لایا تھا مگر خود اسے پتہ نہیں تھا کہ وہ زمین کہاں اور کس جگہ واقع ہے۔ پیٹرن کی ہدایت کے مطابق اس نے ہنری کو فون کیا تاکہ ایک طرف تو اسے اپنی اور ہیملنگ کی آمد سے مطلع کر دے اور ممکن ہو تو پہلے خود تہا جاکر زمین دیکھ آئے۔ ہنری ایک پارٹی ڈیلر تھا۔ اس کے دفتر سے گریٹولی کو بتایا گیا کہ مشر ہنری دفتر میں موجود نہیں ہیں۔ وہ مادام ہیملنگ کو ایک قطعہ اراضی دکھانے لے گئے ہیں۔ یہ سن کر گریٹولی ایک مرتبہ پھر احساس ہوا کہ اس مرتبہ اس کا سابقہ کسی غیر معمولی عورت سے پڑا ہے۔ اس نے

”اب تم پٹرین کو بھول جاؤ۔ میں اس کے بجائے تمھارے سامنے ایک اور تجزیہ پیش کرتی ہوں۔“

”وہ۔۔۔ وہ کیا؟“

”میری کارپوریشن تمھاری صلاحیت سے فائدہ اٹھا سکتی ہے میں تمھیں اپنے اسٹاٹ میں ایک انتظامی عہدہ سونپنا چاہتی ہوں۔“

”مگر مجھے ایلیٹر ونکس کے بارے میں کوئی معلومات یا تجربہ نہیں ہے۔“

”اس کی تمھیں ضرورت بھی نہیں ہوگی۔ میں تمھیں اپنا پرسنل اسسٹنٹ بنانا چاہتی ہوں۔“ ہیلگ نے جواب دیا۔ ”تم انکار نہ کر کے کہہ گئی تھی کہ تم کے ہاؤس اور کاروں سے متاثر نہ ہو۔ تم میرے ساتھ ہو گے تو میرا کام آدھا رہ جائے گا۔ اب بتاؤ تم کیا کہتے ہو۔“

ہیلگ نے گرینولی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔ اس کی باتوں اور اس وقت کے لب لہجے نے گرینولی کے دل میں ایک مرتبہ یہ خود اعتمادی پیدا کر دی۔ اس نے ہیلگ کا ہاتھ تھام لیا۔

”میں بڑی خوشی سے تمھاری پیش کش قبول کرتا ہوں۔“ وہ ہلا۔

”مگر پہلے یہ بتاؤ کہ تم مجھے اپنا پرسنل اسسٹنٹ بنانا چاہتی ہو کیوں یہ کام اس حد تک پرسنل ہو گا؟“

”بہت ہی زیادہ پرسنل ڈارلنگ۔“ ہیلگ نے جواب دیا اور کھڑی ہو گئی۔

اس کا رخ بیڈروم کی جانب تھا اور گرینولی اس کے پیچھے چلتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ اس کی شخصیت کا جادو ابھی اتنا بیکار نہیں نہیں ہوا تھا جتنا وہ سمجھنے لگا تھا۔ بیڈروم کا دروازہ بند کر کے ہونے اس نے اپنے فکروں میں آکر کو خوشی سے تالیاں بجاتے اور اپنی پشت پیچھے پٹانے عروس کیا۔



دوسری صبح ہیلگ کی آنکھ کھلی تو اس بج چکے تھے۔ اتنی زیادہ پرسکون نیند اور وہ بھی خواب آور دوامی گولیوں کے لینے سے ایک منٹ سے میرے نہیں ہوتی تھی۔ گرینولی رات کے تقریباً دو ڈھائی بجے اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔ وہ اسے اب بھی چھوڑنا نہیں چاہتی تھی۔

مگر دنیا والوں کے خوف سے اسے ایسا کرنا پڑا۔ مگر کمرے میں موجود نہ ہونے پر بھی وہ اس کے دل و دماغ میں بسا ہوا تھا۔ اپنی پریمی زندگی میں ہیلگ کو ایسا لطف پارٹنر نہیں ملا تھا۔ نہیں۔ وہ اسے کسی قیمت پر اپنے آپ سے جدا نہیں کر سکتی۔ اس بہترین مرد کو لازماً اس کا شوہر ہونا چاہیے۔ مگر یہ معاملہ علت پسندی میں طے کرنے کا نہیں تھا۔ سردست وہ گرینولی سے کہاں آزادی کے ساتھ مل سکتی ہے۔ وہ کی بھی شرم کی بھی ہول میں جائے۔ ہزاروں آنکھیں اس کی ایک ایک حرکت کی نگرانی جوئیں۔ پھر کوئی جگہ ہو سکتی ہے؟ اور تب اسے کاش ٹولا میں اپنے شاندار مکان کا خیال آیا۔ وہ گھر بلاشبہ عیش

آر پر کوفون کیا۔ آکر پرنے اسے تسلی دی کہ جہاں تک اسکیم کا تعلق ہے گرینولی یہ توقع نہ رکھے کہ ہیلگ اس سے متاثر ہو سکتی ہے لیکن جہاں تک خود اس کی اپنی ذات کا تعلق ہے ہیلگ اس میں کچھ ڈیپٹی سے رہی ہے۔ اس نے فی الحال اس کے لئے بہترین طریقہ کار یہ ہے کہ ایک سادہ لوح اور معصوم سے انسان کا کردار ادا کرتا ہے۔ نیز یہ کہ وہ خود بھی ادا ہے۔ اور رات تک پہنچ جائے گا۔ اس کا قیام کلنریس ہوٹل میں ہو گا۔ گرینولی اس سے دبا کر لے۔ اس کے ذہن میں جو منصوبہ آیا تھا اب وہ مکمل ہو چکا ہے اور وہ یقیناً ہیلگ سے بیس لاکھ ڈالر وصول کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

رات کے نو بجے گرینولی ہوٹل کی لابی میں ہیلگ کا منتظر تھا۔ ہیلگ اسے اپنے ساتھ ایک ریٹورنٹ میں لے گئی جہاں انہوں نے کھانا کھایا۔ کھانے کے دوران مختلف باتیں ہوتی رہیں پھر دونوں واپس ہوئے آئے۔ ہیلگ گرینولی کو اپنے کمرے میں لے گئی۔ اب ہم کاروبار کے مسئلہ پر بات کریں گے۔ اس نے کہا۔

گرینولی نے سوچا کہ کاش اس وقت اس پر اس کی مدد کے لئے ضرورت ہوتا۔ یہ صورت اسے نروس کر رہی تھی۔ اس کی خود اعتمادی ختم ہو رہی تھی۔ وہ آج تک کسی ایسی صورت سے نہیں ملا تھا۔ یہ جو کاروباری مہم جو ہوس اس نے کوئی ایسی زنانہ آواز نہیں سنی تھی جو اپنے لب لہجہ میں فلاڈیپسیتی پیدا کر سکتی ہو۔

”تمھارے اندر اور بہت سی خوبیاں اور صلاحیتیں موجود ہیں۔“ ہیلگ کی بات جاری تھی۔ ”مگر تم پر اپنی ترقیاتی سیکورس یا اس قسم کے کاروبار کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ جب تم مجھے اس بلواسکی یا اسکیم کے بارے میں بتاؤ اور یہ کہا کہ تم کسی طرح یہ ملازمت کرنے کے لئے مجبور ہو رہے ہیں۔ تم سب سے پہلے اپنے آئیڈیوں کو ہدایت کی کہ وہ پٹرین کے بارے میں تحقیقات کریں۔ آج صبح میں اس قطعہ زمین کا معائنہ کیا جہاں تمھارا اس سائٹوں کے لئے کیپ تعمیر کرنا چاہتا ہے۔ میں نہیں بتاتی ہوں کہ مجھے پٹرین کے بارے میں کیا معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ وہ ایک مکی جیل میں قزاق کے حرم میں پانچ سال کی سزا کاٹ چکا ہے۔ اس کے پاس صرف اتنی دولت ہے کہ وہ کچھ دنوں کے لئے اپنی بظاہر ٹیپ ڈاب کو برقرار رکھ سکے۔ اور یہ بلواسکی اسکیم اس کے دوسرے فراڈوں کی طرح ایک فراڈ ہے۔ جب میں زمین دیکھنے گئی تو مجھے بتایا گیا کہ اس زمین کے دونوں جانب ٹرک لیم ہوگی اور ہر ٹرک کے بعد جو زمین باقی بچے گی وہ اتنی تنگ ہوگی کہ اس پر کوئی کاروباری عمارت نہیں بنائی جا سکتی۔ اس کا پارٹنری ایجنٹ بذات خود ایک بدعاش اور مجرم ہے۔ تم اپنی سادہ لوحی سے چار سو بیس قسم کے آدمیوں میں بھینس گئے ہو۔“

”م۔ مجھے بالکل معلوم نہیں تھا۔۔۔“ گرینولی نے ہلکا یا۔

”میں جانتی ہوں۔“ ہیلگ نے اس کی بات کاٹ کر کش دی۔



عشرت کا شہستان ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کا شوہر ہر مین سال میں کم سے کم ایک مہینہ سونے لیں۔ میں ضرور گزارنا پسند کرتا تھا۔ اس نے یہ مکان اسی شخص سے کافی بڑی رقم ادا کر کے خرید لیا تھا۔ لوگانو نامی قصبہ سے ذرا آگے ایک خوبصورت جھیل کے پاس بنا ہوا یہ مکان اس مقصد کے لئے بہترین تھا۔ اسی مکان میں کبھی اگر جرنے اسے بلیک میل کرنے کی کوشش کی جاتی مگر وہ بات تو اب قصبہ پارینہ بن چکی ہے۔

کاشنولا کے مکان کا خیال آنے ہی ہبیکا کو ہمیشہ سے جو کچھ جوتی جیتی اس پر عمل کرنے میں مستعد رہتی تھی۔ لیٹر سے اٹھ بیٹھی۔ اگر وہ مگر بنوئی کو اس مکان میں لے جانا چاہتی ہے تو اس کے لئے اسے ضروری انتظامات کرنا ہوں گے۔ سب سے پہلے اسے ایک وفادار ملازم کی ضرورت ہوگی اور یہ کام ہینکل سے زیادہ خوش اسلوبی سے ادا کرنا اسحاق جی سے سکتا ہے۔ وہ ہمدرد غلص اور بخیر خواہ ملازم ہو پندرہ سال سے زیادہ ہر مین کی خدمت گزار رہا۔ جب ہر مین نے ہبیکا سے شادی کی جتنی ترغیباتیں ہینکل اپنے نہیں کرتا تھا اور بہت بددعاؤں سے پیش آتا تھا مگر پھر رفتہ رفتہ ہبیکا نے اس کا اعتماد بھی ہٹا دیا۔ بلکہ اس کی ہمدردیاں بھی حاصل کر لیں اب وہ اس کا اتنا ہی وفادار تھا جتنا بھی ہر مین کا ہوا کرتا تھا۔

اس نے پہلے ہرنل کے کلرک کو فون کیا کہ وہ ایئر لوٹ سے مہامی سے جینوا اورناٹیس سے جینوا جانے والے طیاروں میں خالی نشستوں اور اوقات پرواز کے بارے میں معلوم کرے پھر اس نے کاشنولا کے مکان کے نگران ٹرانسل کو فون کیا اور اسے ہدایت کی کہ وہ مکان کی صفائی وغیرہ کرے کیونکہ وہ دینی دن میں دیاں پہنچ رہی ہے۔ اس سے فارغ ہو کر اس نے ناشتہ کیا۔ اس دوران کلرک نے فون کر کے دونوں پروازوں کے اوقات بتائے۔ ہبیکا نے اسے ہدایت کی کہ ایک نشست مہامی سے جینوا اور دوسری نشست ناش سے جینوا لے کے ٹھنڈا کرے۔

ناشتہ کے بعد اس نجی مین ہینکل کو فون کیا بخیر و عافیت کے بعد اسے بتایا کہ اس نے شادی کا فیصلہ کیا ہے اور اسے روزوں آدمی بھی مل گیا ہے مگر یہ کہ شادی سے پہلے وہ اسے بہتر طور پر جاننے کے لئے اس کے ساتھ ہفتہ دو ہفتہ کاشنولا کے مکان میں قیام کرنا چاہتی ہے۔ اس نے مکان کی صفائی وغیرہ کرنے کی ہدایت کر دی ہے۔ نیز مہامی سے جینوا الگ کے لئے ہینکل کی سیٹ بھی ریزرو کرادی ہے۔ ہینکل فوراً اپنا سامان پیک کرے اور کاشنولا پہنچ جائے۔

”میں اور مگر بنوئی پر سون کسی وقت پہنچیں گے۔“ اس نے آخر میں بتایا۔

ہینکل نے حفاظت افاد میں اس کے فیصلے پر خوشی کا اظہار کیا اور موقع طاهر کی کہ مگر بنوئی اس کے لئے روزوں شہر ثابت ہوگا۔

اس نے کہا کہ وہ حسب ہدایت فوراً روانہ ہو رہا ہے۔ ہینکل کو فون کرنے کے بعد ہبیکا کو خیال آیا کہ جینوا سے کاشنولا تک جانے اور پھر وہاں مختلف ضرورتوں کے لئے اسے ایک کار بھی چاہیے۔ چنانچہ اس نے لوگانوئیں روزوں راس کار کے ایجنٹ کو فون کیا اور اسے ہدایت کی کہ ایک بہترین اور نئے ماڈل کی کار برسوں رات دس بجے جینوا ایئر لوٹ پہنچا دے۔ ایجنٹ نے اسے یقین دلایا کہ اس کے پاس ایک بہترین کار موجود ہے اور یہ کار مقررہ وقت پر اسے جینوا ایئر لوٹ پر منتقل کر جائے گی۔

اس رات پروگرام کے مطابق گریوولی اور آرچر کی ملاقات ہوئی۔ گریوولی ہبیکا کے طرز عمل سے بہت فخر مند تھا۔ آرچر نے سنی دی۔ اسے بتایا کہ ابھی تک حالات کی رفتار اطمینان بخش ہے مگر یہ ہبیکا کو مکمل طور پر یقین کرنے اور بھانسنے کے لئے ضروری ہے کہ گریوولی اسے یقین دلائے کہ وہ اس سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ گریوولی آرچر کو پہلے ہی ان تمام انتظامات کے بارے میں بتا چکا تھا کہ وہ مطابق وہ اور ہبیکا کاشنولا جاسے تھے۔ آرچر اس اطلاع سے بہت خوش تھا۔ ہبیکا نے گریوولی کو شایان شان طریقہ سے اپنے ساتھ لے جانے کیلئے اسے ایک لاکھ فرانک بھی دینے تھے اور کہا تھا کہ وہ اس رقم سے اپنے لئے قیمتی مہینات اور دوسری ضروری چیزیں خریدے۔ آرچر نے اس میں سے پچاس ہزار فرانک خود لے لئے اور پھر گریوولی کو اپنے اس بلان کے شعلق بتایا جس کے ذریعے اسے ہبیکا سے بیس لاکھ ڈالر حاصل کرنے کی توقع تھی اس بلان کا بیس سے کوئی تعلق نہیں تھا اور بیس لاکھ ڈالر آرچر اور گریوولی خود آپس میں برابر بانٹ لیں گے۔

”یہ انصاف بہت سادہ ہے۔“ آرچر نے کہا۔ ”ہبیکا کو ہر چے بلان کو ہونا چاہیے۔“ ہبیکا کے ساتھ کاشنولا جاؤ۔ اسے یہ تاخیر کو کم سمجھنے کے ساتھ اس سے شادی کرنا چاہتے تھے۔ اس کیلئے تین دن کافی ہیں جو تھے دن تھیں ان افکار کیا جائے گا اور ہبیکا سے مطالبہ کیا جائے گا کہ اگر وہ انہیں واپس چاہتی ہے تو اس کے لئے اسے بیس لاکھ ڈالر ادا کرنا پڑیں۔ ”کیا تمہارا دماغ چل گیا ہے؟“ گریوولی نے حیرت منہ پر کر کے طرف دیکھا۔ ”مجھے اخواں رہے ہو۔“

”حقیقت میں نہیں بلکہ جلی اور ظاہری طور پر دیکھنے کے لئے ہبیکا کو اچھی طرح جانتا ہوں اگر تم نے اسے بہتر طور پر یقین دلایا کہ تم اس سے شادی کرنا چاہتے ہو تو پھر ہم اس سے اپنی مہارت منوا سکتے ہیں۔ ذرا تصور کرو۔ ہبیکا ابھی تک تم جیسے نوکر کے لئے تہی رہی ہے اور پوشیدہ طور پر دنیا کی نگاہوں سے چھپ چھپ کر اپنی بیاس بھاتی رہی ہے۔ ایک مرتبہ اسے یقین ہو جائے کہ تم جیسا خوبصورت نوجوان تندرست و توانا مرد اس کا شوہر بن سکتا ہے۔ اس کے تہائی کے لمحات ہمیشہ کے لئے تمہارے لئے ہیں۔ آئندہ اسے ہر سونک کے سامنے خود کو پیش

نہیں کر رہے گا تو اس کی خوشی کی کوئی انتہاء نہ ہے گی۔ مگر میں اس وقت جبکہ وہ اپنے آپ کو دنیا کی خوش نصیب ترین عورت تصور کر رہی ہوگی تم افریکے لیے جاؤ گے یقین کرو کہ اس وقت وہ تمہیں حاصل کرنے کے نامی بیٹا بے بغیر ہوگی کہ ہمارا ہر طالب بلا یوں پر اسٹیم کرے گی اور میں لاکھ ڈالر کی تو اس کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں ہے۔

”اچھا اگر اس نے تم اور ادی تب کیا ہوگا؟“ گرنولی نے سوال کیا۔ جیسے ہی تم میرے ہاتھ آئی، ہم سونہر ریشہ چھوڑ دیں گے۔“ آپ نے جواب دیا۔ ”جسکے میں نے کہا میں جیسا کہ اچھی طرح جانتا ہوں جیسے ہی اسے احساس ہوا کہ اسے بے یقین بنایا گیا ہے اس کی انا اٹھے آجائے گی اور وہ تم سے زیادہ اس معاملے کو دبانے کی کوشش کرے گی۔ اور خواہش ہو کر پیچ جائے گی۔“

”وہ یہ تم فرس طرح اور کس صورت میں ادا کرے گی؟“ تمہیں شاید معلوم نہیں کہ گرنولی اور سیگا ایک دوسرے کے پرانے دشمن ہیں۔“ آپ نے کہا۔ ”جب تمہیں ان کا کیا جانے گا تو میں خود جیسا کہ ملنے جاؤں گا اور اسے بتاؤں گا کہ تمہاری بازیابی صرف میں لاکھ ڈالر کی ادائیگی پر منحصر ہے۔ تم اندازہ نہیں کر سکتے کہ اس طرح اس سے اپنا انتقام لیتے ہوئے مجھے کتنی مسرت ہوگی میرا سونہر ریشہ کے ایک ٹینک میں خفیہ گاؤٹ کھلا ہوا ہے۔ میں اس سے کہوں گا کہ وہ تم اس کاؤٹ میں جمع کرانے، پھر جب تم جمع ہو جانے کی تو میں اس میں سے نصف تمہیں ادا کر دوں گا۔“

لیکن مجھے ان کا کون کرے گا؟“ گرنولی نے پوچھا۔ ”اس کا انتظام ابھی مجھے کرنا پڑے گا۔“ آپ نے جواب دیا۔ ”جینا میں‘ میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں جس کی مدد سے یہ شکل بھی مل جو جانے گی۔ تم اس کی فکر مت کرو۔ میں جینا میں اس کا انتظام کرنے کے بعد لوگوں کے بہترین ڈیوٹی میں قیام کروں گا۔ تم وہاں مجھ سے رابطہ قائم کر سکتے ہو۔ ہمارا منصوبہ ضرور کامیاب ہوگا۔ آج کل افریقا کی وارداتیں روزمرہ کا معمول بن گئی ہیں، جیسا کہ ذرا بھی شبہ نہیں ہوگا افریقا کے وقت زیادہ بہادری دکھانے کی کوشش مت کرنا۔ اس ہتھیاری سی مداخلت کافی ہوگی دن اور وقت کے باسے میں نہیں بعد میں بتا دوں گا مگر اس سے پہلے تم ایک بار اور ملاقات کریں گے اور اس وقت میں تمہیں تفصیل سے بتا دوں گا کہ میں نے اس سلسلہ میں کیا انتظام کیا ہے۔“

کوئی دو سال قبل جب آپ جرین الاوامی وکلاء کی اس کمپنی میں پارٹنر تھا تو اس وقت دہشت پسند گروہ افریقا کے لیڈر سیگل نے اس سے رابطہ قائم کیا تھا۔ اس زمانے میں الیف بی آئی سیگل کو تلاش کرتی تھی۔ اس کمپنی کی ادائیگی سے بچنے کا الزام تھا۔ سیگل نے کہا کہ اسے ایک معاہدہ میں آپ کو کاغذ پیش کر دیا ہے جس کے لئے وہ معقول فیس سے گا۔ اس نے آپ کو ملاقات کے لئے جیول کے ایک کیفے ٹرینر

رستورنٹ میں بلا دیا تھا۔ رستورنٹ کا مالک برنی نام کا ایک ڈاڑھی والا آدمی تھا۔ آپ کو رستورنٹ کے عقبی حصہ میں داخل ایک کمرے میں لے گیا جہاں سیگل اس کا انتظار کر رہا تھا۔ آپ نے اس کی شکل حاکم دی۔ اس پر توں ہو کر سیگل نے صرف اسے معقول فیس ادا کی بلکہ اس کا..... برنی سے، خود بھی مافیہ کا آدمی تھا، اپنے دوست کی حیثیت سے تعارف کرایا اور برنی سے کہا کہ اگر آپ کو کبھی بھی کسی قسم کی ضرورت پڑے تو برنی حتی الامکان اس کی مدد اور اس سے تعاون کرے۔ برنی نے اس کا وعدہ کر لیا۔ اس کے بعد سیگل کو مارا گیا مگر تو کو برنی کا نام اور اس کا وعدہ ابھی تک یاد تھا۔ اب وقت آیا تھا کہ وہ برنی سے مدد اور تعاون کا طالب ہو۔

وہ جینا پہنچ کر برنی سے ملا۔ برنی ابھی تک اپنا وہ رستورنٹ چلا رہا تھا۔ یہ دوسری بات بھی کہ یہ اس کی خیر قانونی سرگرمیوں کے لئے ایک آڈا کا کام کرتا تھا۔ برنی نے خامی گرم جوشی سے آپ کو اس کا استقبال کیا اور کھانے کی دعوت دی۔ کھانے کے دوران آپ نے برنی کو بتایا کہ اسے دو نہایت قابل اعتماد جرائم پیشہ افراد کی ضرورت ہے۔ اس کا ایک دوست ذرا پی پی پیور کو فروزہ کر کے اس کا مذاق اڑانا چاہتا ہے۔ اس کے لئے اس نے ان کا ڈرامہ کھیلنے کی ترکیب سوچ ہے۔ یہ دو آدمی ان کا ڈرامہ رچانے کے لئے دیکھ رہے ہیں۔ وہ اس آدمی کو انفراس کریں گے اور ایک دو دن کے بعد چھوڑ دیں گے۔ اس معاملہ کا پولیس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا کیونکہ کسی کوچنگ انفراس نہیں کیا جا رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ اگر برنی نے اسے اس کی مرضی کے مطابق آدمی فراہم کر دیتے تو وہ اسے باغ سوفرانک سے گا۔ برنی نے جواب دیا کہ آدمی اس کے پاس موجود ہیں مگر وہ باغ سوفرانک ایک ایک ہزار فرانک سے گا۔ آپ کو ابھی ہونا پڑا۔ برنی اسی وقت اٹھ کر گیا اور ہتھیاری دیر کے بعد دو آدمیوں کے ساتھ واپس آیا۔ ان میں سے ایک دلا اور طویل قامت تھا۔ قد دوسرا کچھ کم تھا مگر وہ اتنا ہی موٹا بھی تھا۔ ویسے تو ان زیادہ تر خاموش رہتا اور باتیں کرنے کا فرض دہلا آدمی سر اٹھا دیتا۔ دہلے آدمی کا نام ایک سیٹی اور مرنے آدمی کا نام بلونٹ تھا۔ آپ نے انہیں بھی اپنی اسٹیم سے آگاہ کیا۔ معاوضہ کے سلسلہ میں کچھ بحث ہوئی مگر آخر کار دونوں آدمی چار چار ہزار فرانک، اخراجات جملہ ہائیڈروکاربن کے لئے آدھ ہو گئے۔ آپ نے انہیں اچھی طرح سمجھا دیا کہ اس سلسلے میں معاملہ کی حیثیت ایک نام سے زیادہ نہیں ہے۔ انہیں ایک آدمی کو انفرانک ہے اسے ساتھ لے جا کر ایک مکان میں چھوڑ دینا ہے اور پھر فوراً جینا واپس آ جانا ہے۔ وہ مکان جہاں سے انفرانک ہے اور وہ مکان جہاں اس آدمی کو لے جانا ہے دونوں کے پتے بعد میں بتائے جائیں گے۔ مگر یہ کہ انفرانک دن بعد ہونا ہے۔ اس لئے وہ تیار رہیں۔ واردات میں تاثر پیدا کرنے کے لئے وہ تعاون اور دلاؤں کا انتظام کریں۔ مگر دلاؤر میں اسی کو کیا ان میں ہوں گی اور نہ جبر و تشدد سے کام لیا جائے گا۔

اس کے بعد اگرچہ نے انہیں پانچ سو فرانک اجراجات کے لئے دیئے اور ان سے کہا کہ وہ ماہ وصال کی اٹھارہ تاریخ کو لوگانو شہر کے ہریل ڈیوی میں دوپہر کے دو بجے اس سے آکر ملیں۔ اگرچہ برنی نے آدمی فراہم کر دیئے تھے اور لٹرا ہیکام کے بھی معلوم ہوتے تھے مگر یہ تین کیمات بھی کہ اگرچہ کا دل پوری طرح مطمئن نہیں ہو رہا تھا۔ مگر لٹرا ہیکام نے اس کے پاس برنی کے علاوہ کوئی ایذا دینے والا نہ تھا جس سے کام لے کر وہ دو ہفتہ پیشہ افراد کی خدمات حاصل کر سکے۔ اس نے برنی سے ایک مزیہ بھی ہو چکا کہ دونوں آدمی قابل اعتماد ہیں یا نہیں اور برنی نے اسے پورے دو روز غلط فیصلوں دلا دیا کہ سب کچھ اس کی مرضی کے مطابق ہی ہو گا۔ گشتی اور مہنگی تجربہ کار ہیں اور کسی قسم کی غلطی یا کوتاہی نہیں کریں گے۔

ہیدلگا اور گریزیو جینوا ایئر لائنز سے باہر آئے تو ہینکل ان کا استقبال کر رہا تھا۔ اگرچہ اس کی عمر صرف باون سال تھی مگر وہ اپنی عمر سے کہیں زیادہ بوڑھا نظر آتا تھا۔ اس نے پندرہ سال تک بڑی تندی اور فطول سے برہن کی خدمت کی تھی جو کہ لاپرواہی سے ہونے کی وجہ سے ایک طرح سے اپنا جین کر رہ گیا تھا۔ اس کے انتقال کے بعد اس کا تمام مخصوص انداز و فاداریاں ہیدلگا کی ذات کی جانب منتقل ہوئی تھیں۔ جب ہیدلگانے اسے فون پر تہلیل کر دیا وہ ایک شخص سے محبت کرنے لگی ہے اور اس سے شادی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے وہ کافی کمزور ہو گیا تھا۔ اسے مردوں کے سلسلہ میں ہیدلگا کی کمزوری کا علم تھا وہ دل ہی دل میں دعا کر رہا تھا کہ اس مرتبہ ہیدلگانے واقعی کسی شریف آدمی کا انتخاب کیا ہو۔ لیکن جب اس نے مرزوشا وال ہیدلگا کے پیچھے گریزیو کو آتے دیکھا تو پہلی نگاہ وائٹے ہی اس کے ذہن کی مشوک تہمت پیدا ہونے لگی۔ بطول فامت ضرورت سے زیادہ خوبصورت اور دلنما، شریف اور مہذب آدمی اسے کسی قسم کے خطے کی علامت نظر آ رہا تھا۔

وہ ایئر پورٹ کے پارکنگ شڈ کی جانب بڑھے۔ جہاں ایک شاندار روزنارنس کاران کے انتظار میں موجود تھی۔ پورٹو سامان لئے ساتھ کرہاتھا وہ کار کی ڈکی میں رکھ دیا گیا۔ مشکل سے ڈرائیونگ ویل سمجھلا۔ اس نے ہیلکاکب تیار کرچونکہ اس وقت دیر ہوئی ہے اور کاشٹولا کاسفر مناسب نہیں تھا اس لئے اس نے نفی میں طور پر ایک اچھے ہوٹل میں قیام کاجنوبست کر دیا۔ تاکہ رات وہاں گزارکر صبح روانہ ہوا جائے۔

ہے اور اس کے ساتھ شادی کرے گا تو وہ مشکل یا اس کی جان بچے پیدا کی جانے والی مشکلات پر خود ہی قابو پا لے گی۔ مگر اسی کے ساتھ گزرنی کو بھی پوری کوشش کرنا چاہیے کہ وہ مشکل سے نرمی اور توجہ سے پیش آئے اور کسی دیکھی طرح اس کی رائے اپنے حق میں ہموار کرے۔ مگر نرمی نے کہا کہ یکساں اس کے لئے بہت مشکل ہے مگر بہ حال وہ کوشش کرے گا۔ دوسری صبح کاشانہ لا روٹ سے پہلے جبکہ ابھی ہلکا نہیں آئی تھی گزرنی نے مشکل کو اپنی بازو سے رام کرنے کی بہت کوشش کی وہ اس سے متفرق نہیں کرنا رہا مگر مشکل کے جوابات بڑے سے مزید اور حوصلہ شکن تھے۔ کچھ دیر کے بعد ہلکا بھی آئی۔ وہ دونوں کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئے۔ مشکل نے ایک مرتبہ پھر لا روٹسنگ واپس سمجھا لا اور کار... شاولا میں واقع ہلکا کے شاندار رنگ کی طرف روانہ ہو گئی۔

گزینی جنگ کے شاندار سجاد ترین و آرائش کے انتظامات اور زندگی کے جملہ عیش و آرام کے لوازمات دیکھ کر بہت متاثر ہوا۔ کھانے سے قبل وہ اوہیل گا جنگ کے باہر ٹرنے کے نالاب میں دیر تک ایک دوسرے کی معیت کا لطف اٹھانے رہے۔ سید کا ایک بہترین تیراک تھی۔ گزینی اس کی مہارت دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کھانے کے بعد وہ جنگ کے برائے میں آٹھیں اور بائیں کرنے لگے۔

”کاش تم اپنی دولت مند بہنیں تو میں تم سے شادی کی دیتا۔“

گزینی نے کہا۔ لیکن موجودہ صورت حال میں یہ تقریباً ناممکن ہے۔

میں ایک خوددار آدمی ہوں اور کوئی خوددار آدمی اپنی بیوی کی دولت پر زندگی بسر کرنا پسند نہیں کرتا۔

”تم سے کہنے کا تم میری دولت پر زندگی گزارو گے“ ہینگا نے کچھ ناگوار سی سے جواب دیا۔ ”تمہارے اندر صلاحیت ہے تم میرے لئے، میرے کاروبار کے لئے ایک بہترین آدمی ثابت ہو سکتے ہو۔ تم محنت کرو گے اور اپنی محنت کا معاوضہ حاصل کرو گے اس میں مجھ پر کوئی بوجھ نہیں ہے۔ اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میں تم سے محبت کرتی ہوں۔ سوال صرف یہ ہے کہ کیا تم مجھے سے محبت کر سکتے ہو یا نہیں؟“

”بالشبہ ڈارلنگ میں تم سے محبت کرتا ہوں“ گرینولی نے فوراً جواب دیا۔

ہینگا چند لمحے اسے غور سے دیکھتی رہی اور پھر جیسے ملتی ہو کر ایک گہری سانس لیتے ہوئے بولی۔ ”تب تو مجھ کوئی سسکری نہیں ہے کھانے کے بعد تم اس موٹو پیٹ پر فٹنگ کر لیں گے“

اس کے بعد دوسری باتیں چھڑیں ہینگا نے تجویز کیا کہ اگلے دن وہ کلہاڑی پہاڑیوں کی یہ سرکریں دوپہر کا کھانا باہر ہی کھا لیں۔ اسی طرح ہنگل کو بھی کچھ آرام کرنے کا موقع مل جائے گا۔ چیشام کو اس سے اس کی مخصوص خوش مالیات تیار کرائی جائے گی۔ ہینگا کا کہنا تھا کہ جسکل اتنی میرزا مالیت بنانا ہے کہ جتنا بھی کھائے جاوے گی نہیں بھرتا۔

شام کا کھانا کھانے کے بعد جب ہنگل ان کے لئے کافی ٹیکر آیا تو ہینگا نے اس سے کہہ دیا کہ اب اس کی مزید ضرورت نہیں ہے اور وہ اپنے کمرے میں جا کر آرام کرے۔ ہنگل کی کھڑکیاں اور دروازے وغیرہ گرینولی بند کر دے گا۔ جب ہنگل چلا گیا تو ہینگا نے دوبارہ وہی موضوع چھیڑ دیا۔ اسی نے بڑی سچائی اور راست بازی کے ساتھ بتایا کہ اس نے، شپ سے اس کی دولت کے لئے شادی کی تھی۔ دوسری طرف ہمیں کو ایک ایسی خوب صورت زمین اور پوشیدہ عورت کی ضرورت تھی جو ایک طرف اس کے گھر کا اور دوسری طرف اس کے بہت سے کاروباری معاملات کا انتظام سنبھال سکے۔ اس نے ہینگا کو بتا دیا تھا کہ وہ سب کچھ برداشت کر سکتا ہے مگر بے وفائی اور غدارانہ کو گوارا نہیں کر سکتا۔ لیکن یہ خوب صورت اور جوان مرد اس کی سب سے بڑی کمزوری تھے اور اب بھی ہیں۔ چنانچہ جرین کی تینہ بھے کے باوجود وہ ابھی من مانی کوئی رہی لیکن اب جرین کے انتقال کے بعد وہ چاہتی ہے کہ کسی مرد سے مستقل طور پر وابستہ ہو جائے اور اس سے شادی کر لے۔ اس سے پہلے اس نے صحیح معنوں میں کسی مرد سے محبت نہیں کی۔ جن مردوں سے اس کے تعلقات رہے وہ محبت کی بنیاد پر نہیں جنس کی بنیاد پر تھے لیکن اب وہ زندگی میں پہلا مرتبہ محسوس کر رہی ہے کہ اسے گرینولی سے سچ چاہی اور وہی محبت ہو گئی ہے۔

جواب میں گرینولی نے کہا کہ وہ بھی اس سے بہت محبت جاسوسی ڈائجسٹ (۲۱) فروری ۱۹۶۸ء

کرتا ہے مگر اس کی مردانہ غیرت یہ گوارا نہیں کر سکتی کہ وہ کسی عورت کی دولت کے بل بوتے پر عیش کرے۔ ہینگا نے کہا کہ وہ اس جذبہ کی قدر کرتی ہے پھر اس صورت میں کیا گرینولی اس کے لئے آمادہ ہے کہ اگر ہینگا مالی اعتبار سے خود اس کی سطح پر آجائے اپنی تمام شہ دولت چھوڑ دے تب کیا وہ اس کے ساتھ شادی کرے گا۔ یہ سوال گرینولی کے لئے ایک امتحان بن گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس مرتبہ اس نے کسی عورت کا شکار نہیں کیا بلکہ خود اس خطرات عورت کے نتیجہ میں چھین کر رہ گیا ہے۔ اس نے جواب سے پہلو ہتی کرنا چاہی مگر ہینگا کہاں چھوڑنے والی تھی جو برا نہیں کوئی کن پڑا کہ فیثا وہ اس سے شادی کرے گا۔

ہینگا نے اس کا اترا ہوا چہرہ دیکھا۔ ایک تہقید لگا یا اور کہا کہ گرینولی پریشان نہ ہو خود اس کا بھی ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے اور چونکہ وہ اس کی سطح پر نہیں آ سکتی اس لئے اسے ہینگا کی سطح پر آنا پڑے گا۔ اس کے لئے زیادہ رقم کی ضرورت نہیں ہوگی اگر گرینولی خود اپنی کوشش سے صرف پچاس لاکھ ڈالر بھی کمائے تو کام بن سکتا ہے اس پر گرینولی نے جواب دیا کہ وہ بھلا اتنی کیشرفتم کس طرح کمائے سکتا ہے۔

”بڑی آسانی سے“ ہینگا نے بتایا۔ ”میں ہمیں اپنی کارپوریشن میں ایک سینئر پارٹنر بنا دوں گی۔ ہم ایک نئی فیکٹری فرانس میں اور ایک دوسری ٹیکسٹائل جرمنی میں قائم کر رہے ہیں۔ تم اپنی وجاہت اپنی ذہانت اور اپنی زبان دانائی اور ہر کمزور کمات کے بل بوتے پر ان معادلوں کا انتظام سنبھال سکتے ہو۔ ہمیں خود کچھ نہیں کرنا پڑے گا۔ ٹیکنیکل مابین، اکاؤنٹنٹ، اور ہر قسم کا تربیت یافتہ اسٹاف تمہارے ساتھ ہوگا۔ کام وہ لوگ کریں گے جنہیں صرف نگرانی اور کنٹرول سنبھالنا ہوگا۔ تم کارپوریشن کے اسٹاک ہولڈر ہو گے اور تمہارا حصہ فیصدی کی بنیاد پر ہوگا۔ یہ تمہاری اپنی محنت کی کمائی ہوگی اور تین چار سال کی مختصر مدت میں تم باسائی پچاس لاکھ ڈالر کمائو گے۔ کارپوریشن کے حصص خریدنے، انہیں اسٹاک ہولڈر اور پارٹنر بنانے کے لئے فزنی رقم میں نہیں قرض دے دوں گی جس پر ہمیں صرف چھ فیصد سالانہ سود ادا کرنا ہوگا۔ گویا میری طرف سے کوئی احسان یا تحفہ بھی نہیں ہوگا بلکہ ایک خالص کاروباری معاہدہ ہوگا۔ اگر ہمیں یہ تجویز منظور ہو تو کم ہی شادی کر سکتے ہیں“

گرینولی یہ تجویز سن کر شہرہ رہ گیا۔ وہ اب تک تن آسانی کے ساتھ اپنی شکار عورتوں کی دولت پر عیش کرتا رہا تھا۔ اس تجویز کی روشنی میں جب اس نے خود کو ایک آفس میں مقید ہینگا اور اس کے اسٹاف کے درمیان کام کرتے دیکھنے کا تصور کیا تو جیسے کاہنہ کر گیا۔ وہ اس صورت حال کو ایک دن کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا وہ انکار کر رہی تھی والا تھا کہ اسے آرپہ کی ہدایت یاد آگئی جب تک

آج کل بلان کامیاب نہ ہوا ہے ہینگ کو اطمینان ہے۔ اس نے ہینگ کے اسی فیاضانہ مشورے کے لئے اس کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ وہ اس پر غور کرنے کے بعد خواب دے گا۔ مروت اور انہیں یہ خشک کاروباری باتیں ختم کر کے پیار و محبت کو استان شروع کرنا چاہیے۔ ہینگ کو بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ اس نے اٹھتے ہوئے کہا کہ گرنی کی جگہ کے دروازے اور کھڑکیاں وغیرہ بند کر کے۔ وہ خواب گاہ میں اس کا انتظار کرے گی۔



دوسری صبح ہینگ کو اچانک یاد آیا کہ وہ ایشیے اور فریڈرک کو کچھ تہانے بغیر ہی گرنی کے ساتھ یہاں چلی آئی اب وہ اس کی عدم موجودگی سے پریشان نہ ہوں۔ پھر بلائے ہوٹل میں اس کا سامان بھی رہ گیا ہے اس نے جلدی جلدی غسل کیا۔ گرنی سے کہا کہ وہ برآمدے میں چل کر بیٹھے اور کافی پئے وہ پیرس میں کچھ ضروری کالیں کر کے ابھی آئی ہے۔ ہینگ فون کر کے ملی چلی اور گرنی کی بات دے میں آکر بیٹھ گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اسے کچھ وقت کی ضرورت ہے تاکہ آج سے ملاقات کر کے اس سے مشورہ طلب کر کے مگر ہمت اسے کس طرح ملے گی، وہ ہینگ سے کیا بہانہ بنائے گا۔ مشکل کافی ہے کہ آیا تو گرنی نے اس سے پوچھا کہ اس پاس کوئی گفٹ لکھنے کا مایان بھی ہے یا نہیں۔ ہنگ نے تباہ کر قریب ہی پونٹ ٹریسا کے مقام پر ایک بہترین گفٹ کلب واقع ہے علی و قریب اچھی طرح سمجھنے کے لئے اس نے گرنی کو ایک نقشہ بھی لا دیا۔

گرنی نے نقشہ دیکھ رہا تھا کہ ہینگ اس آئی وہ کچھ ناراض معلوم ہو رہی تھی۔ اس نے تباہ کر پیرس میں اس کے لاندے سے ابھی تک نہیں خریدنے کا معاہدہ بھی نہیں کر سکے ہیں۔ اسے مزید فون کالوں کا انتظار ہے اس لئے اس کا آج کا دن مصروف گزرے گا اور وہ سابقہ گرام کے مطابق گرنی کے ساتھ ہارٹل کی میر کو نہیں جاسکے گی۔ یہ گرنی کے لئے ہینگ سے وقتی چھٹکارا حاصل کرنے کا ایک بہتری موقع تھا اس نے ہینگ سے گفٹ لکھنے کی گفٹ طلب کی اور یہاں نہ کیا کہ وہ گفٹ لکھتے ہوئے اس کے رات کے مشورے پر غور کرنا چاہتا ہے۔ ہینگ چاہتی تھی کہ گرنی اس کے پاس ٹھہرے تاکہ ایشیے اور فریڈرک سے شکوہ کے دوران اگر ضرورت ہو تو وہ اس سے بھی مشورہ کر سکے۔ مگر پھر اس نے سوچا کہ اس کا موقع تو بعد میں بھی ملتا رہے گا چنانچہ اس نے اسے جانے کی اجازت دیدی۔



ہوٹل میوزی میں آج راجی کشتہ دن کی مصروفیات پر غور کر رہا تھا۔ وہ کافی مصروف رہا تھا مگر یہاں نتیجہ میں ہونے والے واقعات سے مطمئن تھا۔ سب سے پہلے اس نے ایک مرسڈیز کار کرائے رکھنے کی پھر مختلف پلاسٹی ڈیلروں سے ملاقاتیں کیں اور کاروں کو تاکنے

مصنوعات میں ایک تہا اور عین آباد مقام پر لکڑی کی بی کوئی ایک کالج کو لے کر پہلے میں کامیاب ہو گیا۔ اگرچہ اسے ایک ماہ کا کامیابی دینا پڑا تھا مگر وہ خوش تھا کہ انہوں نے جانے کے بعد گرنی کے جھینے کے لئے اس سے بہتر کی جگہ نہیں پرستی تھی۔ اگلے دن وہ پیرس پہنچے سیگٹی اور ملٹون کو لے گیا تھا۔ منصوبے کے مطابق وہ انہیں ہینگ کا بیگلر دکھانے لے جانے گا اور پھر وہ کرائے کی کالج دکھا دے گا۔ ان کا ڈراما رات ہی کو کھیل جانے والا تھا اور آج کو امید تھی کہ اگر گرنی ہینگ کو بوقت نہانے میں کامیاب ہو گیا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اسے چند روز کے بعد وہ دس لاکھ ڈالر کا مالک نہ بن سکے۔

گرنی ہینگ کی شاندار روزمرہ س کار میں آیا تھا۔ اپنے کمرے کی کھڑکی سے اٹھتے ہی آج چرلڈی سے باہر نکلا۔ گرنی نے اسے دیکھتے ہی کار کا دروازہ کھول دیا۔ آج کل کی سیٹ پلاس کے برابر بیٹھ گیا اور کار آگے بڑھ گئی۔ جھیل کے کنارے پہنچ کر اس نے کار روک دی۔ جھیل کے گرد کاروں کا اس قدر ہجوم تھا کہ اسے کار کھڑی کرنے کی کوئی جگہ نہیں ملی تھی چنانچہ پھر اس نے کار ایسی جگہ رکی جہاں قریب ہی تو پارکنگ کالونڈر لگا تھا۔ گرنی اس وقت آج کو ہینگ کے بارے میں سب کچھ بتانے کے لئے بیاباں ہو رہا تھا۔ اس نے اس کی کوئی خاص پرواہ نہیں کی کہ اس نے کار غلط جگہ کھڑی کی ہے۔ یہ عورت میرے گھصا پر سوار ہوتی جا رہی ہے۔ وہ دل کی غصاں نکالتے ہوئے لولا۔ یقین کر دو اگر میں چند دن بھی اس کے ساتھ رہ گیا تو موضوع باقی ہو جاؤں گا۔

اور یہ کہ اس نے ہینگ کی مشکیش کے بارے میں سب کچھ آج کو بتا دیا۔ آپریشن نہایت اچھا اور سوج بھاگ کا لاش ایسی کوئی پہل کش اسے کی گئی ہوئی تو وہ کتنی خوشی کے ساتھ اس کے لئے تیار ہو جاتا۔

”ہمیں پریشان ہوئی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ سب کچھ سننے کے بعد اس نے نرمی سے گرنی کو کھنایا۔ تمہاری اور ہینگ کی شادی کبھی نہیں ہو سکے گی۔ اس نے پھلایا تو اسے اٹھا کر لیا جانے لگا۔ گرنی اس جا کر اسے یہی جواب دیتا ہے کہ تمہیں یہ پیشکش منظور ہے اور تم کسی بھی وقت اس سے شادی کرنے کے لئے تیار ہو۔“

”اور یہ اٹھا کر کاروائی کب کی جائے گی؟“ گرنی نے پوچھا۔ ”کل رات کو اور اس کے ساتھ ہی تمہاری تمام پریشانیوں بھی ختم ہو جائیں گی۔“ اگرچہ یہ جواب دیا۔ ”میں نے سارا انتظام مکمل کر لیا ہے۔ کل رات دس بجے دو آدمی جن کے چہرے نقابوں میں چھپے ہوں گے جنگل میں داخل ہوں گے۔ ان کے پاس ریلوے بھی ہوں گے وہم دونوں کو دھمکائیں گے۔ تم کو یہی ٹھوڑی سی مزاحمت کر دو گے پھر اپنے آپ کو چلیے ان کی مرضی پر چھوڑ دو گے۔ وہ تمہیں اپنے ساتھ لے جائیں گے اور ہینگ کو ایک خط لیں گے جسے میں نے لکھ کر تیار کر لیا ہے میں انہیں یہی بتاؤں گا کہ اس موقع پر انہیں کیا کچھ کہنا ہے اور وہ اس کا کافی ہوگا۔“



مشکوٰۃ ہو گیا۔ اس نے پاسپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی۔ گریغوبلی اس قدر سفر کرتا تھا کہ اس کا پاسپورٹ ہر وقت اس کی جیب میں موجود رہتا تھا۔ اس نے کانٹینل کو پاسپورٹ دیدیا اور تب اس کو اچر پر غفلت اور ذہین ہونے کے باوجود عین شعوری طور پر ایک غلطی کرسکی۔ اس کے پاس پیرس میں اس زمانے کے بھی تعارفی کارڈ رکھے ہوئے تھے جب وہ برٹین دولت کی ملازمت میں تھا۔ اس کا نام، فرم کا نام اور برٹین دولت کی کارلورٹن میں اس کا عہدہ وغیرہ سب تحریر تھے۔

”بات یہ ہے افسوس اس نے اپنا کارڈ کانسٹیبل کو دینے سے پہلے  
کہا کہ سرگزشتہ کوئی رطافاؤں کا شہنشاہ نہیں ہے جس کے اصول و ضوابط  
سے پوری طرح باخبر نہیں ہیں۔ انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ان کا کہنا  
بالکل درست ہے۔ دوام برکت نے واقعی بیکارا نہیں استعمال کرنے  
کی اجازت دے رکھی ہے یہ آجکل ایک معزز زحمان کی حیثیت سے  
ان کے نیگرو کے مقسم ہیں۔“

کانشیل نے کارڈ کو غور سے دیکھا، کچھ سرخا پھر بلاسٹورٹ اور دیگر کاغذات کو غینو کو واپس کر دیئے۔ اسے نسبت نرم و ہیر میں مشورہ دیا کہ وہ آئندہ ممنوعہ علاقہ پر کارڈ نہ بٹھائے گا ورنہ گاڑی اسے بٹھانے کا اشارہ کیا اور سلام کر کے چلا گیا لیکن وہ بہت ذہین آدمی تھا اس نے یہ واقعہ اور اس کی اہم تفصیلات اپنی نوٹ بک میں تحریر کر لیں۔ آج دراصل حیرت تھی کہ آج پر عیسائی آدمی جس نے بہت معمولی لباس پہن رکھا تھا ایک اتنے بڑے آدمی کی ملازمت میں ہونے کا لاؤنڈر ہے۔ آج پر اور غریبی وہاں سے چل کر ایک ریسٹورنٹ میں پہنچے۔ میز پر بیٹھتے ہوئے آج پر نے دیگر خوشاب کارڈ دیا اور پھر اخلاص کے ڈرامہ کی تفصیلات بتائے گا۔

اس روز گزینی تقریباً تین بجے سپر ہائیگ کے بنگلہ واپس پہنچا  
 آرچر نے اسے پوری طرح اطمینان دلایا تھا کہ اسکیم ضرور کامیاب ہوگی  
 اور چند روز کے اندر وہ نہ صرف دس لاکھ ڈالر کا مالک بن جائے گا  
 بلکہ اسے آئندہ اس پلان کے سلسلہ میں کسی پریشانی کا سامنا بھی نہیں  
 کرنا پڑے گا۔ آرچر سے رخصت ہو کر گزینی نے گوگت بھی کھیل لیا تھا  
 اور بہت خوش تھا کہ اس نے کلب کے ایک پیشہ ور کھلاڑی کو ہار لیا  
 تھا اس کامیابی سے اس کی خود اعتمادی کچھ اور بڑھ جاتی تھی۔

بنگلہ میں ہیدلگا ابھی تک فلن میں مصروف تھی مگر نیوی نے اس کے پاس جاتا مناسب نہیں سمجھا، مکمل کر کے لباس تبدیل کیا اور رہائشی کمرے میں پہنچا۔ ہیدلگا کے چہرے پر ہستی کے تاثرات تھے جو اُسے دیکھ کر کچھ نرم ہو گئے۔ وہ شکایت کرنے لگی کہ پرس میں اس کے لاکر کی اپنی بیکلا اور اچھی کوئی بالوں سے بہت پریشان کر رہے ہیں پھر اس نے کچھ بیتاوار انداز میں گریونی سے پوچھا کہ اب جبکہ اُسے خود کرنے کے لئے وقت مل گیا ہے اس کی شنیکش کے بارے میں اس کا کیا جواب ہے اور گریونی نے اس کے سوال کا گنجائشی جواب صرف زبان سے ہی

”یہ تمہاری کار تو نہیں ہے۔“ وہ جو کہتے ہوئے بولا۔  
 ”درست ہے۔ یہ کارِ ادا امیرینِ دولت کی ہے۔ تمہ نے غالباً  
 ان کا نام سنا ہوگا۔ انہوں نے مجھے اپنی کارِ استعمال کرنے کی اجازت  
 دے رکھی ہے۔“

یہ بیان ہر خرید صحیح تھا مگر کانسٹیبل ریاس کا الٹا اثر پڑا۔ وہ مزید

نہیں بلکہ علی طور پر بھی دیا۔ ہیدگا بہت خوش تھی۔ اس نے بتایا کہ وہی کا پورا پلان بنا چکی ہے۔ یہاں سے وہ لوگ پیراڈاکٹرٹی جاسیں گے وہاں ایک جزیرے پر اس کا بہت خوبصورت اور آرام دہ مکان ہے۔ جب تک ہیدگا شادی کا باقاعدہ اعلان نہ کرے گی کرنولی اس مکان میں رہ سکتے ہیں پھر اعلان کے بعد ایک مناسب تاریخ مقرر کر دی جائے گی۔ نہایت شاندار انداز میں شادی کی تقریب منعقد ہوگی جس میں دنیا بھر سے اہم شخصیتیں شریک ہونے کیلئے آئیں گی اور.....

ہیدگا بہت نہیں اور کیا کچھ کہتی کہ دروازے پر ہنگامہ کی دھمک سے اسے خاموش کر دیا۔ پوچھنے پر ہنگامہ کی بتایا کہ مسٹر اسٹیلٹے کا فون ہے۔ ہیدگا نے بیڈ روم کے آئینہ نشین پر اسٹیلٹے سے بات کی اور پھر سے ڈانٹتے ہوئے کہا کہ وہ اتنی کی بات بھی خود طے نہیں کر سکتا بار بار اسے پریشان کرتا ہے۔ ریڈر کچھ دبا کر کرنولی خاموشی کے ساتھ ہاتھ روم چلا گیا۔ غسل کر کے لباس تبدیل کیا اور برائے میں جا کر بیٹھ گیا ہیدگا تقریباً ایک گھنٹے کے بعد باہر نکلی۔ اس نے کرنولی کو اس معاملے کے سلسلے میں بتایا جو وہ اپنی فیکٹری کے لئے زمین کی خریداری کے سلسلے میں حکومت فرانس سے کر رہی تھی وہ بڑی دیر تک بولتی رہی اور کرنولی اذیت سے اس کی باتیں سنتا رہا۔ مزہ اس وقت آیا جب ہیدگا اپنی بات ختم کر کے خاموش ہوئی اور اس نے کرنولی سے پوچھا کہ وہ اس بارے میں کیا رائے دیتا ہے۔ کرنولی نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ اپنی سیٹھیں اور سیٹھی تو یہ کاروباری گفتگو اس کی سمجھ سے بالاتر تھی وہ کوئی رائے دینے کا اہل نہیں تھا مگر اس نے بڑی ہوشیاری سے جواب دیا کہ جب تک وہ متعلقہ کاغذات اور اعداد و شمار وغیرہ کا مطالعہ نہ کرے کوئی رائے ظاہر کرنا نہیں چاہتا۔ ہیدگا کو اس جواب سے بالخصوص تو ہوشیگر اس نے کہا کہ وہ اسٹیلٹے کو فون کر کے ہدایت کرتی ہے کہ تمام متعلقہ کاغذات جمعوائے۔ کرنولی نے اطمینان کی سانس لی کہ اسے کچھ بہت تول گئی مگر سوچ رہا تھا کہ کاغذات کئی تک آجائیں گے پھر وہ کیا کرے گا۔

رات کا کھانا دوڑوں لے جا کر کھایا اور پھر گھومنے نکل گئے۔ ہونٹوں ہی اپنے خیالات میں گم تھے اس لئے زیادہ باتیں نہیں ہوئیں ہیدگا سوچ رہی تھی کہ کرنولی جیسے خوبصورت اور توانا مرد سے شادی کرنے کے بعد اس کی زندگی کتنی پیرست ہو جائے گی اور کرنولی سوچ رہا تھا کہ اب سے جو ہیں گھنٹے بعد وہ اس خطرناک عورت کے قہقہے سے آزاد ہو جائے گا۔ رات کے گیارہ بجے کے ٹک بھگ وہ واپس آئے تو ہنگامہ کی انتظار میں جاگ رہا تھا ہیدگا اپنے دنا دار ملازم کی جانب سے بھی اتنی مگنی کتنے جانے کے لئے آمادہ نہ تھی اس نے کسی قدر ناگواری سے ہنگامہ کی بات کی کہ اتنا وہ اتنی دیر تک اپنے کمرے سے باہر ان کے انتظار و اذیت کے لئے جانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ وہ رات کے کھانے کے فوراً بعد انہیں تنہا چھوڑ کر اپنے کمرے میں چلا جاتا ہے۔ دروازے وغیرہ کرنولی بند کر دیا کرتے گا۔ ظاہر تھا کہ یہ بات سن کر کرنولی کو اطمینان ہونا

ہی چاہئے تھا۔

دوسرے دن کرنولی کی آنکھ صبح سات بجے کے قریب کھلی اس کے بارہ بیڈگا ابھی سو رہی تھی اس نے سوچا کہ آج رات وہ بلاشبہ ہیدگا سے نجات حاصل کر لے گا مگر وہ کاغذات ڈاکٹری ہونے کے پھر وہ ان سے نیسے جان بجائے اور اس نے خود کو یہاں ظاہر کرنے کا ارادہ کر لیا۔ جیسے ہی اس نے نموس کیا ہیدگا جاگنے والی ہو رہی ہے، وہ آہستہ آہستہ رات بے نگاں اس طرح کے پہانے وہ پہلے بھی بڑی کامیابی کے ساتھ دوسری گھنٹوں کے ساتھ کرنا رہا تھا۔

اس کی کڑیں سنتے ہی ہیدگا ایک دم چونک کر اٹھ کھڑی پڑشانی سے اس کی طبیعت کے بارے میں سوال کیا اور کرنولی نے ستا یا کہ اسے آدھی سیدی کا درد ہو رہا ہے۔ یہ اس کا پرانا اور ایک طرح سے ذہنی مرض ہے جس کا حملہ کبھی بھی ہوتا رہتا ہے۔ ہیدگا نے فکر مند ہی کے ساتھ کمر ٹھلانے کا ارادہ ظاہر کیا مگر کرنولی نے کہا کہ یہ درد کبھی دوڑوں سے نہیں جاتا بلکہ آرام کرنے سے چند گھنٹوں کے بعد خود ہی غائب ہو جاتا ہے اگر وہ آرام سے بستر لیٹا رہے آنکھیں نہ کھولے تو درد اپنے آپ ٹھیک ہو جائے گا مزید تاثر پیدا کرنے کے لئے کرنولی نے زناشتہ کرنے سے بھی انکار کر دیا۔ ہیدگا نے بڑی عمدہ ڈی اور نموس ظاہر کیا اور خاموشی سے کمرے سے نکل گئی۔ باہر جا کر اس نے ہنگامہ کو بھی ہدایت کر دی کہ کرنولی کے کمرے میں درد ہو رہا ہے وہ اسے آرام کرنے دے۔ کافی پیتے ہوئے بھی ہیدگا کرنولی کے بارے میں فکر مند ہی اس نے ہنگامہ سے بھی پوچھا کہ کرنولی جیسے محنت مندا کوئی کو آدھی سیدی کا درد کیسے ہو سکتا ہے۔ ہنگامہ نے اس کے خیال سے اتفاق کیا کہ اس قسم کا درد اخصا کی کمزوری کی وجہ سے ہوتا ہے اور کرنولی کا اس مرض میں مبتلا ہونا کچھ عجیب سی بات ہے۔ دقتاً ہیدگا نے نموس کیا کہ اسے ہنگامہ کو بھی اپنے راز میں شریک کر لینا چاہیے۔ اس نے ہنگامہ کو بتایا کہ اس نے کرنولی سے شادی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ شادی اگلے ماہ ہوگی اور یہ کہ کرنولی اس کا رپورٹیشن میں سینئر پارٹنر بننے پر راضی ہو گیا ہے۔ اگرچہ بین ک ہنگامہ کے چہرے پر ایسے تاثرات نمایاں ہوئے جیسے اس نے کوئی بہت بڑی جسر بن لی ہو مگر ظاہر اس نے مبارکباد پیش کی اور جب ہیدگا نے اس سے پوچھا کہ کیا وہ اس رشتہ کو پسند کرے گا تب بھی اس نے اثبات میں جواب دیا۔ اگرچہ اس کے اہم سے اس کی ناواقفیت عمال تھی ہیدگا نے اس کی رہنمائی کو محسوس کر لیا مگر یہ شاید پہلا موقع تھا کہ وہ ہنگامہ کی ذاتی پسند و ناپسند کو بھی نظر انداز کرنے کے لئے تیار تھا اگرچہ ملتی طور پر اس کی خواہش یہ تھی کہ ہنگامہ بھی اس شادی پر اپنی قطعی مست کا اظہار کرتا۔

ہنگامہ کام کا بہانہ کر کے خصص ہو گیا ہیدگا دے قبول اپنے بیڈ روم میں داخل ہوئی۔ کرنولی نے اس وقت کافی بیٹے کی شدید خواہش محسوس کر رہا تھا اسے اتنے دیکھ کر جلدی سے آنکھیں بند کر لیں اور میٹھی پر

باتھ رکھ لیا۔ ہیلک چند لمحے اسے دیکھتی رہی اور غالباً اسے سوتا محسوس کر کے اسی طرح چپ چاپ کمرے سے باہر نکلی۔ دوسری طرف گرنولی کا ذہن مختلف باتیں سوچنے میں مصروف تھا وہ یہ بھی سوچ رہا تھا کہ دل لاکھ ڈار پانے کے بعد وہ کیا کرے گا اور کس طرح اس کی طرف سے پیش روایت کفر سے ٹوٹے گا۔ اچانک اس کفر کی میں یہ خیال ابھرا کہ اس معاملہ میں سب کچھ آخر کو رہا ہے۔ وہ اگرچہ کمرے سے نکل گیا جانتا ہے۔ اور کیا وہ اس پر بھروسہ کر سکتا ہے؟ کہیں ایسا تو نہ ہوگا کہ اگرچہ اسے دم آخر کو گھٹا دکھا دے آخر قمر کی سی کاؤنٹ میں جمع ہونا بھی اس کے پاس کیا ضمانت ہے کہ پورے بین لاکھ ڈالر حاصل کرنے کے بعد آخری کی نیت نہیں بدل سائے گی۔ اگر وہ ساری رقم لے کر غائب ہو جائے تو گرنولی اس کا کیا بچاؤ کر سکتا ہے اور اسی خیال نے اسے کافی پریشان کر دیا۔



دوہر کے ٹھیک دو بجے ٹیکسی اور بمونٹ ٹیلیوڈی میں آرچر سے جا کر ملے وہ ایک داس ونگن گاڑی میں آئے تھے۔ آج رہا نہیں ساتھ لیکر ایک کاٹنگ ٹانگ گیا جو اس نے لے کر پلے پلے تھی۔ وہاں اس نے انہیں رہا بات دیں۔ اس نے کہا کہ وہ بھی چل کر نہیں رہے بلکہ دکھانے کے چاہل سے انہیں اس شخص کو انوار کتابہ وہ ٹھیک گیارہ بجے بنگھڑتی چلی جائیں۔ انہیں بیرونی دروازہ کھلائے گا۔ وہ چہرے نقاب سے چھپائیں؟ ہاتھوں میں ریڈ اور نکال لیں اور انوار گھس کر اس کے دوست اور غریب کو دھکائییں اس کے دوست کو اپنے ساتھ اس کا گنج میں لے آئیں۔ یہاں وہ ان کا انتظار کر رہا ہوگا۔ ان کے آتے ہی وہ ان کا معاوضہ ادا کرے گا اور معاوضہ وصول کرتے ہی دونوں ملاقاتیہ جینوا داس لوٹ جائیں۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ بنگلہ میں ایک ملازم بھی ہوگا اول تو وہ اپنے کمرے میں سوتا ہوگا لیکن بالآخر وہ جاگ اٹھتا ہے سناٹا بھی سناٹا ہوگا اور پھر اس نے برقی تاکہ کے ساتھ تاکہ کہ وہ کسی قسم کے جبروت نہ دیا ایذا سانی کی اجازت نہیں لے گا اور اس کے بجائے یہ زیادہ پسند کرے گا کہ انوار کا ڈرامہ ہی سرے سے ختم کر دیا جائے چنانچہ انہیں سلام ملا مری نمی سے کتاب ہے اور ہر قسم کے حیرت و شہ سے پرہیز کرنا ہے کسی بھی متعلقہ شخص کو کوئی نقصان نہیں پہنچا جائیے۔ بمونٹ .... حسب معمول غامضی سے سب کچھ دس رہا تھا اور گرنولی نے حسب معمول جواب دینے کا فرض اپنے ذہن لیا ہوا تھا۔ اس نے آخر کو یقین دلایا کہ جیسوہ چاہتا ہے رہا ہی ہوگا وہ اس کی بات پر حرف پر حرف عمل کریں گے اس کے بعد اگرچہ ٹیکسی کو بنگلہ لائقہ سمجھاتے ہوئے وہ مکالمے بھی یاد کر کے جو اسے خواہ کے موقع پر لوٹا تھے پھر انہیں ساتھ ساتھ جاکر ہیلک کا بنگلہ دکھا دیا۔ پھر وہ سوا آٹھ بجے شام کا گنج پہنچنے کا وعدہ کر کے آرچر سے رخصت ہو گئے۔

ان کے جانے کے بعد اگرچہ گنج کے ریڈروم میں بیئر پریٹ کیا وہ بھی ذہن میں مضبوط بنی رہا تھا کہ اپنے حق کے دس لاکھ ڈالر حاصل کرنے کے بعد وہ کیا کرے گا اسے اپنی ایکیمی کی کامیابی کاوشیفہ یقین تھا۔ اسے یقین تھا کہ ہیلک گرنولی کے ہم میں اس طرح چھپ چکی ہے کہ وہ برقی سانی سے

بیس لاکھ ڈالر ادا کرے گی اور جب اس پر اس فریب کا انکشاف ہوگا تب بھی اس کی امانیت اسے پولیس کے پاس پورٹ کرنے سے باز رکھے گی۔ لیکن اگر اس وقت آخر کو ٹیکسی اور بمونٹ کی حرکات و سکنات کا علم ہو جائے تو اس کی پریشانی کی کوئی حد نہیں رہتی۔

آرچر سے رخصت ہو کر ٹیکسی سیدھا لوگا لڑکے ایک ڈاک خانے پہنچا۔ اور وہاں ایک ہبلک فون لکھ سے جینوا میں برقی کوفوں کیا۔ اور پوچھا کہ سب کچھ بتایا۔ برقی نے غور سے اس کی بات سنی اور ہدایت کی کہ ٹیکسی دو گھنٹہ بعد اسے فون کرے میٹر ٹریڈنگ میں برقی کے کسی آدمی موجود تھے اور اس کا ایکسٹ ہی قابل اعتماد کارکن لوگا لڑی بھی رہتا تھا اس کا نام بلیٹنی تھا۔ برقی نے اسے فون کیا اور بنگلہ کا پتہ بتاتے ہوئے اس سے پوچھا کہ وہاں کون رہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ لوگا لڑکے ایک مقامی باشندے کے لئے یہ کوئی راز کی بات نہ تھی۔ بلیٹنی نے برقی کو بتایا کہ وہ بنگلہ میں رہتے ہیں۔ بلیٹنی نے اس کے انتقال کے بعد اس کی بیوہ ہیلک کے پاس ہے اور یہ کہ آج کل ہیلک وہاں موجود ہے۔ یہ معلومات برقی کے لئے بڑی اہم تھیں اس نے بلیٹنی کو ہدایت کی کہ وہ تیار رہے برقی فون لوگا لڑکے کو پہنچا دے۔ وہ شام میں کسی وقت اس سے ملے گا۔ دو گھنٹے کے بعد ٹیکسی کچھ برقی لوگا لڑکے کو فون کیا تو برقی نے کہا کہ آرچر نے اسے حسب ہدایت دی ہیں وہ ان پر عمل کرے۔ اس آدمی کو انوار کے کاٹج پہنچانے اپنا معاوضہ وصول کرے اس کے بعد کے معاملات برقی رواہ راست اپنے ہاتھوں میں لے لے گا۔ اور اس کے بعد وہ کچھ دیر تک اسے مزید ہدایت دیتا رہا۔



دوہر تک عموک کے مارے گرنولی کا کارِ احوال ہو گیا۔ مجبوراً وہ کچھ صحت مندی کا احترام کرتے ہوئے مجبور ہو گیا۔ کمرے سے نکل کر رائے میں آیا جہاں ہیلک پیرس سے آئے ہوئے کاغذات دیکھ رہی تھی۔ گرنولی کو دیکھ کر خوش ہو گئی، پوچھا اب بصیرت کیسی ہے جواب ملا کہ پچھلے سے بہتر ہے اور کہا کہ وہ ہنسل سے کہہ کر کچھ کافی منگواسکتی ہے اور ہیلک نے حرف کافی ہی نہیں کچھ کھانے کے لئے بھی منگوایا پھر خود ہی انوار کو ہڈی یہ بھی کہ دیا کہ کاروبار اور بزنس کے بارے میں آج کوئی بات نہیں ہوگی بلکہ اس پر کل گفتگو کی جائے۔ گرنولی کو اور کیا چاہیے تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ایسی کل سمجھ نہیں آئے گی۔ انوار کو کل رات کا سہ۔ وہ کل اس وقت تک پہنچیں سرٹریٹریٹ سے کتنی دور جا چکا ہوگا۔ ہیلک نے ہنسل اور گرنولی کے درمیان کشیدگی محسوس کر لی تھی اور پھر اس نے خود ہنسل سے جوابات کی تھی اس سے بھی اسے احساس ہوا تھا کہ ہنسل گرنولی سے خوش نہیں ہے چنانچہ جس وقت گرنولی کافی بات رہا تھا اور ہنسل کی مشہور آملٹ دباؤ سے طبعی اپن نہیں تھی کھا رہا تھا کہ ہیلک اسے ان موضوع پر بات چھوڑی اس نے کہا کہ گرنولی کو ہنسل کے ساتھ غمراہی اور ملاقات سے پیش مانا چاہیے اور یہ کہ اس کا خیال ہے ..... کہ ہنسل اس کی اور گرنولی کی شادی پسند نہیں کرتا۔ گرنولی نے جو ہیلک اور ہنسل کے تعلقات کی گہرائی سے واقف نہیں تھا کمالِ حاکم

کا تابع نہیں بننا سکا۔

رات کے کھانے اور چہرہ کافی بیٹے کے بعد مہیلا نے ہنسل سے کہہ دیا کہ وہ اب جا کر آرام کرے اب انہیں اس کی ضرورت نہیں ہے ہنسل نے اثبات میں سر ہلایا اور یہ بتا کر چلا گیا کہ وہ تمام دروازے اور کھڑکیاں بند کر چکا ہے اب شہر گزرنی کو صرف رہائشی کمرے کی کھڑکیاں بند کرنے کی رحمت کرنا ہوگی۔ اس کے جانے کے بعد گزرنی نے مہیلا کو بتایا کہ پورے دس بجے فی وی پر ایک بہت اچھی فلم آ رہی ہے وہ اسے دیکھنا چاہتا ہے۔ وہ چہرہ مزید یقین کرتے رہے اور جب فلم شروع ہونے کا وقت آیا تو وہ ہانسی کمرے میں آئے۔ فی وی بھول رہا گیا جیسے جیسے وقت قریب آتا تھا، گزرنی کے دل کی حرکت تیز ہوئی، وہ جابری تھی۔ اس نے ہنسل کی فلم کی طرف توجہ دی ہوئی لیکن محض اتفاق سے فلم واقعی بہت اچھی تھی۔ اتنی اچھی کہ مہیلا کو بہت کم فی وی پر پروگرام دیکھتی تھی پوری عمر میں سے فلم دیکھ رہی تھی۔ یہ اچھا ہی عقاروزن گزرنی کا اضطراب اور اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر وہ ضرور کچھ مشکوک ہو جاتی۔ گزرنی کی نظرسے بار بار اس کلاک کی طرف اٹھ رہی تھیں جو ایک منٹل چیس پر رکھا ہوا ایک ٹکٹ کر رہا تھا۔

اور پھر جیسے ہی سونیاں گیارہ بجیں رہائشی کمرے کا دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا۔ دو آدمی جن کے چہرے نقابوں کے نیچے چھپے ہوئے بہت خوفناک نظر آ رہے تھے ہاتھوں میں ریڈ اور لٹے کمرے میں گھسے۔

آدھرتے اپنی رست واپس پر نگاہ ڈالی ٹھیک گیا و بچے تھے۔ سگیشاؤ غور سے اس وقت مہیلا کے کمرے میں داخل ہوئے ہو گئے اس نے سوجا اور اگر سب کچھ اس کی توقع کے مطابق ہوتا وہ زیادہ سے زیادہ مطمئن ہو جاتا۔ سب کچھ یہاں پہنچ جائے گا۔ ویسے وہ بہت متلاطم آدمی تھا۔ اس نے اپنا سوشلسٹ پس پیک کر رکھا تھا اگرچہ کچھ بوجھ بھی ہوئی تو وہ ایک لمحہ کے فوٹس پر فرار ہونے کے لئے تیار تھا۔ لیکن اسے یقین تھا کہ اس کی اسکیم اتنی عمل سے کہ کوئی گڑبڑ پیدا کرنے کا بہت ہی کم امکان ہے۔ اسے ایک جنگ مہیلا کے ہاتھوں اپنی شکست یاد تھی۔ اس وقت کیا تھا کہ وہ اپنی اس ہار کا بدلہ سو درد سحر واصل کرے اس نے سوچ لیا تھا کہ جب سگیشاؤ اور نیوٹن گزرنی کو کرے گا تو ان کے گارڈ جب آئے یقیناً ہوجائے گا کہ ٹوٹا کی فرنی داروات ہر اعتبار سے کامیاب رہی ہے تب پھر وہ خود مہیلا کے لئے جائے گا۔ وہ اس کی منتھس کی کامیابی کا ٹھہرے گا۔ اس کی نگرانی تو وہ ہنسل کی طرف سے تھی۔ وہ خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔ بریکن وولف کی زندگی میں آج کو کبھی مرتد اس سے ملنے کا اتفاق ہوا تھا اور وہ جانتا تھا کہ ہنسل اسے پسند نہیں کرتا اور یہ کہ اگرچہ دیکھنے میں وہ ایک سیدھا سادا بوڑھا آدمی نظر آتا ہے مگر گاندے وہ انتہائی سخت ہے خنجر کی خور مہیلا۔ وہ وہی تقریباً ایک ہی قسم کا نشان تھے، ان کی منٹل منٹ تھی۔

کمرے میں ادھر سے ادھر بٹھکے ہوئے دفعتاً اس کے کانوں میں

سے جواب دیا کہ ہنسل ایک ملازم ہے اور اس بات کی بڑا وہ کون کرتا ہے کہ ایک ملازم کو اپنے مالک کی کوئی بات پسند ہے اور کوئی ناپسند ہے ان معاملات میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں۔ وہ ناموافق ہے تو ہارے دنیا میں ملازموں کی کمی نہیں ہے۔ مہیلا کو گزرنی کی یہ بات بالکل اچھی نہیں لگی۔ اس نے کچھ اضطراب سے کمرے پر پہلو دلا اور کسی قدر ناگواری سے کہی کہ بہتر ہے گزرنی یہ بات اچھی طرح سمجھ لے کہ وہ ہنسل کو ملازم نہیں سمجھتا بلکہ اپنا دوست خیال کرتی ہے اور اس دنیا میں ایک گزرنی کو چھوڑ کر کوئی ایسی سستی نہیں ہے جسے وہ ہنسل سے زیادہ پسند کرتی ہو۔ ہنسل اس کی زندگی کا ایک لازمی جزو ہے اور وہ تمام دنیا کی دولت کے بدلے ہنسل کو چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہوگی۔ گزرنی کی اپنی حماقت کا احساس ہوا اس نے فوراً معذرت کا اظہار کیا۔ اگرچہ وہ سوچ رہا تھا کہ وہ اپنے الفاظ واپس لے لے اس سے کوئی فرق نہ ہوگا لیکن اس کی خواہش تھی اور ہر کچھ بات بھی تھی کہ وہ آخری ٹکٹ مہیلا کی مرضی کے خلاف کوئی بات نہ کرے اس نے کہا کہ اسے یہ نہیں تھا کہ ہنسل مہیلا کا اتنا سہارا ہے اور یہ پوری کشش کرے گا کہ ہنسل اس سے خوش ہو جائے اور اسے پسند کرنے لگے۔ اس کا عملی ثبوت دینے کے لئے۔ جب ہنسل خالی برتن اٹھائے آیا تو گزرنی نے اس کے امیٹ کی بہت تعریف کی۔ ہنسل نے اگرچہ اس کا شکریہ ادا کیا۔ مگر اس کا انداز بدستور سرد رہا۔

دوپہر کے کھانے کے بعد مہیلا نے مرار کے گزرنی کو آرام کرنے بھیج دیا اور خود ان کا غذا ت کا فائل لے کر بیڈ روم چھوڑ کر اس سے آئے تھے۔ ساڑھے چار بجے سہر گزرنی ایک مینڈے کر آیا تب بھی مہیلا فائل سے سر کھٹا رہی تھی۔

”ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے تمہارا کام کبھی ختم نہیں ہوگا۔“ گزرنی نے کہا۔ مہیلا مسکرائی۔

”میں ایسے کاوباری ادارے کی منتظم علی ہوں جس میں ایک ارب ڈالر سے زیادہ سرمایہ لگا ہے۔“ اس نے جواب دیا۔ ”میں اس کا رونا میں مل رہا ہوں ہاتھ دینے والے ہو۔ جب تم میرے ساتھ کام کرو گے تب نہیں اندازہ ہوگا کہ اسے بڑے ادارے کو سمجھانے کے لئے کس قدر مستعد ہونا پڑا ہے۔ کیسی اختلاف محنت کرنا ہوتی ہے۔“ اچھا ذرا چاہئے کے لئے گھنٹی بجنا وہیں اپنا کام تقریباً ختم کر چکی ہوں۔“

اگر آپس میں جھج جھج اس محنت سے میری شادی ہو جائے، گزرنی نے دل میں سوچا تو وہیں اور ایک شبنم میں کوئی فرق باقی نہیں رہے گا۔ سہر پہلور ختم کا ابتدائی وقت انہوں نے آپس میں باتیں کرتے ہوئے گزار دی مہیلا کوئی مرتد کے ساتھ گزرنی کو بتاتی رہی کہ شادی اور پھر بھی مول کے سلسل میں اس کے ذہن میں کیا پروگرام ہے۔ گزرنی اس کی تمام باتوں پر اثبات میں سر ہلاتا رہا، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ صرف چند گھنٹوں بعد وہ اس عورت کے قبضے سے آزاد ہوگا اور ساتھ ہی اس کا لکھ ڈالنا مالک بھی۔ بلاشبہ مہیلا بہت جیت بھی تھی مگر وہ جانتا تھا کہ وہ ساری زندگی کو کشش کرے تبھی مہیلا کو اپنی مرضی

”شکر ہے کہ آخر کار میں اس عورت کے قہقہے سے آزاد ہو گیا وہ واقعی میرے اھلباب پر سوار ہوئی جاری تھی“

”تمہیں یقین ہے کہ سیکھا تمہاری محبت میں بری طرح گرفتار ہو چکی ہے۔“ اس نے سوال کیا۔ ”کیونکہ یہ معاملہ اگر ذرا بھی سچا ہو تو وہ پولیس میں رپورٹ کرنے سے دریغ نہیں کر سکتی۔“

لیکن ان دونوں میں سے کسی کو ذرا سچی شہینہ اور نہ پتہ کہ سیکھی جیسے ہی حرکت کے موڑ سے گذرنا اسے کار درگ کر ایک سانپ بڑھ کر دی۔ ملبورٹ ٹرینی کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے کار سے اترتا اور بالکل کسی کی طرح تیزی سے گھر کے اندر چلتے ہوئے واپس کالج کی طرف گھر گیا۔ وہ کالج کے عقبی حصہ میں پہنچا۔ پچھلے دروازے کا معمولی سا قفل کڑی آسانی سے کھول لیا۔ اندر داخل ہوا اور دی طرح دے پاؤں دھاتی کمرے کے قریب آگیا۔ یہ وہ لمحہ تھا جب گریٹوئی اس پرچہ کے مال کا جواب دے رہا تھا۔ وہ بتا رہا تھا کہ سیدھا کس طرح اس پر مریض ہے اور اس کی دیوانی ہے جس وقت اسے اغوا کیا جاتا تھا تو اس کا چہرہ صرف مضطرب نہ تھا بلکہ وہ غم اندوز کے شدید ترین تاثرات کا مظہر تھا۔ ظاہر ہے کہ یہاں تک کہ گریٹوئی بہت خوش ہوئی۔ اس نے کہا کہ اب جاری کامیابی بالکل قریب ہے وہ کل ہیٹکا سے ملنے جائے گا اور ایک ایسی ملاقات ہوگی جس کا تصور وہ دو برسوں سے کرتا چلا آیا ہے۔“

اس وقت گفتگو کے موضوع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے گریٹوئی نے بہتر سمجھا کہ وہ اپنے شک کے بارے میں بھی اطمینان حاصل کر لے اس نے کہا کہ وہ اگرچہ کبھی رشتہ عمل نہیں کر رہا تھا لیکن لاکھ ڈالراتی بڑی رقم ہے کہ کوئی بھی نہیں کر سکتا کہ کب کسی کی نیت بدل جائے۔

طبعی ہوا کہ جب آخر میں ملکا سے ملاقات کے واپس آئے اس وقت سے وہ دونوں مستقل طور پر ایک دوسرے کے ساتھ رہیں جو پھر سیدھا اس کے اکاؤنٹ میں رقم جمع کروا دے۔ آخر کار اسے اپنے ساتھ لے کر بینک جانے اپنے اکاؤنٹ سے اس کا حصہ دس لاکھ ڈالرنکلے اسی بینک میں اس کے نام سے ایک نیا اکاؤنٹ کھولنے میں مدد دے اور دس لاکھ ڈالرا اس کے اکاؤنٹ میں جمع کروا دے۔ آخر کار گریٹوئی کی اس بدعادت سے کثرت قبولی محض جو کہ اس کی نیت صاف تھی اس نے اس نے اس نظام پر کوئی اعتراض نہیں کیا اس کے بعد اس نے گریٹوئی کو بتایا کہ سیدھا سے ملاقات کرنے سے پہلے وہ ایک کام اور کرنا چاہتا ہے۔ جسے سیدھا پر غماز کرنا ہے کہ گریٹوئی بہت غلام اور قند پند افراد کے ہوتے ہیں۔ جو اسے مارنے پینے سے بھی دریغ نہیں کر سکتے اس لئے اگر اس نے رقم نہیں دی تو وہ لوگ بلاشبہ گریٹوئی کو قتل کر دیں گے۔ اس پر اسے اور تشدد کا ثبوت پیش کرنے کے لئے وہ گریٹوئی کے کچھ فوٹو ملنا چاہتا ہے اس کے لئے اس نے مائیکروپ کی ایک بونٹی خریدی ہے۔ گریٹوئی وہ مائیکروپ اپنے چہرے پر لگا کر فوٹو کش پر لپٹ جائے اپنے کپڑے بھی غراب کو پھر جب اس کے فوٹو سیدھا کو دکھائے جائیں گے تو یہ مائیکروپ اسے

ایک مالکی اٹھاتا۔ اس نے گریٹوئی کو بھی کیا رہنمائی کی جس منٹ ہوئے تھے یہ سیکھی اور ملبورٹ کا مایاب ہو کر واپس آ رہے ہیں۔ وہ کھڑکی کے پاس آکر اٹھرا ہوا سہ بلاشبہ اس کی مر سید کا سختی پھر جب اس نے کار سے سیکھی اور ملبورٹ کے علاوہ گریٹوئی کو بھی اترتے دیکھا تو اطمینان کی ایک گہری سانس اس کے منہ سے نکل گئی۔ اس نے ایک کدو داڑھ کھولا۔

”سب کچھ ٹھیک ہے۔“

”بالکل ٹھیک۔“ گریٹوئی نے ایک بلند ہاتھ لگایا۔ اس نے یاد بہتر طریقہ پر کام کرتی نہیں سکتا تھا۔

آخری سب سے چھ برس اور فرما کے لوٹ نکالے سیکھی کو دینے مریض اطمینان کی خاطر اس سے بھی پوچھ کر کوئی وقت یا پریشانی تو پیش نہیں آئی اور سیکھی نے بتایا کہ بالکل نہیں۔ انہوں نے بالکل دی کیا جو آخر کرنے بتایا تھا اور چلتے ہوئے وہ اپنی بیوی سے آئے جو انہیں دینے کے لئے کہا گیا تھا۔ یہ سن کر گریٹوئی کی دلچسپی کے ساتھ ساتھ ملبورٹ کر چلی گئی اس لئے بلا تاخیر ملبورٹ کے لئے روانہ ہو جائیں سیکھی نے اطمینان دلایا کہ ایسا ہی ہوگا۔ کالج کے باران کی واکس مچن کار کھڑی ہوئی تھی وہ اپنی کار میں بیٹھ کر روانہ ہو گئے۔ آخری سب انہیں جانتے ہوئے کچھ دیکھا ایک ہاتھی کمرے میں آیا۔ اس کامیابی کی خوشی میں اس نے دھکی کا ایک گلاس خود بھر اور دوسرے ہاتھ پر گریٹوئی کو دیا اور پھر پوچھا۔

”مجھے بتاؤ کہ یہ سب کس طرح ہوا۔“

”میں نے مشکل کو اس بجے سے پہلے ہی پھینک دیا تھا۔“ گریٹوئی نے جواب دیا۔ ”اتفاق سے سی دی پر ایک پھینک دے والی تھی میں نے سیدھا کو شور دیا کہ ہم وہ فلم دیکھیں گے اور اس وقت جبکہ وہ فلم دیکھنے میں مصغی میں چیک سے باہر نکلا اور جا کر مریض دروازہ کھول دیا۔ اس نے دیکھا بھی ہو گا تو شاید یہ بھی ہوگی کہ میں ہاتھ درم میں جا رہا ہوں سیدھا گیا یہ جبکہ فلم ختم تو ہو چکی تھی تھوڑے ہی پہنچ گئے۔ وہ اسے خوفناک اور خطرناک نظر آ رہے تھے کہ ایک ٹرک کے لئے تو میں بھی حیرت میں رہ گیا تھے۔ یہ دیکھتے ہی مجھے انگریز کیا جا رہا ہے کاش تم اس وقت وہاں ہوتے اور سیدھا کو دیکھتے پہلے تو اس نے اکرٹنے کی کوشش کی مگر تمہارے آڑی بہت جلد اسے اپنے دھب میں لینے میں کامیاب ہو گئے۔ انہوں نے حکم دیا کہ وہ مجھے اٹھا کر لے جائے ہیں اور یہ کہ میری ہائی کے لئے اسے معقول رقم ادا کرنا پڑے گی اور اس مسئلہ میں اسے نہ مطالبہ کا خطرہ کل بھیج دیا جائے گا۔ انہوں نے دھکی بھی دی کہ اگر سیدھا نے پولیس سے رابطہ قائم کر لیا تو کوشش کی یا کوئی اور چالائی کی تو پھر وہ مجھے بھی زندہ نہیں دیکھ سکے گی۔ سیدھا بالکل کسی پتھر کے بت کی طرح بے حس و حرکت بیٹھی تھی۔ میں نے کچھ مزاحمت کی کوشش کی مگر تمہارے ایک آدمی نے لپٹا اور میری پٹنی سے لگا دیا اور میں اس طرح جیسے بالکل بے بس ہو گیا ہوں چپ چاپ ان کے ساتھ کمرے سے باہر نکل آیا۔ پھر دوسرے ہی منٹ ہم سب مریض... کالیں بیٹھے یہاں آ رہے تھے۔“

گریٹوئی نے ایک گہری سانس لی۔



یوں معلوم ہوگا جیسے گزرتی کا چہرہ خون میں نہا ہوا ہے۔  
گزنولی نے اس مشورے کو بے حد پسند کیا۔ دوسری طرف بلوٹ  
نے جو باہر کھڑا ہوا ایک ایک بات سن رہا تھا محسوس کیا کہ وہ کافی سے  
زیادہ باتیں چکے ہے چنانچہ وہ جس خاموشی سے کانچ میں داخل ہوا تھا  
اسی خاموشی سے باہر نکل گیا۔



برنی کا دوست ییلینی ایک پھرے سے جنرل سٹور کا مالک تھا  
اور اسی جنرل سٹور کے اوپر واقع غلیف میں اپنی موتی بیوی کا ریا کے  
ساتھ رہتا تھا۔ دوکان کے پیچھے تھوڑی سی خالی زمین پاس لے  
ایک گودام بنا رکھا تھا اور اس گودام کے ادب ایک کمرہ بھی تھا جس  
میں ضرورت کی تمام چیزیں موجود تھیں اس نے برنی کی آمد پر اسے  
اسی کمرے میں بٹھرایا۔ جس رات یہ تمام واقعات ہو رہے تھے اسی  
رات اس کمرے میں برنی اور ییلینی جو گھنگھو تھے ییلینی نے برنی کو بیگا  
کے بارے میں وہ تمام معلومات فراہم کر دیں جو کہ اسے معلوم تھیں۔  
مثلاً یہ کہ ہرین دلف کی موت کے بعد اب ہینگا اس کے تمام  
کاروبار کی مالک ہے اور یہ برنس کو دروں اور پر پھیلا ہوا ہے۔ خود  
ہینگا کا اپنا ذاتی پلٹس بھی آٹھ نو کوڑے سے کم نہیں ہوگا۔ یا پھر  
یہ کہ وہ بہت مردار عورت ہے جس کی بیٹھوکی اور اپنی بیٹھوکی ٹانے  
کے لئے کسی امتیازی قائل نہیں۔ چنانچہ اس کی خلوت گاہ میں ہر پٹیش  
اور ہر طبقہ کے خوب صورت مرد باہر باب ہوتے رہتے ہیں جن میں  
ہونٹ کے دیٹر۔ بارہن وغیرہ سب ہی شامل ہیں۔ ہرین کے انتقال  
کے بعد وہ کچھ ٹھنڈی پڑ گئی تھی۔ شاید مصلحتاً۔ مگر اب اس نے  
پھر ایک خوب صورت مرد ہال لیا ہے جس کا نام گزنولی ہے اور پہلی  
وہ ہینگا کے بنگلہ میں بٹھرا ہوا ہے۔ نیز یہاں تک کہ گزنولی کا تعلق ہے  
اسے اس کے علاوہ اور کچھ معلوم نہیں کہ وہ برطانوی باشندہ ہے اور  
بظاہر دولت مند معلوم ہوتا ہے۔ مگر یہ سب دکھانا بھی ہو سکتا ہے۔

برنی نے آخر کے متعلق سوال کیا کہ ییلینی کو اس کے متعلق بھی  
کچھ علم ہے یا نہیں اور ییلینی ییلینی آخر کے بارے میں بھی بہت کچھ جانتا  
تھا۔ اس نے بتایا کہ ایک زمانے میں آخر برین الاقرامی لکھل ایکسٹرم  
میں کام کرتا تھا اور ہرین دلف کے سوشلزم کے کاروبار کا نگران  
تھا۔ اس کے ہینگا سے بھی تعلقات رہے ہیں مگر پھر اس نے غالباً حساب  
کتاب میں کچھ کوڑے یا کوئی رقم غبن کر لی کہ ہرین نے نہ صرف اسے  
ملازمت سے علیحدہ کر دیا بلکہ جہاں جہاں اس کے اثرات کام کرتے  
تھے سب کو خراب کر دیا کہ کوئی بھی آخر کے کو لازم نہ رکھے۔

برنی نے کافی معلومات حاصل کر لی تھیں چنانچہ اس نے  
ییلینی سے کہا کہ اب وہ جا کر آرام سے سو جائے۔ وہ ایک اسکیم سوچ  
رہا ہے اگر کامیاب ہوگی تو اس میں سے اسے بھی معقول حصہ دیا  
جائے گا۔ اس نے ییلینی کو یہ بھی بتایا کہ اس کے ساتھ اس کے دو

آدمی اور بھی ہیں تورات اسی کمرے میں گزرائیں گے ییلینی نے کہا کہ اسے  
کوئی اعتراض نہیں۔ مگر میں ضرورت کی ہر چیز داخلہ مقدار میں موجود  
ہے۔ پھر اگر کسی شے کی ضرورت ہو تو برنی اسے خون کرنے لے اس کے  
بعد ییلینی چلا گیا اور برنی بستر پر دراز ہو کر اپنی اسکیم کے بارے میں  
سوچنے لگا۔

نصف شب کے بعد ییلینی اور بلوٹ واپس آئے انہوں نے  
برنی کو تمام حالات سنائے۔ سب کچھ سن کر برنی نے کہا کہ وہ لوگ  
انٹری میں جو ٹوٹی ہوئی نو کوڑے دار اپنے ذاتی کارڈٹ میں بٹھتی ہے  
اس سے صرف تیس لاکھ ڈالر طلب کر رہے ہیں۔ اس کے بعد وہ دیر تک  
اپنے ساتھیوں کو اپنی اسکیم کی تفصیلات بتاتا رہا۔ اس کی باتیں سن کر  
سیکٹیج اور بلوٹ دونوں خوش میں آگئے سیکٹیج نے پوچھا کہ اس کام  
میں ان دونوں کا حصہ کیا ہوگا؟ برنی نے کہا پہلے مال تو اسے دو  
حصہ کا فیصلہ بھی کر لیا جائے گا اور یہ کہ کردہ دوبارہ بستر پر آرام  
سے لیٹ گیا۔



آہستہ آہستہ ہینگا کی آنکھ کھلی۔ اس نے غم و آںکھوں سے ہاتھ  
برٹھاتے ہوئے گزنولی کو ٹوٹاٹا چاہا مگر جب اس کے ہاتھ کسی چیز سے  
مس نہ ہوئے تب اس نے جلدی سے پٹری آنکھیں کھول دیں۔ گزنولی  
بستر پر نہیں تھا۔ پہلے اس نے سوچا کہ وہ شاید جلدی آٹھ کوڑے سے جلا  
گیا ہے مگر پھر ایک بجلی کی لہری طرح اس کے ذہن میں گذشتہ رات کے  
واقعہ کی یاد تازہ ہو گئی۔ وہ اچھل کر اٹھ بیٹھی مگر خواب میں گھبرائی ہوئی  
خونزدہ نظروں سے چاروں طرف دیکھا جیسے اسے اب بھی یہی خطرہ ہو  
کہ رات آنے والے دونوں ڈاکو اب بھی کہیں کمرے میں چھپے ہوئے  
اس کے منہ سے ایک دہائی چیخ نکل گئی۔ آئی ٹوٹے کے دروازے  
پر دستک دی گئی اور پہلی اندر داخل ہوا۔ اسے دیکھ کر ہینگا کو تسکین  
ہی ملی۔ پھر اسے یاد آیا کہ رات جب ڈاکو گزرتی کو لے گئے تو وہ بالکل  
پاکل ہو گئی تھی۔ وہ جتنی جلدانی پہنک کے کمرے میں گئی۔ اسے بتایا کہ  
ڈاکو اس کے صوب کو اٹھا کر لے گئے ہیں۔ ہینگا نے اسے بہت تسلی  
دی اسے اٹھا کر بستر پر دم میں لایا۔ سمجھایا کہ اسے بیٹھا دھل سے کام لینا  
چاہیے اس نے پولیس میں رپورٹ کرنے کا مشورہ بھی دیا مگر ہینگا گزنولی  
کی زندگی خطرے میں پڑ جانے کے خوف سے ایسی کوئی تجویز سننے کیلئے  
تیار نہیں تھی۔ پھر جب ہنگل نے دیکھا کہ وہ کسی طرح چپ ہونے کا نام  
نہیں لیتی تب اس نے اسے خواب آور دوا کی گولیوں کی زبردستی کھلائی  
اور دیر تک اس کے بستر سے کوس بیٹھا رہا۔ یہاں تک کہ وہ گولیوں کے  
اثر سے سو گئی۔

اس وقت یہ سب باتیں یاد آ کر ہینگا کو بڑی شرمندگی اور ندامت  
محسوس ہوئی کہ رات اس نے بڑی کمزوری کا ثبوت دیا تھا۔ چنانچہ  
اس نے خود کو سنبھالا۔ اپنے رات کے روت پر ہنگل سے معذرت چاہی اور

ایک لمحہ کیلئے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

”کیا اس واردات کے نتیجے میں اس کا ہاتھ تو نہیں ہے؟“ آخر وہ خود بولا پانے میں کامیاب ہو گئی۔

”معلوم نہیں مادام ابھی لپٹا ہوا ایسا ہی مطمئن ہوتا ہے۔“

اس وقت ہیلگا کی آہستہ آہستہ ارادی اس کے کام آئی وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

”ہیلگا ہے نیکل؟“ اس نے رہائشی کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ ”اسے صبح ہو چکا۔ میں اس سے تنہا ان بات کرنا چاہتی ہوں۔“

اور جب ہیلگا واپس جا رہا تھا تو اس نے کمرے میں رکھے ہوئے ڈائریکٹر کا ایک بیٹن دیا۔ اس ڈائریکٹر میں ٹیپ ریکارڈ بھی لکھی ہوا تھا۔ بیٹن دہاتے ہی اس نے اپنا کام شروع کر دیا اور پھر چند لمحوں کے بعد آرجیک فائبر منسکر ایٹ کے ساتھ ہیلگا کے سامنے کھڑا اس کی مزاج پر کرا رہا تھا۔

”تم یہاں کیوں آئے ہو؟“ ہیلگا نے اسے زیادہ بات کرنے کا موقع نہیں دیا۔ ”اور کیا چاہتے ہو؟“

”کیا چاہتا ہوں۔“ آرجیک نے بڑے مزے سے دہرایا۔ ”تم چاہو تو اسے انتقام بھی کہہ سکتی ہو۔ مجھے آج بھی وہ دن اچھی طرح یاد ہے۔ یہ غالباً دس ماہ قبل کی بات ہے جب تم نے مجھ سے کہا تھا کہ چاروں اسکے ہتھے سے ہاتھ میں ہیں لیکن اب میرا موقع ہے کہ میں تم سے یہی بات کہہ سکوں۔“

ہیلگا خاموشی سے آرجیک کی صورت دیکھ رہی تھی۔ اسے یاد آ رہا تھا کہ اگرچہ اس کا باپ ایک قانونی آدمی تھا مگر وہ بعض پرانی کمادتوں اور ضرب المثل پر گہرا اعتماد رکھتا تھا۔ اس نے باپ کی نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا۔ ”جو بچہ تم کو بولے وہی تمہیں کاٹنا ہوگا۔ یا یہ کہ زندگی سے بیزار نہ رہو۔“

مگر یہ اس نے کہا تھا کہ اگر کبھی تم کسی مشکل میں پھنس جاؤ۔ لپٹا ہوا تھا دشمن تم سے زیادہ طاقتور نظر آ رہا ہو تو اس وقت لپٹنے دشمن کو بولنے کا موقع دو۔ اپنے دشمن کے متعلق جتنا زیادہ سے زیادہ جان سکتی ہو، جاننے کی کوشش کرو۔ غور اور تو جیسے اس کی باتیں سنو اور یہ مین ممکن ہے کہ اس طرح تم اس کے کسی کمزور پہلو سے واقف ہو سکو۔

”کیا تم کچھ بولو گی نہیں؟“ آرجیک نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”میں سرورست تمہاری بات سن رہی ہوں۔“

”اس میں تو تم فاسی ماہر ہو اور دھوکا دینے میں بھی مہارتیں کر دو۔“

”کہ اس وقت چاروں اسکے میرے پاس ہیں۔“

”تم اپنا مقصد واضح طور پر بیان کرو۔ شاید تم میرے کے طلبگار ہو۔“

تمہاری ظاہری حالت یہی کہہ رہی ہے۔

”جب تم نے پریشانی کے وقت میری مدد کرنے سے انکار کر دیا تھا تب سے میری زندگی کچھ زیادہ خوشگوار نہیں گزر رہی ہے۔“

اس نے جواب دیا۔

یہ فقرہ ہیلگا کو بجلی کے شاک کی طرح جھنجھوڑ گیا۔ اس نے

اس کی تعریف کی کہ ہیلگا نے اس وقت بڑی سمجھداری اور موقع شناسی کا ثبوت دیا اس پر ہیلگا نے جواب دیا کہ وہ اس کے جذبات کو سمجھتا ہے اور جانتا ہے کہ اس کے دل پر کیا گز رہی ہوگی۔ مگر یہ کوشش وہ اس کو یار کرنے پٹینے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اسے امید ہے کہ کرنولی وہ چلر دن میں زندہ سلامت اس کے پاس واپس آجائے گا۔

”خدا کرے ایسا ہی ہو۔“ ہیلگا نے کہا۔ ”وہ کہہ رہے تھے کہ تم کا مطالبہ آج کیا جائے گا۔ کیا وہ فون کریں گے؟“

”عموماً ان کا طریقہ کار تو یہی ہوتا ہے۔“ ہیلگا نے بتایا۔ ”جیسے ہی کوئی فون آیا میں اس شخص سے بات کروں گا۔ جب تک تم خود پر قابو پانے کی کوشش کرو۔“

ہیلگا نے ہیلگا کی نصیحت پر عمل کیا پھر ہیلگا ہی کے کمرے سے وہ باغیانی کے کام میں لگ گئی تاکہ اس کے خیالات سٹے رہیں۔ دوسرے پرگتی ہیلگا کے سلسلہ میں بات کر رہا تھا کہ اعلیٰ گھنٹی بجی ہیلگا چونک پڑی۔ ہیلگا نے اسے پھر مٹی دی اور کہا کہ وہ جا کر دیکھتا ہے کہ کون آیا ہے۔

اور جب اس نے یہ فونی دروازہ کھولا تو اس کے سامنے آرجیک کھڑا تھا۔ دو فون نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور تعریف کرنا ہی ہے کہ شدید دفتر اور وقفہ کے باوجود ہیلگا کے چہرے پر کوئی تاثر نمایاں نہیں ہوا۔

”کیسے ہو نیکل۔ تم غالباً مجھے بھولے تو نہیں ہو گے؟“

”شاید تم آرجیک ہو۔“ ہیلگا کا چہرہ بھی سپاٹ تھا۔

”ہاں، اور میں مادام ہیلگا سے ملنا چاہتا ہوں۔“

”مادام اس وقت گھر پر نہیں ہیں۔“

”میں جانتا ہوں کہ وہ گھر میں ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ مجھ سے ضرور ملے گی۔“ آرجیک نے پراعتماد لہجہ میں کہا۔ ”اس سے کہنا کہ میں مسٹر کرنولی کے مفاد میں بات کرنا چاہتا ہوں۔“

”اس صورت میں تم انتظار کرو میں آتی ہوں۔“ ہیلگا نے کہا اور دروازہ اندر سے بند کر کے چلا آیا۔

ہیلگا بے چینی سے اس کی منتظر تھی اس نے سوالیہ نظروں سے ہیلگا کی طرف دیکھا۔

”مادام آرجیک تم سے ملنا چاہتا ہے۔“ ہیلگا نے کہا اور آرجیک کا نام سنتے ہی ہیلگا کی آنکھوں میں غصہ کی چمک نمایاں ہوئی۔

”اسے یہاں آنے کی جت کیسے ہوئی؟ وہ تیزی سے بولی۔

”جس میں اس شخص کو اپنے گھر میں قدم رکھنے کی اجازت بھی نہیں دے سکتی۔“

”لیکن وہ مسٹر کرنولی کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہے۔“ ہیلگا نے جواب دیا۔

یہ فقرہ ہیلگا کو بجلی کے شاک کی طرح جھنجھوڑ گیا۔ اس نے

جاسوسی ڈائجسٹ (۶۹) فروری ۱۹۷۹ء

”اور تھاری پریشانی یہ تھی کہ تم ایک بڑی رقم کے غبن کے مرکب ہو سکتے تھے۔ تم نے مجلسِ دای بھی کی تھی اور اسی پریس ہاؤس کے ہوسٹے تم نے مجھے بلیک میل کرنا چاہا۔ اپنی موجودہ حالت کے تم خود فیسے دار ہو۔“

آرچر نے غصے سے کہا کہ گفتگو اس انداز پر نہیں چل رہی ہے جس پر وہ اسے چلانا چاہتا ہے۔ ہیلگا ایک مرتبہ پھر اس پر حاوی ہونے کی کوشش کر رہی ہے۔

”میں نے تمہارے ملازم کو بتایا تھا کہ میں مسٹر گرنیولی کے مفاد کی خاطر آیا ہوں۔“

”پھر کیا کتنا چاہتے ہو؟“ ہیلگا گرنیولی کے تذکرے پر ہنسنے لگی۔

”یہ ایک عجیب سی کہانی ہے۔“ آرچر نے بڑے اطمینان اور بے تکلفی سے ہانپتی کہنے کے ایک گوشے میں بیٹھ کر اسے ایک وحشی کی بوتل نکال کر گلاس اور ہیلگا کے قریب کرسی پر بیٹھا۔

”دو دن پہلے میرے پاس ایک آدمی آیا۔ وہ کوئی اعلیٰ کا باشندہ معلوم ہوتا تھا۔ اس نے مجھے پوچھا کہ کیا میں دس ہزار فرانک کی فیس کے عوض اس کی ایک معمولی خدمت انجام دے سکتا ہوں۔ دس ہزار فرانک کوئی بڑی رقم نہیں ہوتی مگر جیسا کہ تم خود دیکھ رہی ہو میری زندگی بہت کچھ بدل چکی ہے۔ ان حالات میں دس ہزار فرانک پیشگی میرے لیے بہت تھی۔ میں نے آمادگی کا اظہار کر دیا۔ تب اس نے مجھے بتایا کہ تم نے آج کل ایک نیا مکان خریدا ہے جس کا نام گرنیولی ہے اور اظہار ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم اس کی ذات میں گہری دلچسپی لے رہی ہو۔ میرا متوکل میں اس شخص کو اپنا متوکل ہی کہوں گا۔ تم دونوں کی لڑائی کر رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ تم بہت دولت مند مہینہ گزارنے کے سوا چاک اگر گرنیولی کو اعزاز کے تم سے اس کی رہائی کے عوض رقم مانگی جائے تب شاید تم انکار نہ کر سکو۔ میں اتنا بتا چلوں کہ میرا متوکل بہت مفرد و سنگدل اور تشدد پسند آدمی ہے، بلکہ اس نے یہ ظاہر کرنے میں بھی کوئی مہانتہ نہیں سمجھا کہ اس کا تعلق باغی کی خفیہ تنظیم ہے۔ کسی دوسری طرح اسے یہ بھی پتہ چل گیا کہ کسی زمانے میں میرے اور تمہارے درمیان بہت قریبی تعلقات رہ چکے ہیں۔ پہنچاؤ اس نے یہ بہتر سمجھا کہ گرنیولی کو اعزاز کرنے کے بعد رقم کا مطالبہ اور معاملہ میرے ذریعے طے کرے۔“

”مگر میں اس شخص سے بڑبڑا۔“ آرچر نے کہا۔

ہیلگانے کہا۔

”اس سلسلے میں تمہیں کوئی دوسرا طریقہ ہمارا اختیار کرنے کا کوئی موقع حاصل نہیں ہے۔“ آرچر نے اطمینان سے جواب دیا۔

”مٹوکل پس پردہ رہنا پسند کرتا ہے۔ اگر تمہیں اپنے بچا چھانے والے کی دایمی مطلوب ہے تو تمہیں مجھ سے بات کرنا پڑے گی۔“

”بہت خوب۔ تو تمہارے متوکل کا مطالبہ کیا ہے؟“

”اگر تم گرنیولی کو زندہ سلامت دیکھنا چاہتی ہو تو تمہیں اس کے لیے بیس لاکھ ڈالر ادا کرنا ہوں گے۔“ آرچر نے کہا۔ ”میرا متوکل رقم کی فراہمی کے لیے تمہیں تین دن کی مدت دینے کو تیار ہے اور یہ رقم تمہیں سوئزر لینڈ کے ایک بینک میں جمع کرنا ہوگی۔ چنانچہ آج سے تین دن بعد اسی وقت میں دوبارہ تمہارے پاس آؤں گا۔“

آرچر نے گلاس خالی کی کرسی پر رکھا اور چلنے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔

”میرے متوکل نے تمہیں خبردار کرنے کی ہدایت بھی کی ہے کہ اگر تم نے پولیس سے رابطہ قائم کرنے یا کوئی اور چالائی کرنے کی کوشش کی تو یہ گرنیولی کے حق میں بہتر نہیں ہوگا۔ اس نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر تین دن بعد رقم بینک میں جمع نہیں کرانی گئی تب پھر تھاری خدمت میں گرنیولی کا ایک تاشیدہ کان پیش کیا جائے گا۔ اور اس کے ثبوت میں کہ یہ بات محض ایک دھمکی کے طور پر نہیں۔ اس نے مجھے ہدایت کی ہے کہ میں یہ لفاظی تمہیں دے دوں۔ میں نے سنا ہے کہ گرنیولی نے مجھے بہادر رہنے کی کوشش کی تھی جو کہ اس کی غلطی تھی۔ حافیٰ تنظیم کے لوگ اپنے احکامات نہ ماننے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کرتے۔“

یہ کہہ کر اس نے جیسا سے ایک لاف زنگال کر ہیلگا کے ہاتھ میں دیا اور خود مسکراتا ہوا رخصت ہو گیا۔ ہیلگانے اس کے جانے کے بعد دھڑکتے دل سے لاف ڈھولا۔ اندر میں پوسٹ کا ڈسٹر نوٹس کے تھے اس نے ان نوٹوں پر ایک نظر ہی ڈالی تھی کہ اس کے منہ سے ایک بیج نکلی اور نوٹ اس کے ہاتھ سے گر گئے۔ آہنی عزم و ارادے کی ہاک ہوتے ہوئے بھی ہیلگا کی یہ کمزوری تھی کہ وہ تشدد پسند نہیں کرتی تھی اور ایسے نظام سے خوفزدہ کر دیا کرتے تھے۔ جیسی کہ آرچر کو توقع تھی، ان تصویریں نے ہیلگا کو ہلکا کر رکھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ چھپا لیا اور سسکیاں لے کر رونے لگی۔ اسی وقت ہینکل کمرے میں داخل ہوا۔

”اہ! ہوں نے اسے زخمی کر دیا ہے۔“ ہیلگانے بہتی آنکھوں سے اسے بتایا۔

ہینکل نے ناپسندیدہ نظروں سے ہیلگا کی طرف دیکھا اور ہینکل کرفرش سے نوٹ اٹھا لیے۔ انہیں غور سے دیکھا، پھر میز پر رکھ دیا۔ وہ ہیلگا کے قریب آیا اور آہستہ سے اپنی مالک کے شانے پر ہاتھ رکھا۔

”اپنے آپ کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرو،“ اس نے نرمی سے کہا مگر ہیلگا کی سطور رقی رہی۔ ہینکل مڑا کر سر کے پاس گیا اور اس کے ٹیپ ریکارڈر کا بٹن آف کر دیا۔ پھر ایک امدادی کی دروازہ کھولا۔ اس میں سے ایک طاقتور عذاب شیشہ نکلا۔ نوٹ دوبارہ اٹھا لے اور انہیں بڑے غور سے قریب شیشے سے دیکھنے لگا۔ پھر اس نے اس طرح سر ہلایا جیسے اسے صحت بات کی توقع ہو رہی نظر آئی ہو۔ اس نے

اندسے اچھی طرح بند کر دیا تھا۔

”تم بھول گئے ہو گے۔“

”میں ایک مرتبہ پھر اپنی بات دہراؤں گا کہ میں نے دروازہ پوری طرح بند کر دیا تھا۔“ ہینکل نے بڑی خود اعتمادی سے کہا۔  
ہیڈلگ نے اس کی طرف دیکھا، سر ہلایا۔ ”میں معذرت خواہ ہوں۔ میرا ذہن بہت پریشان ہے اور مجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں کیا نہ کروں۔“

”میں سمجھتا ہوں مادام! بہر حال میں جو بات کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ وہ دونوں ڈاکو صرف بیرونی دروازے سے ہی اندر آ سکتے تھے۔ کیا میرے جانے کے بعد گرینیول اگلے گھر باہر تو نہیں گیا تھا؟“

”ہاں.... ہنگ....“

”تب پھر میں یہی کہوں گا کہ گرینیول نے خود بیرونی دروازہ کھولا تھا۔ اس کے علاوہ کوئی اور یہ کام نہیں کر سکتا تھا۔“

”کیا تم یہ کہنے کی حرات کر رہے ہو کہ گرینیول نے خود ہی اپنے اظہار کا ڈرامہ کھیلایا ہے؟“ ہیڈلگ نے ناک بھینوس سکوٹے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔ وہ کوئی ایسی حرکت نہیں کر سکتا۔“ ہیڈلگ اپنی مٹھیاں بھینچ کر بولی۔ ”میں متاری کوئی بات نہیں کہوں گی، کیونکہ میں جانتی ہوں کہ تم اس سے نفرت کرتے ہو۔“

”کر رہے سے رخصت ہونے سے پہلے میں نے ٹیپ ریکارڈ آن کر دیا تھا۔“ ہینکل نے بتایا۔ ”اس ٹیپ پر متاری اور آرمچی پوری گھٹکھٹک بھاڑ رہے۔ میں نے اس کی کار کا نمبر بھی نوٹ کر لیا ہے۔“

”میں مشورہ دیتا ہوں کہ ہمیں فوراً پولیس سے رخصت کرنا چاہیے۔“

”نہیں، ہر گز نہیں۔“ ہیڈلگ تجویزی، گرینیول مافی اعظم کے قبضے میں ہے۔ وہ مجھے اس کا کان کاٹ کر بھیجنے کی چٹھی ہے۔“

”پچھتے ہیں۔“ وہ اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

”وہ دولت چاہتے ہیں۔ دولت کی سیری نظروں میں کوئی حقیقت نہیں۔ میں گرینیول کی واپسی کے عوض بڑی سے بڑی رقم دے سکتی ہوں۔ میں متاری کوئی بات سننا نہیں چاہتی۔ تم اس سے نفرت کرتے ہو اسی لیے اس کے متعلق ایسی باتیں کر رہے ہو۔ تم اس معاملے سے بالکل الگ رہو۔ میں ہر قیمت پر گرینیول کو واپس حاصل کرنا چاہتی ہوں۔“

”اور یہ کہتے ہوئے وہ تقریباً بھاگتی ہوئی کمرے سے نکلی اور اپنے بیڈ روم میں گھس کر اندسے دروازہ بند کر لیا۔ ہینکل اسے دیکھتا دیکھتا گھبرا کر اس کا بیلڈر مین بہت تیزی سے سوچنے میں مصروف تھا۔“

آرچر جب واپس کا کچ کی طرف چلا تو وہ بہت سرور اور شادان تھا۔ اس نے یقیناً ہیڈلگ سے اپنا انتقام لے لیا تھا۔ اسے ذہنی آؤ اور روحانی کرب میں مبتلا کر دیا تھا۔ کاش وہ اس وقت اس کے

جاسوسی ڈائجسٹ (۱۳) فروری ۱۹۸۰ء

فریڈ دوبارہ میز پر رکھ دیے۔

”مادام! اگر تم منبط و عقل سے کام لینے کی کوشش کرو تو میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔“ اس نے کہا۔

”کیا بات بتانا چاہتے ہو؟“ ہیڈلگ نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

”یہ مجھے خون نہیں بلکہ مٹا کر کچھ معلوم ہوتا ہے۔“ ہینکل نے فریڈ کی طرف اشارہ کیا۔

اور یہ سن کر ہیڈلگ اتنی حیرت زدہ ہوئی کہ اس کے آنسو خود بخود رگ گئے۔

”مٹا کر کچھ۔“ اس نے دہرایا۔ ”کیا تمہارا داغ غراب ہو گیا ہے؟“

”مٹا ہے۔ شوہر کی ملازمت میں آنے سے پہلے میں ایک فلم کے میک آپ میں کی نوکری کر چکا ہوں۔“ ہینکل نے بتایا۔ ”اور اس کے پاس کام کرتے ہوئے مجھے میک کے آرٹ کو سمجھنے کے بہت سے گز اور بہت سی ترکیبیں معلوم ہو گئی تھیں۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کہ فلم میں ایسے مناظر پیش کرنے کے لیے میں فلم کے کسی کردار کو زخمی وغیرہ دکھایا جانا ہوتا تھا تو خون کی جگہ مٹا کر کچھ استعمال کیا جاتا تھا۔“

”تم مجھے کیا بتانے کی کوشش کر رہے ہو؟“ ہیڈلگ کے اچھے میں اس کی پراپیٹھی دہرے عود کر آئی۔ ہینکل نے اس پر اطمینان کے انداز میں سر ہلایا۔

”میں یہ کہنا چاہتا ہوں مادام! وہ بولا کہ مسٹر گرینیول کو کوئی زخم نہیں آیا۔ یہ فریڈو معنی میں اوقاف نہیں غور فرم کر کے کے لیے کھینچنے گئے ہیں۔“

”لعنت ہوان مافی والوں پر۔“ ہیڈلگ غصے سے بولی۔ ”مگر بہر حال مجھے گرینیول کو ان کے پیچھے سے آزادی دلانا ہے۔“

”مادام! میں تم سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔“ ہینکل نے سنجیدگی سے کہا۔

”کیسا سوال؟ یہ تم آج پستلیوں میں باتیں کیوں کر رہے ہو؟“

ہیڈلگ نے تیزی سے کہا۔ ”ہینکل نے ایک مرتبہ پھر اظہار پسندی کے طور پر سر ہلایا۔ وہ جس ہیڈلگ سے واقف تھا اسے اتنا ہی سخت....“

پڑا تھا اور مضبوط اعصاب کا مالک ہونا چاہیے تھا۔

”تمہارے خیال میں وہ دوبارہ عاشق مسٹر گرینیول کو اغوا کر کے لے گئے ہیں، گھر میں کس طرح داخل ہوتے ہوں گے؟“ ہینکل نے سوال کیا۔

”ظاہر ہے بیرونی دروازے سے۔“ ہیڈلگ نے اسے گھورتے ہوئے جواب دیا۔ ”مگر اس بات کا موجودہ معاملے کی تعلق ہے۔“

”اپنے کمرے میں جانے سے پہلے میں نے خود بیرونی دروازہ

پھر سے کے تاثرات دیکھ سکتا ہو فوٹو دیکھتے ہوئے خودادہ ہوں گے اپنے محبوب کو خون میں لٹا دیکھ کر یقیناً اس کی رہی سہی قوت مدافعت بھی جواب دے گئی ہوگی۔ اگرچہ کوہرا اعتماد تھا کہ اب اسے ہیلکا سے بیس لاکھ ڈالر حاصل کرنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئیگی جس میں اس کا متعلق دس لاکھ ڈالر ہوگا۔ دس لاکھ ڈالر.... صرف تین دن بعد اور پھر وہ جتنے چاہے قیمتی سوٹ خرید سکے گا۔ ایک بار پھر بہترین ریسپونڈرز میں کھانا کھا سکے گا۔ یہ ایک شاندار کامیابی تھی۔ ایسی کامیابی جس پر اسے اور گرنیولی کو جیش منانے کا حق پہنچتا تھا۔ بہترین جیش دہی قیمتی شراب کا ایک ایک عام قویہ دیا جاسکتا ہے اس نے راستے میں رک کر ایک وائی اسکوٹ سے قیمتی شراب کی ایک بوتل خریدی اور تیزی سے کالج کی طرف روانہ ہو گیا۔

آج سیرے کے سائے کارڈ کی اور شراب کی بوتل نقل میں دبستے ہوئے آگے بڑھا۔ بیرونی دروازہ کھولا "گرنیولی" اس نے آواز دی۔

مگر جواب میں خاموشی چھائی رہی۔ شکیں تو درپیشانی کے ساتھ وہ رشتی کرے میں داخل ہوا۔ کوہ خالی تھا۔ ایک ہیڈ روم دیکھا دوسرا دیکھا لیکن گرنیولی کا کہیں کوئی پتہ نہ تھا۔ اگرچہ کہ دل و دماغ میں ایک اضطراب کی کیفیت پیدا ہونے لگی۔ اس نے چین کا رخ کیا اور پھر باختر دم میں بھی جھانک آیا۔ گرنیولی کا کچے سے غائب ہو گیا تھا جیسے وہاں کبھی آیا ہی نہ ہو۔

گرنیولی نے اگرچہ جلتے دیکھا اور پھر رہائشی کمرے میں آپس لگیا۔ اگرچہ ہیلکا کے پاس گیا تھا، اس کی واپس ایک کھٹے سے گم میں متوقع نہیں تھی۔ ہیلکا جیسی عورت سے کوئی بات ذرا دوستی خواتین تقریباً ناممکن تھا۔ مگر اگرچہ بہت پرامید تھا خود گرنیولی کو بھی اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں تھا کہ ہیلکا اسے ٹوٹ کر چلا آتی ہے۔ دیوانگی کی حد تک اس کی محبت میں گرفتار ہو چکی ہے۔ اگرچہ کو کوئی دشواری پیش نہیں آتا چاہیے۔ ویسے اسے اب اگرچہ کی ذات پر اعتماد بھی ہو گیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ اگرچہ اسے دھوکا نہیں دے گا پھر بھی احتیاط کا تقاضا ہے۔ عموماً وہ آئندہ مستقل طور پر اگرچہ کے ساتھ ہے خاص طور پر رقم کی ادائیگی کے بعد سے۔

اس نے ایک سرگرمی سے ہیلکا کا دروازہ زین میں آنندہ کا پرکارا گمان بننے لگا۔ اسے یقین نہ تھا کہ اس کالج میں قیام کرنا تھا۔ اگرچہ اسے ہدایت کی تھی کہ اس دوران کسی ایک فرقی نگاہ بھی اس پر نہیں پڑتا چاہیے ورنہ جانا یا کام پر بلایا جائے گا۔ سوسر لینڈ کی پولیس بہت ہوشیار ہے۔ وہ خاص طور پر غیر ملکیوں پر نگاہ رکھتی ہے۔ اسے یاد تھا کہ کس طرح ایک ٹریفک کا سٹیشن غلط جگہ کار بھرتے پر اس کا چالان کرنے لگا تھا۔ مگر اسے کچھ زیادہ فکر نہیں تھی۔ بین دن کے بعد وہ مینو کے ایر پورٹ پر کھڑا ہو گیا کہ جیسے والی پر واز کا انتظار

کر رہا ہوگا۔ پھر نیویارک سے میامی۔ وہاں دو تین دن قیام کے بعد سیدھا ویسٹ انڈیز۔

اچانک ایک ٹیلی آواز نے اسے پیچھے حکوم کر دیکھنے پر مجبور کر دیا۔ گرنیولی بری طرح چونک گیا۔ کمرے کے دروازے پر سیٹھی کھڑا تھا اور اس کے پیچھے بلوونٹ بھی موجود تھا۔

"تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو؟" اس نے اس سے کسی سے اچھٹے ہوئے پوچھا۔ "تینوں تو اب تک جینیوا میں ہونا چاہتے تھے۔" "مگر تم نے اپنا پروگرام تبدیل کر دیا۔" "سیٹی نے آگے قدم بڑھاتے ہوئے جواب دیا۔ "بلوونٹ بے ستورہ دروازے کے پاس کھڑا تھا۔

"پھر اب تم کیا چاہتے ہو؟" گرنیولی نے سوال کیا۔ وہ ان دونوں کا انداز دیکھ کر پریشانی محسوس کرنے لگا تھا۔

"ہم تمہیں چاہتے ہیں مسٹر گرنیولی!"

"کیا مطلب ہے تمہارا؟" گرنیولی کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔

"ہم چاہتے ہیں کہ تم ہمارے ساتھ چلو!"

"یہ میں ہرگز نہیں کر سکتا! گرنیولی نے غصہ ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ یہ احمقانہ باتیں غم کرو۔ تمہیں تھراپی شدہ معاوضہ دیا جا چکا ہے، اس لیے اب یہاں سے واپس چلو!"

"نہیں مسٹر گرنیولی!" سیٹی عجیب انداز میں مسکرایا۔ "اگر تم نے مزاحمت کی تو اس مرتبہ تمہارے چہرے پر دھڑکنے کی بجائے سچی لالچوں بہتا نظر آئے گا۔" اور یہ کہتے ہوئے اس نے ایک کاسٹنگر ہوا اور اور نکال لیا جس کی نال گرنیولی کی جانب اٹھتی ہوئی تھی۔

گرنیولی کو اپنی رپڑھ کی ہڈی میں سردی کی ایک تیز لہری اتھتی محسوس ہوئی۔ آج تک کسی نے اسے نہ سچے سچے کے رویا اور سے نہیں دھمکیا تھا۔ رویا اور کی خوفناک صورت ہی اسے پسینہ پسینہ کر دینے کے لیے کافی تھی۔

"اسے میرے سامنے سے ہٹا لو۔" وہ خوفزدہ کیسے میں بولا۔ "مجھے شرم مت کرنا!"

"تب پھر تم چپ چاپ ہمارے ساتھ چلو۔ ہم کچھ دوشک کار میں سفر کر رہے ہیں۔ اگلی سیٹ پر بیٹھو گے، میں پہلی نشست پر ہوں گا، اگر تم نے کوئی بھی احمقانہ حرکت کی تو میرے رویا اور کی ایک ہی گولی تمہیں خاموشی سے ختم کر دے گی۔ میں خالی دھمکی میں نہیں رہے رہا کہہ سکتا ہوں اس پر عمل بھی کر سکتا ہوں!"

خوف زدہ گرنیولی بڑی فرمانبرداری سے ان کے ساتھ کالج سے باہر نکلا۔ باہر داکس وین کا کھڑی تھی۔ بلوونٹ نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالا اور کار روانہ ہو گئی۔

"تم مجھے کہاں لیے جاسے ہو؟" گرنیولی نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے پوچھا۔ آخر تم مجھے کیا چاہتے ہو؟

"فی الحال صرف یہ کہ تم اپنا منہ بند رکھو۔" سیٹی نے سر دھجے میں





سودا اور جیسے کی فیصلہ پر بیٹھتے ہوئے اپنے کمرے میں گیا۔ ایک چڑے کی جلد والی کٹ نکالی جس میں ہمت سے چبے ہوئے ٹوٹے تھے۔ ورق کو الٹی کر کے جو خاص نام اور پتے سے مطلوب عقادہ نکالا۔ پھر چین فون کا نام تھا جس کے آگے فون نمبر بھی لکھا ہوا تھا۔ نمبر پورس کا تھا۔ جنگل نے سیدو راٹھایا اور وہ نمبر ڈائل کرنے لگا۔



آپ کی عقل پر جان کر تو گرینولی کہاں غائب ہو گیا۔ وہ اتنا آتق تو گرینولی ہو سکتا تھا کہ اس کی واضح ہدایت کے باوجود کالج سے باہر نکلنے کی ہمت کسے۔ تب پھر اس کے ساتھ کیا حادثہ پیش آیا؟ وہ کہاں ہے؟ ایسا تو نہیں کہ اگر آپ کے پیچھے موٹے سی گرینولی کی ہمت جو اسے گئی ہو۔ اسے خوف ہوا کہ اس میں اس معاملے میں شرکت اسے قانون کی گرفت میں نہ لے لے اور وہ گھر کر قرار ہو گیا ہو۔ یہ سوچ کر وہ جب چاہا ہے اسی طرح عمر اللہ اور تہا توڑوں کو بیوقوف بنا کر ان کی دولت پر پیش و وشرت کر سکتا ہے۔ پھر اسے اس خطے میں بڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر ایسا ہوا تب گرینولی سے زیادہ آج اور بڑی کرنی اور نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ اس وقت دغا لے گیا جب کامیابی چند قدم دور ہے تھی۔ آپ کو اس پر شدید غصہ کرنے لگا۔ جس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ گرینولی کو شاید آئندہ بھی جب تک اس کا حق و جوتی قائم ہے کوئی مشکلی نہ ہو مگر آپ کے لئے اپنی قسمت بدلنے کا یہ واحد اور غالباً آخری موقع تھا۔ اسے نہ صرف بیسکا کر شکست دینے کی سرت حاصل نہ ہو سکے کی بلکہ اس کیلئے اپنا پیٹ بھی ناجائز شکل میں بوجھانے لگا۔ اب یہاں رہنے سے نہ صرف یہ کہ کوئی فائدہ نہیں تھا بلکہ خطرات زیادہ تھے۔ وہ جتنی جلدی سوسر لکھنے سے اپنے وطن انگلستان روانہ ہو جائے اتنا ہی بہتر ہے۔

وہ پھر فیصلہ کر کے سامان بیک کرنے کے ارادے سے اٹھا ہی تھا کہ برقی قہقہے کی آواز نے اسے چونکا دیا۔ اس وقت یہاں کون آ سکتا ہے کہیں بیسکا کے پاپس کو اصلاح تو نہیں کر دی۔ اگرچہ لفظ اس کا امکان نہیں تھا مگر بیسکا ایک اسی صورت تھی جس کے دوئل کے باسے میں اگرچہ بھی آئین سے کوئی بات نہیں کہہ سکتا تھا۔ کھٹی پھر تھی اور صحت کے لئے اگرچہ جو زیادہ دوا دہ کھونا پڑا۔ دروازہ کھولتے ہی وہ چونک پڑا۔ اسے بعد ترین توقع بھی نہیں تھی کہ برنی اس کا کالج تک پہنچ جائے گا۔ ”ہو پورا آپ“۔ برنی کیا رہا تھا۔ تم سے دوبارہ ملاقات کے لئے بڑی خوش ہوئی کیا حال چال ہیں؟“

اور اگرچہ کہ ذہن نے تیزی سے صحت حال کا اندازہ کر لیا۔ یقیناً گرینولی کی گشت کی کا کوئی نہ کوئی متعلق برنی کی دفعتاً آمد سے ہو سکتا ہے۔ اس نے زخمی ہونے پر ایک مسکراہٹ پیدا کی۔ ”تم نے مجھے جبران کر دیا“ وہ لولا۔ ”تم یہاں کیا کر رہے ہو برنی؟“ برنی بھی گھبراتے ہوئے قدم بڑھا کر اندر آ گیا۔ ”ہمیں کچھ معاملات پر ایک دوسرے سے اہم گفتگو کرنا ہے۔“

اس کا دل کی طرح مانتے پر تیار نہیں تھا۔ منگل کوڑھا ہو چکا ہے اور اس کی وفاداری نے اسے حاسد بنا دیا ہے۔ وہ اپنے علاوہ کسی کو بیسکا کے لئے مخلص نہیں سمجھتا۔ وہ اسی وقت سے ناراض تھا جب کہ بیسکا نے گرینولی سے شادی کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ اگرچہ بظاہر اس نے مبارکباد بھی دی تھی مگر اس کے الفاظ بناوٹی اور لٹے ہوئے ہوئے تھے۔ غائبانہ وہ میں چاہتا تھا کہ اسے ایک مرتبہ ہر ایک اور ماکن بیک وقت دوا فراوی کی خدمت کرنا پڑے۔ یہ اس کی خود غرضی تھی کہ وہ اپنے آرام کی خاطر بیسکا کو ایک مرد کے ساتھ شریہ ہوئی کی زندگی گزارنے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ منگل کی یہ ایک سنگین جھڑپ تھا۔ سنگلی کے ترفوت۔ جبکہ گرینولی مانیا انقیم کے برساتوں کے باہر مل خضوب ہو کر فون میں ہانا ہوا تھا۔ منگل اس کے فون کو ٹماٹھ کیجپ قرار دے رہا تھا پھر اس کا یہ الزام کہ گرینولی نے بڑی دروازہ کھولا تھا۔ یقیناً اس کی کوئی دوسری وجہ بھی کی جاسکتی ہے۔ خود غرضی دیر کے لئے مان لیا جائے کہ دروازہ گرینولی نے ہی کھولا تھا تو کیا ضرور ہے کہ اس سے اس کا مقصد فانیہ کے ڈاکوؤں کے لئے آسکا راستہ بنا کر نا تھا۔ میں ممکن ہے کہ اس نے پھر دیر باہر کی تازہ ہوا میں سانس لینے کے لئے دروازہ کھولا ہو اور دوبارہ بند کرنے کی پرواہ نہ کی ہو۔ ظاہر ہے کہ اسے کیا علم ہو سکتا تھا کہ اس سوسے اتفاق سے فائدہ اٹھا کر دو ڈاکو اندر گھس آئیں گے۔

وہ ایک فیصلہ کر کے اٹھی اسے برنی سے مل کر رقم کا بندوبست کرنا چاہیے۔ بساں تبدیل کر کے رہائی کرے میں آئی۔ وہاں منگل موجود تھا۔ ”میں برنی کے پاس جا رہی ہوں“ اس نے منگل کو بتایا۔ ”والہی میں شام بھی رہتی ہے۔“

”ما دام کیا میں کوئی شوروہ....“

”نہیں مجھ تہا نے کسی شے کی ضرورت نہیں ہے۔ بیسکا نے منگل کو بات پوری کرنے کا موقع نہیں دیا۔ مگر گرینولی کے باسے میں تھا۔ لڑا آ س کر بے بہت افسوس ہوا میں اس تنگ نفی کو برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ گرینولی سے شادی کر رہی ہوں۔ خدا کرے کہ وہ.... سلائی کے ساتھ چائیں آجائے۔ ہماری شادی کے بعد باتو تہیں ہم دونوں کی خدمت کرنا ہوگی یا اگر تہیں منظور نہ ہو تب ہم جب چاہو ملازمت چھوڑ کر جاسکتے ہو۔ میری بات اچھی طرح سمجھ گئے۔“

منگل نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ اور اس کے دیکھنے کے انداز میں ایسا افسوس مند اور دکھ تھا کہ بیسکا کو اپنے سخت الفاظ پر مذمت کی محسوس ہوئی۔

”تم آزاد ہو لہام۔“ منگل نے کہا۔ ”جو کرنا چاہتی ہو کرو۔“

بیسکا کوئی جواب دینے کو تیزی سے کمرے سے نکل گئی۔ منگل دیر تک جیسے ایک سختے کے عالم میں تھا۔ اور پھر جب اس نے ٹھہر کر دروازے کا در کھاتے دیکھا۔ تب جا کر گرینولی دروازہ بند کیا۔ سلائی کمرے میں آیا۔ کچھ

وہ بولا اور ایک کرسی کھکھکا کر اس پر بیٹھ گیا۔  
 ”کیسے معاملات؟“ آچر نے سوال کیا۔  
 ”سٹرگزنی کو انوار کیا گیا ہے۔“  
 برنی کو دیکھتے ہی آچر نے اندازہ کر لیا تھا کہ برنی اکیلا نہیں  
 آیا اپنے ساتھ کوئی پریشانی لے کر آیا ہے۔ پھر بھی اس کی زبان سے یہ  
 سن کر اسے ایک دھچکا سا لگا۔  
 ”انوار کیا ہے؟“ مگر کس نے؟“

”میں نے“ برنی نے اسی مطمئن مکرار سے جواب دیا۔ تم  
 بالکل انارڈی ہو کر آچر۔ تمہاری فوجی انوائی ایجنٹ محمد یحییٰ چنانچا جہاں  
 نے حالات اپنے ہاتھ میں لے لیے ہیں۔ اب سٹرگزنی کو دوبارہ حاصل  
 کرنے کے لئے اس عورت کو ایک کروڑ ڈالر ادا کرنے پڑیں گے اور میں  
 اس کے لئے تیار ہوں کہ تمہیں اور سٹرگزنی کو شہر طیکہ تم نے تعاون کیا  
 پانچ پانچ لاکھ ڈالر سے بیٹے جاؤں گے مگر باقی رقم میری ہوگی۔ تم میرے  
 اور اس عورت کے درمیان رابطہ کار بنو گے۔ تم اسے جاگرتاؤ  
 کہ مطالعہ کی رقم میں لاکھ ڈالر سے بڑھا کر ایک کروڑ ڈالر کر دی گئی ہے۔  
 ”ایک کروڑ ڈالر“ آچر نے جرت سے منہ پھاڑا۔ ”اسی رقم بھی  
 ادا نہیں کرے گی۔“  
 ”موجود کرے گی۔ خاص طور پر جبکہ اسے سٹرگزنی کا ایک راشنہ کلان  
 ارسال کیا جائے گا۔“ برنی نے جواب دیا۔ اب یہ کوئی کھیل نہیں رہ گیا ہے۔  
 سٹرگزنی میرے قبضے میں ہے اور ضرورت پڑنے پر میں ضرور اس کا کلان  
 کاٹ کر بیچوں گا۔ اتنا ہی نہیں اگر اس کے بعد بھی ہیلنگا نے رقم ادا نہ کی  
 تب مجھے سٹرگزنی کی ایک انگلی کاٹنا پڑے گی۔ میں تمہاری طرح بے لطف نہیں  
 کرتا کہ خون کی بگڑی ہوئی کچپ لگا کر قوائد لوں۔“  
 آچر کا چہرہ خوف سے سفید پڑ گیا۔  
 ”اس صورت حال میں یہ کام تمہیں آؤں تا آخر فوجی انجام دینا  
 ہوگا۔“ وہ بولا۔ ”میں فوراً یہاں سے جا رہا ہوں۔ اب میرا اس معاملہ  
 سے کوئی تعلق نہیں۔“

”تم وہی کرو گے جو میں تمہیں کرنے کے لئے کہوں گا۔“ برنی ہلکا  
 اور کوٹ کی جیب سے ریولور نکال لیا۔ اور میں تمہیں تعین دلاؤں گا  
 کہ اگر تم نے انکار کرنے کی ہمت کی تو میں بلا تامل شوٹ کر دوں  
 گا۔ اس ریولور میں ساٹھ گولہ ہیں۔ ویسے بھی یہاں فائر کی آواز سننے  
 والا کوئی نہیں ہے۔ ہتھاری لاش معلوم نہیں کتنے دن بعد دریافت کی  
 جائے گی اور پولیس کو کچھ معلوم نہیں ہوگا کہ تمہیں کس نے قتل کیا ہے۔“  
 آچر کا منہ کھرا کر رہ گیا۔ اس نے پہلے ہی اندر بھر ریولور کی طرف  
 دیکھا۔  
 ”اچھی بات ہے۔“ آخراں نے کہا۔ ”تم جو کچھ کہو گے میں اسے کرنے  
 کے لئے تیار ہوں۔“

ایک ڈاکٹر کیمبرلن کے پاس جاتے ہوئے ہیلنگا تمام راستہ بھل  
 جاسی ڈائجسٹ (۳۵) فروری ۱۹۹۸ء

کے بالے میں سو جیتی رہی۔ اسے غموں اور رونا تھا کہ وہ بہت سختی سے  
پیش آئی ہے۔ اگر ہنگل اس کے الفاظ پر ناراض ہو کر کچھ بیلا گیت  
..... یہ تو اس کے لئے ناقابل برداشت تھا لیکن اب گریزنی اس کی  
زندگی میں چکا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ اگر اسے گریزنی اور ہنگل دونوں میں  
سے کسی ایک کا انتخاب کرنا پڑا تو وہ کسے منتخب کرے گی۔ پھر بھی ہنگل  
کے بغیر.....

چنانچہ جب وہ بیرن کے دفتر میں داخل ہوئی تو اس کا ذہن بہت  
اجھا ہوا تھا۔  
”مجھے تک تک میں لاکھ ڈالر کی ضرورت ہے۔“ اس نے بتایا۔  
”فصدی کی صورت میں“

”انتظام ہو جائے گا دام۔“ بیرن نے جواب دیا۔ ”مگر اس وقت  
حصص کا فروخت کرنا نقصان دہ ہے۔ آپ کو کم سے کم کمپس فیصدی  
نقصان کا اندیشہ ہے۔ اس لئے میری تجویز ہے کہ آپ یہ رقم بینک سے  
قرض لے لیں۔ ہم آپ سے صرف ساڑھے آٹھ فیصدی سود چارج کریں۔“  
”کیا تم مجھے اتنی رقم قرض دے سکتے ہو؟“

”یقیناً دام۔“  
”رقم ایک مخصوص اکاؤنٹ میں جمع ہونا ہے۔“ ہیلگا بولی۔ ”میں  
تمہیں اکاؤنٹ نمبر اور بینک کا نام بعد میں بتا دوں گی۔“  
”یقیناً رکھیں اس میں کوئی پرلیم نہ ہوگی۔“ بیرن نے کہا۔

دس منٹ بعد ہیلگا واپس لوگاؤ جاری تھی۔ اس وقت مرہبر  
کے چار بچے تھے۔ وہ ہنگل کے معاملے میں اب بھی اتنی دلچسپی نہیں کر  
رہی تھی۔ ڈیڑھ گھنٹہ پہنچا نہیں جاتا تھی۔ وہ راستہ میں ایڈن ہوئی تھیں کچھ  
پینے کیلئے رک گئی تھیں پھر ہوٹل سے نکل کر چھیل کے کپڑے شیلنے لگی۔ کافی  
وقت پہنچی تو زبردستی شام کے سات بجے اسے ہلک کا احساس ہوا اور  
تب یاد آیا کہ آج اس نے سارا دن کچھ نہیں کھایا ہے۔ چنانچہ وہ چلتی  
ہوئی اپنے پسندیدہ ریسٹورنٹ میں داخل ہوئی۔ کھانا کھا تے ہوئے بھی  
اس کا ذہن سل گریزنی اور ہنگل کے بالے میں سو جیت رہا۔ اس نے  
ٹپ کیا کہ وہ ایک مرتبہ ہنگل کو بھانسنے کی کوشش کرے گی کہ اب گریزنی  
اس کے لئے کس قدر دلچسپیت اختیار کر گیا ہے۔ ممکن ہے ہنگل بچہ جاتے  
یہ فیصلہ کرے کہ وہ کچھ ملٹن سی ہنگل واپس آئے ہنگل نے بیرونی راہداری میں  
اس کا استقبال کیا۔ اس کا ہر وہ سپاٹ اور ہر قدم کے تھامے خالی تھا۔  
”میں نے سارا انتظام کر لیا ہے۔“ ہیلگا نے بتایا اور ہاتھی

کچھ کے کی طرف چل دی۔  
ہنگل نے بیرونی دروازہ بند کیا اور چند لمحوں بعد وہ بھی ہیلگا  
کے پیچھے ہی رہا ہاتھی کمرے میں داخل ہوا۔  
”کیا تو بگھاؤ کی داماد چاس نے پوچھا۔“

”نہیں میں نے کھالیا ہے۔“ ہیلگا... کہ سی پریشانی ہوئے بولی

”مگر میں تم سے کچھ بات کرنا چاہتی ہوں۔“  
”گریزنی تم سے دام۔“

”مجھے ہنگل میں ایک شخص کی محبت میں گرفتار ہو گئی ہوں۔“ ہیلگا  
نے کہا۔ ”اور جب عورت کسی سے محبت کرتی ہے تو اس سے ہر حقانہ  
حرکت متوقع ہوتی ہے۔ گریزنی میری زندگی ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ تم  
یہ بات اچھی طرح سمجھ لو اور پھر آج صبح میں نے تم سے ہر کچھ کہا ہے۔ اسے  
معمول جاؤ۔ تم بھی میری زندگی کا ایک لازمی جز ہو جانا۔“ ہیلگا کی آنکھوں  
میں ایک ایسا غلامیہ ہوا جسے گاؤ بھی نہیں ہو سکتا۔ ”ہیلگا کی آنکھوں  
میں آنسو آ گئے۔“ بہت بہت پریشان اور غمزدہ ہوں۔ اور اپنے سخت الفاظ  
کے لئے تم سے معافی مانگتی ہوں۔ کیا تم مجھے معاف نہ کر دو گے۔“  
ان الفاظ کا ہنگل پر غماز خواہ اثر ہوا۔

”جب تک تم میری ضرورت محسوس کرتی ہو۔ دام مجھے تمہاری محبت  
کر کے خوشی ہوگی۔“ اس نے نرم اور ہنس میں کہا۔ ”اور مجھے یہ کہنے میں ہلک  
نہیں کر میں تمہاری دل سے محبت کرتا ہوں۔“ جب تک تم نے سٹر روٹ سے  
شادی کی کبھی میں نہیں بچھتا چکا اور اب ہوں اور تجربہ نے مجھے بتایا ہے کہ  
تم ایک بہت ہی عمدہ عورتی تم کی خالوں ہو۔ تمہارے اندر ایک ایسی صفت  
ہے جسے میں نے ہمیشہ تعریف کے قابل سمجھا ہے۔ یعنی بہت استقلال  
اور خود اعتمادی اور اس وقت یقیناً ان تمام چیزوں کی ضرورت ہے۔“  
وہ قدرے اتر آتا تھا۔ ”مجھے ابھی بہت سے کام کرنا ہیں۔ اس لئے اب  
اجازت چاہتا ہوں۔“

اپنے آپ کو سمجھتا محسوس کرتی ہوئی ہیلگا ہنگل کے کمرے میں  
آئی۔ وہ گریزنی کے بالے میں سو جیت رہی تھی۔ ابھی دو راتیں اور  
ایک پورا دن اس کے اور گریزنی کے درمیان حامل تھا اس سے  
قبیل وہ اسے نہیں دیکھ سکتی تھی پھر اسے ہنگل کے الفاظ کا خیال آیا۔  
”ہمت“ استقلال اور خود اعتمادی۔ آخر ان الفاظ سے اس کا کیا مطلب  
تھا۔ اس رات اسے اپنے پریشان کن ذہن کو کون دینے کے لئے خواب  
آوردو کی تین کو لیاں کھانی پئیں۔

دوسرے دن صبح ساڑھے آٹھ بجے ہنگل جب مولیٰ صبح کی کافی  
لے کر اس کے کمرے میں داخل ہوا۔ ہاتھوں ہاتھوں میں اس نے مشورہ دیا  
کہ چونکہ آج جو کل آئے ہیں اس لئے انتظار کی کوفت اور ذہنی پریشانی  
سے بچنے کے لئے مناسب ہو گا کہ وہ کہیں باہر جا کر گھومے پھرے اور  
اپنے ذہن کو دوسری مصروفیات میں اگھٹائے رکھے۔ ہیلگا نے اس کا  
مشورہ مان لیا اور دو کو بجے کے مقام پر جانے کے لئے آمادہ ہو گئی۔ ظاہر ہے  
کہ اسے یہ بات نہیں معلوم تھی کہ ہنگل اسے گھر سے اس لئے بھی مانا جاتا  
ہے کہ اسے جن نوکریں کی طرف سے ایک فن کال کا انتظار تھا۔

ہیلگا گیارہ بجے ہنگل سے مل گئی۔ ”گریزنی کال کا ہنگل کو اتنی  
بے تابی سے انتظار تھا وہ ڈیڑھ بجے سے پہلے نہیں آئی تھی کی آواز

سننے ہی وہ رہا بشی کرے میں دوڑا گیا اور جھٹ کر رہسور اٹھا لیا۔  
 دوسری طرف ہیلگا کو موبیجی کار ایک جگہ پارک کی اور خود بازار  
 میں گھومنے لگی مگر اس کے باوجود اس کے خیالات ہی روگرینولی کی جانب  
 ہی گئی ہوتی تھی۔ اسے نکل کی جانب سے بھی کچھ اطمینان ہو گیا تھا اور تھوٹے  
 سنی کر آخر کار وہ روگرینولی اور نکل میں دوستی کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔  
 اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا کہ روگرینولی کے واپس آتے ہی وہ پراڈز  
 ٹی ملی جائے گی اور پھر اس کی صحبت میں ایک خوشگوار زندگی کا آغاز ہو  
 گا۔ اس نے یہ بھی سوچا کہ اب اسے یہ بنگلہ فروخت کر دینا چاہیے۔ اس  
 بنگلے سے کچھ ایسی تکلیف دہ باتیں والی ستر ہو چکی تھیں کہ اس کا دل دوبارہ  
 دہاں آنے پر آمادہ نہ ہو گا۔ یہ سوچتے ہی وہ واپس گھوم کر رہسور پہنچی اور یہی  
 ایک پارٹی ڈیلر کے آفس چابی پر پارٹی ڈیلر نے تیار کیا اس کا ایک گاڑی  
 اس بنگلے میں ہی جگہ کا خواہش مند ہے اور ہیلگا اس کی جو قیمت طلب کر رہی  
 ہے وہ بہت مناسب ہے۔ چنانچہ ہیلگا نے اسی وقت زبانی طور پر سودا کر لیا  
 اور وعدہ کیا کہ وہ دو مہینے کے اندر بنگلہ خالی کر کے قرضے دے گی۔  
 پارٹی ڈیلر کے آفس سے کچھ مطمئن ہو کر وہ ایڈن ٹرنل پہنچی وہاں دیکر  
 کاٹھا لکھا یا اور پھر بنگلہ کی طرف واپس روانہ ہوئی۔ وہ بنگلے سے کچھ فاصلے پر تھی  
 کہ اس نے ایک موٹر سائیکل سوار پولیس افسر کو بنگلے سے نکلتے دیکھا۔ وہ اس  
 کے قریب سے گزرتا ہوا گیا۔ ہیلگا نے کار بنگلے کے گیٹ میں کھڑی کی۔ اسی  
 وقت ہینکل نے کار کی آواز سن کر بریٹنی کی روانہ کھولا۔

”وہ پولیس افسر یہاں کیا کر رہا تھا؟ ہیلگا نے تیزی سے پوچھا۔  
 ”میں اپنی آمد کا اندازہ کرنا چاہتا تھا۔ ہینکل نے کہا۔  
 ”کے ساتھ بتایا۔ وہ اسی سلسلے میں آیا تھا۔ کوئی خاص بات نہیں ہے مجھے  
 امید ہے کہ کھانا وقت اچھا نہ ہو گا۔“

ہیلگا سڑاتی ہوئی رہا بشی کرے میں آگئی۔ ہینکل اس کے ساتھ ہی  
 آ رہا تھا۔

”میں نے بنگلہ فروخت کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔“ ہیلگا نے بتایا۔  
 ”جیسے ہی روگرینولی واپس آئے گا ہم پراڈز ٹی روانہ ہو جائیں گے۔ میں  
 چاہتی ہوں کہ ہم اسے جانے کے بعد تم تمام فرنیچر فروخت کر کے بنگلہ کی  
 فروخت کی قانونی کارروائی بھی مکمل کر دینا۔“  
 ”اچھی بات ہے مادام!“ ہینکل نے جواب دیا۔

”تم بہت اچھے اور قابل اعتماد ملازم ہو۔“ ہیلگا مسکرائی۔ ”میں  
 چاہتی ہوں کہ یہاں کا کام ختم کرتے ہی تم بھی پراڈز ٹی آ جانا آخر  
 شادی کے تمام انتظامات کی کھچائی بھی تمہیں ہی کرنی ہے۔“  
 ”میری خدمات ہمیشہ تمہارے لیے حاضر رہیں گی مادام!“ ہینکل نے  
 جواب دیا۔ مگر اس کی آنکھوں میں افسردگی کا ایک ایسا نغمہ تھا جس نے ہیلگا  
 کو فکرمند کر دیا تھا۔

”سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا ہینکل!“ اس نے پوچھا۔  
 ”میں یہی توقع کرنا چاہتی ہوں۔“ ہینکل بولا۔ ”میرے لیے کوئی اور کام

تو نہیں ہے؟“

ہیلگا نے کھڑی کی طرف دیکھا، رات کے سوا بجے تھے۔ ابھی اسے  
 مزید چودہ گھنٹے انتظار کرنا تھا۔ آخر اگلے دن اس کے آنے کو کدھیرا تھا۔  
 ”نہیں، مجھے اب کوئی کام نہیں ہے۔“ اس نے جواب دیا۔ ”میں بھی  
 اب سوئے جا رہی ہوں۔“

ہینکل نے حسب معمول پہلے بیرونی دروازہ بند کیا۔ پھر تمام کھڑکیاں  
 وغیرہ بند کر کے وہ اپنے کمرے میں آیا جہاں اس کے ستر پر ایک گونا سا  
 لفافہ رکھا تھا۔ وہ پولیس افسر ہینکل کو یہ لفافہ ہی دینے آیا تھا۔ یہ وہ پورٹ  
 تھی جو اسے عین نوک نے چھپی تھی۔ ہینکل نے اپنا کمرہ اندر سے بند کیا اور لفافہ  
 کھول کر پورٹ کو جو کئی غذاؤں پر مشتمل تھی پڑھنے لگا۔



اگلے دن صبح ہینکل کافی کے کرسی پر روم میں داخل ہوا۔ ہیلگا جو رات  
 کچھ پہلے اٹھ گئی تھی اسے دیکھ کر مسکرائی۔ ”گرینولی آج رات ملک واپس آجائے  
 گا۔“ وہ بولی۔ ”میں چاہتی ہوں کہ دن میں تم میری تمام چیزیں پیک کر دینا۔  
 ہم کل صبح ہی پیراڈز ٹی روانہ ہو جائیں گے۔“  
 ”میرا خیال ہے کہ ہمیں پہلے آرجس سے بات کر لینا چاہیے۔“ ہینکل نے  
 کہا۔ ”جب وہ چلا جائے گا تو میں سامان پیک کر دوں گا۔ بس میں کچھ زیادہ  
 وقت نہیں لے سکے گا۔“

ہیلگا نے چونک کر ہینکل کی طرف دیکھا۔

”تمہارا یہ خیال تو نہیں کہ کوئی مشکل پیدا ہو جائے گی؟“ اس نے  
 تیزی سے کہا۔ ”مگر آخر کیوں؟“ روم تیار ہے، آرجس کے آتے ہی مجھے صرف  
 اس کے ساتھ جا کر ہینکل میں رقم کی کاؤنٹ میں منتقلی کرانا ہے۔  
 اس کے بعد کوئی دیر نہیں کہ گرینولی واپس آجائے۔“

”ہاں میں تمہارے لیے غسل کا پانی تیار کر دوں گا۔“ ہینکل نے بات نہالی۔  
 ”ہاں۔“ ہیلگا نے اثبات میں سر ہلایا۔ ہینکل کی آنکھوں میں کچھ ایسے

عجزات تھے جو اسے پریشان کر رہے تھے۔

”ہینکل!“ وہ اس کے پیچھے پیچھے ہاتھ روم میں داخل ہوتے ہوئے  
 بولی۔ ”کیا کوئی پریشانی والی بات ہے؟ کوئی ایسی بات جسے تم مجھ سے الستہ  
 چھپا رہے ہو؟“

”مجھے ابھی بہت سے کام کرنا ہیں مادام!“ ہینکل نے غسل کا پانی  
 تیار کرتے ہوئے کہا۔ ”میں اجازت چاہتا ہوں۔“

اور اس کے ساتھ ہی وہ ہاتھ روم سے باہر نکل گیا۔ ہیلگا کی پریشانی پر  
 فکر و تشویش کی سٹوٹیں گہری ہوئی تھیں۔ ہینکل کے دوران وہ برابر  
 یہی سوچتی رہی کہ آخر ہینکل اس سے کیا چھپا رہا ہے۔ پھر جب وہ غسل سے  
 فارغ ہو کر باس تین تبدیل کے کمرے سے باہر آئی تو یہ دیکھ کر چونک گئی کہ  
 ہینکل نے اپنی ملازموں والی یونیفارم اتار دی ہے اور اس کے بجائے سادہ  
 کپڑے پہنے ہوئے ہے۔ وہ ہیلگا کو دیکھ کر اس کی طرف بڑھا تو ہیلگا نے  
 دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں ایک لفافہ بھی دبا ہوا ہے۔

”مادام! میں تم سے کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں“ ہینکل نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا، تمہارے ملازم کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک ایسی ملازمی کی حیثیت سے جسے تمہارا مفاد عزیز ہے اور جو سب کے لیے غیر ضرور کوٹھارا دوست سمجھتا ہے۔“

”کیا بات ہے؟“ ہیدلگ نے انھیں بھلا کر اس کی طرف دیکھ کر تمنے یہ پوچھنے کیلئے پتہ چھوڑ دیا۔  
”اگر تم یہ محسوس کرو کہ جو کچھ میں تمہیں بتانے والا ہوں وہ تمہارے لیے ناقابل قبول ہے تو میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اس کے بعد میں فوراً ہی رخصت ہو جاؤں گا۔“

اور یہ کہ ہیدلگ کے جواب یا اس کی اجازت کا انتظار کیے بغیر ہینکل ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ یہ ایک ایسی حرکت تھی جو اس نے آج تک کبھی نہیں کی تھی۔ ہیدلگ اس قدر حیران تھی کہ اس کی صورت دیکھ کر جاری تھی۔  
”فوراً رخصت ہو جاؤ گے۔“ اس نے دہرایا، ”میرا خیال تھا کہ تم میری عبوری اچھوٹا طرح سمجھ چکے ہو۔“

”سمجھنے کی ضرورت مجھے نہیں تھیں۔“ ہینکل نے جواب دیا۔  
”اور تمہیں حقیقت سمجھانے کے لیے میں درخواست کروں گا کہ جو کچھ میں تمہیں چاہتا ہوں تم اسے درمیان میں مداخلت کیے بغیر خاموشی سے سنو اس کے بعد تمہیں یہ مکمل اختیار ہو گا کہ اسے تسلیم کرو یا مسترد کرو۔“

ہیدلگ کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے حق بدلتے ہوئے ہیں۔  
”میں اترتی جا رہی ہوں۔ اسے لگ رہا تھا جیسے کوئی بہت ہی تباہ کن بات پیش آنے والی ہے۔“

”تمہارا نظر عمل بڑا عجیب ہے ہینکل!“ آخر وہ بولی، ”مگر تمہیں جو کچھ کہنا ہے کو میں تو یہ سے سن رہی ہوں۔“

”میری ایک بھانجی ہے مادام! ہینکل نے کہا شروع کیا تقریباً پندرہ سال پہلے اس نے ایک فرانسیسی سے شادی کی تھی۔ اس کا نام جین فونکس ہے۔ وہ لوگ ہیرس میں رہا کرتے ہیں۔ فونکس حکم پولیس میں ملازم تھا۔ شادی کے بعد اس کی خدمات انٹر پول نے حاصل کر لیں مگر شہر سالوں میں وہ اپنی محنت اور قابلیت سے ترقی کرتا چلا گیا اور آج کل وہ اسسٹنٹ مئجسٹریٹ ہے۔ مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہے مادام کہ جب میں مسٹر گرینوئی سے ملا تو پہلی نظر میں ہی وہ مجھے کوئی اچھا آدمی معلوم نہیں ہوا۔ میرے ذہن میں اس کے متعلق شکوک و شبہات پیدا ہو گئے۔ مگر میں نے اپنے داماد فونکس کو فون کیا اور اس سے پوچھا کہ کیا انٹر پول میں گرینوئی کا کوئی ریکارڈ موجود ہے؟“

ہیدلگ کا چہرہ ایک دم سفید پڑ گیا۔  
”تمہیں ایسا کرنے کی ہمت کیسے ہوئی؟“ اس نے غصے سے کہا، ”شک و حسد نے تمہیں اندھا کر دیا ہے۔ میں تمہاری مزید کوئی بات سننے کے لیے تیار نہیں ہوں۔“

ہینکل نے بڑی افسردگی سے ہیدلگ کی طرف دیکھا۔  
”پھر بھی میں اپنی بات مکمل کرنا چاہتا ہوں۔“ وہ بولا، ”میرا ہاں کی کے ٹوکے سنو۔ میں جو کچھ کہ رہا ہوں میرے پاس اس کا تمام ثبوت موجود ہے۔ ایسا ثبوت جو تمہیں یقین دلانے کا کہ میں جو کچھ کہتا ہوں وہ حقیقت ہے۔ فونکس نے صرف میری خاطر گرینوئی کا ریکارڈ بطور خاص یہاں بھیجا اور گزشتہ رات ایک پولیس افسر سے مجھے مل گیا۔ مجھے جو ریکارڈ بھیجا گیا ہے وہ اصل ریکارڈ کی فوٹو کاپی ہے اور اس کے مطابق جرمن پولیس کو فریب دی کے تین مقدمات میں گرینوئی کی تلاش ہے۔ اس نے تین مرتبہ مختلف عورتوں کو دھوکا دے کر ان سے شادیاں کیں، اس حال میں کہ اس نے اپنی سبھی بیوی کو طلاق دی تھی۔ ہیدلگ کا دل کڑوا کر رہ گیا۔ وہ انھیں پھارے ہوئے ہینکل کو گھور رہی تھی۔  
”اس نے بغیر سابقہ بیوی کو طلاق دیے دوسری عورت سے شادی کی؟“ اس نے بھڑائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

”ہاں مادام!“ ہینکل نے جواب دیا، ”پولیس ریکارڈ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ادھیڑ اور عمر رسیدہ عورتوں کو اپنے دام میں پھنسا کر ان کی دولت پر غلبہ کرنے کا عادی ہے۔ اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ وہ کسی دولت مند گھر میں آکر ادھیڑ عمر کو تلاش کرتا ہے۔ اس سے محبت کا اظہار کرتا ہے، اس سے شادی کر لیتا ہے، اس وقت تک اس کی دولت سے غلبہ کرتا ہے جب تک اس کا دل اس سے نہیں بھر جاتا۔ جب وہ اس عورت سے برابر ہو جاتا ہے تو ایک دن چپ چاپ اسے چھوڑ کر غائب ہو جاتا ہے۔ پھر کہیں اور کسی دوسری عورت کی جستجو کرتا ہے۔ اور یہی عمل بار بار دہرا رہتا ہے۔“

”میں یقین نہیں کر سکتی۔“ ہیدلگ نے روتے ہوئے کہا، ”میں یقین نہیں کر سکتی۔ میں تمہاری کوئی بات سننا نہیں چاہتی۔“

”ہینکل نے اسی متعلق مزاحیہ سے اپنی بات جاری رکھی۔  
”جیسا کہ میں نے پہلے کہا تھا، انوکھا ڈرامہ قطعی فرضی ہے۔ پولیس کی تحقیقات سے یہ بات ظاہر ہو چکی ہے کہ انوکھا سے دو دن پہلے ایک ٹریفک کانسٹیبل نے گرینوئی اور اس کے ہاں رہنے والے اس کا ریکارڈ ایک ساتھ دیکھا تھا۔ اس میں شبہ کی کوئی گنجائش اس لیے نہیں ہے کہ اگرچہ نے کانسٹیبل کو اپنا ملاقاتی کا ڈاؤنڈر گرینوئی نے اپنا پاسپورٹ دکھایا تھا۔ میں نے تمہاری اور اس کے ہونے والی جو گفتگو ریکارڈ کی تھی اسے دوبارہ سننا اگرچہ نے ایک موقع پر واضح الفاظ میں کہا ہے کہ وہ کبھی گرینوئی سے نہیں ملا جو صرف جھوٹ تھا۔“

ہیدلگ نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے دونوں ہاتھ ٹھیکوں کی شکل میں کس گئے تھے۔  
”میرا ساری تفصیلات اس رپورٹ میں موجود ہیں،“ ہینکل نے کہا اور خاموش ہو گیا۔



خواہش تے اسے غریب محتاج بنا دیا تھا۔ اس کی پہلی غلطی یہ تھی کہ اس نے ماضی میں سیدگل سے تعلق رکھا اور غالباً اس وقت اس کی عقل بالکل ہی سلب ہو چکی تھی جب وہ برنی جیسے بد معاش کے پاس مدد حاصل کرنے گیا تھا۔

اسے یہ خیال ہی سہلہ تھے رہا تھا کہ وہ ہیدلگا کو کس طرح بتائے کہ اب مطالبے کی رقم ایک ماڑ ڈال کر گئی ہے۔ یہ سن کر اس کا رٹل کیا ہوگا۔ اس میں شک نہیں کہ وہ ایک کروڑ ڈالر بھی آسانی سے ادا کر سکتی ہے مگر کیا اس کی گرنیولی سے محبت اتنی ہی گہری ہے کہ وہ یہ رقم بیٹے پر آمادہ ہو جائے۔ بالآخر اس نے انکار کر دیا اور اس کے انکار پر براہِ راز خیر ہو کر بے نی سے پیچ کر نیولی کا کان کاٹ ڈالا اور اسے مجبور کیا کہ وہ یہ ٹی ہوا کان لے کر ہیدلگا کے پاس جائے۔ نہیں یہ تصور ہی ناقابلِ برداشت ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔ اسے ہیدلگا کو کسی نہ کسی طرح یہ یقین دلانا پڑے گا کہ اگر اس نے رقم نہیں دی تو گرنیولی کی زندگی خطرے میں پڑ جائے گی۔

آخر کچھ کا دل تو یہ چاہ رہا تھا کہ اپنا سامان سپیٹے سوٹ لیں اٹھائے اور گرنیولی کو اس کے حال پر چھوڑ کر فوراً سوئٹریڈ سے چلا جائے۔ لیکن مشکل یہ تھی کہ برنی نے پہلے ہی اس اندیشے کا سد باب کرنے کے لیے اس کا پاسپورٹ چھین لیا تھا۔ بغیر پاسپورٹ کے وہ کہیں بھی نہیں جا سکتا تھا۔ دوسری جانب اگر برنی پیچ کر رہا تھا اور اگر اس کا ارادہ دھوکا دینے کا نہیں ہے اور وہ یہ کہ اگر ہیدلگا نے مطالبہ منظور کر لیا تب اسے صرف پانچ لاکھ ڈالر ملیں گے۔ دس لاکھ ڈالر کی رقم تو اس کے آئندہ

”اس نے ایک بیوی کی موجودگی میں غیر قانونی طور پر دوسری عورتوں سے شادیاں کیں۔ ہیدلگا چیخ پڑی۔ اور وہ مشطمان چاہتا تھا کہ میں بھی اس سے شادی کروں جو قانونی اعتبار سے بالکل ناجائز ہوتی ہے۔“

جنکل اسے بڑی افسردہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ دفعتاً اس نے ہیدلگا میں ایک نمایاں تبدیلی دیکھی۔ اس کا جسم جیسے کسی آہنی فیصلے کے زیرِ اثر کر دیا۔ ہمہ تن کھل گئیں سپرہ کسی سنگ مرمر کے تراشے ہوئے عجیبے کی طرح سخت ہو گیا اور کھلی ہوئی آنکھیں فولادی طرح سرد مہر لڑنے لگیں۔ وہ اٹھ کر کمرے میں ادھر ادھر مٹیلے لہجے جیسے اپنے جوش اور غصہ پر قابو پانا چاہتی ہو۔ آخر وہ جنکل کے قریب آئی۔

”سوچیں بڑی احمق ہوتی ہیں جنکلی، اس نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ دیا۔ کیا تم بائی کر کے اپنا پونیشیا دواہرہ پن لو گے؟“

”بڑی خوشحالی سے مادام،“ جنکلی نے جواب دیا۔

”ایک گھنٹہ بعد آکر رہنے والا ہے۔“ ہیدلگا بولی۔ اسے سیدھا میرے پاس لے آنا، میں اس کا مزاج درست کر دوں گی۔“

اور پھر وہ جنکلی کے ہاتھ سے رپورٹ کاغذ لیتے ہوئے دوسری طرف گھوم گئی۔

آخر اس رات جنکلی سو سکا۔ یہ خیال ہی بڑا راج فرما رہا تھا کہ اب وہ مافیائی تنظیم کے قبضے میں ہے اور یہ کہ گرنیولی کی حالت اس سے بھی زیادہ پریشان کن ہے۔ وہ اب پچھتا رہا تھا کہ اس نے اس عورت کی سبک دہائی ہوتی۔ ہیدلگا سے انتقام لینے اور دس لاکھ ڈالر حاصل کرنے کی

# بلیک روز، میرٹھانک

خشکی، سگری دور کر کے دماغ کو  
ٹھنڈک اور سکون بخشنا  
ہے۔ گرتے بالوں کے لئے  
انمول ٹانک



منصوبوں کو بہ حسن و خوبی پورا کر سکتی تھی، شاید پانچ لاکھ ڈالر اس کے  
اتہام نہ آسکیں اور یہ بھی سرِ درست ایک طرح کی خوش فہمی سے زیادہ  
کیا اہمیت رکھتے ہیں۔ اس بات کا قطعی امکان ہے کہ ہیلگا رقم نے  
بھی دے تب بھی برنی اپنے وعدے سے صاف منکر جانتے گا۔

کسی نہ کسی طرح رات گزار کر آچر دوسرے دن صبح اٹھا، غور  
بہت ناشترہ کر کے پڑے پینے، کوشش اور تلاش کے باوجود وہ اپنے  
پاس موجود ملبوسات سے کوئی بہتر جوڑا نہیں نکال سکا۔ اس کا  
لباس اس کی حالت ہی کی طرح خستہ حال تھا۔ اس نے کوشش کر کے  
اپنی جنت استواری کی وہ جانتا تھا کہ اسے ہیلگا کو یہ تاثر نہیں دینا ہے  
کہ وہ ایک بڑی مصیبت میں پھنس گیا ہے۔ وہ بہت جالاں عورت  
ہے، اسے شب بھی ہو گیا کہ اب اگرچہ کچھ حالات پر قابو نہیں ہے تو وہ فولاد  
سے زیادہ سخت ثابت ہو سکتی ہے۔ شراب کے دو تین گلاسوں نے  
اس کی گرتی ہوئی جنت کو سبب بنائے ہیں بڑا سہارا دیا۔

اسی لمحے فون کی گھنٹی بجی۔ یہ برنی تھا۔

”تم سائے خیال میں وہ عورت کوئی مشکل تو پیدا نہیں کرے گی؟“

اس نے پوچھا۔

”کچھ کام نہیں جاسکتا، ایسے ہیلگا بہت ذہین و چالاک اور قسے  
پڑنے پر آخری عزم و ارادے کی عورت ثابت ہوتی ہے۔“

”اسی خیال سے میں نے سوچا ہے کہ گرنیولی کو اس سے بات  
کرنے کا موقع دیا جائے۔ وہ بہت پریشان اور خوفزدہ ہے۔ اس کا یہ  
لب و لہجہ ہیلگا پر مزور اور خسرے کا چہرہ جیسی ہر اسیت ہے کہ تم ٹھیک  
یگا و بچا اس کے جینگے پہنچو۔ تقریباً نصف گھنٹہ اسے باتوں میں  
الجھائے رکھو۔ میں گرنیولی سے سائے گیارہ بجے فون کر دوں گا۔ ممکن  
ہے اس ترکیب سے تمہارا کام آسان ہو جائے۔“

”جیسی تمہاری مرضی“، آرچر نے جواب دیا۔ اسے احساس ہوا  
کہ شاید برنی درست کہہ رہا ہو۔ بہر حال یہ امکان ضرور تھا کہ گرنیولی  
کی آواز سن کر ہیلگا کا ریکل نرم پڑ جائے گا۔ اس نے رسیور رکھ دیا اور  
وقت گزارنے کے لیے ادھر ادھر مٹھنے لگا۔ اسے برنی کی اس تجویز سے  
نہایت کچھ زیادہ امید ہو گئی تھی کیونکہ ہے ہیلگا رقم ادا کرنے پر آمادہ ہو  
جائے مگر اس بات سے میں وہ بہت متور مٹھوں تھا کہ رقم ملنے کے بعد برنی  
واقعی اسے پانچ لاکھ ڈالر ادا کرے گا۔

برنی نے ایک کر دوں کے حیرت مآں طلب کئے تھے۔ شراب کے نشے  
میں آرچر کا ذہن کچھ زیادہ ہی تیزی سے سوچ رہا تھا۔ وہ فضا و آہ ہی  
آپ مسکرایا۔ نہیں۔ وہ ہیلگا سے ہانڈر کی فرمائش نہیں کرے گا بہتر  
صورت یہ ہوگی کہ وہ حسب سابق نقد رقم پر اصرار کرے اور وہ نقد رقم  
اس کے اکاؤنٹ میں جمع کی جائے جہاں اس طرح بھی برنی کی دسترس  
نہیں ہو سکتی۔ برنی سے منٹے گا کہ یہ ایک طریقہ تھا۔ اس اقدام سے

اسے برنی پر کنٹرول حاصل ہو جائے گا اور سب تک رقم اس کے اکاؤنٹ  
میں جمع نہیں کی برنی اس کا بال بکال بھی ذکر نہیں گا۔ اس طرح وہ برنی  
سے اپنی پسندیدہ شرائط پر گفتگو کرنے کی پوزیشن میں آجائے گا۔ پچاس  
لاکھ وہ خود رکھے گا اور پچاس لاکھ برنی کو دے گا۔ جگر گویا بڑی فیاضی کا  
مظاہرہ کرتے ہوئے اس نے یہ بھی سوچا کہ جہاں تک گرنیولی کا تعلق  
ہے وہ اسے اپنے صفے کی رقم میں سے دس لاکھ ڈالر دے دیگا۔

آرچر نے اپنی رسد و راج پر نظر ڈالی۔ جانے کا وقت ہو گیا  
تھا۔ کافی حد تک مطمئن اور تین گلاس شراب کے سرور میں ڈوبا ہوا وہ  
اپنی سرسبز کار میں بیٹھا اور ہیلگا کے جینگے کی طرف روانہ ہو گیا۔ راستہ  
کا کافی طویل تھا۔ جینگے تک پہنچتے پہنچتے اس کا نشہ کافی کم ہو گیا مگر پھر  
بھی وہ پر امید تھا۔ اس نے کاسے انڈر کیر برنی دروازے پر لگا ہوا برنی  
گھنٹی کا بجش دیا یا۔ کچھ دیر بعد دروازہ کھلا۔ یہ نیکل نوادر ہوا۔

”ہیلگو نیکل!“، آرچر مسکرایا۔ ”میرا خیال ہے مادم رولف میرا  
انتظار کر رہی ہوگی؟“

”درست ہے۔ میں تمہیں اس کے پاس لے جاتی ہوں۔“  
نیکل کے پیچھے جلتا ہوا آرچر رہائشی کمرے سے نکل کر کمرے  
میں پہنچا جہاں ہیلگا ایک آرام کرسی پر دھوپ کا چہنمہ لگا کر بیٹھی تھی۔  
اس کے سامنے میز پر باگینی شراب کا گلاس رکھا تھا۔ نیکل نے آرچر  
کی آمد کا اعلان کیا۔ بغیر اس کی طرف دیکھے ہیلگا نے سامنے دوسری  
کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ کرسی اس طرح تھکی تھی کہ اس پر بیٹھنے کے بعد  
دھوپ پوری طرح آرچر کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔  
”تم اب جاسکتے ہو نیکل!“، ہیلگا نے کہا۔

”بہت اچھا، مادم!“، نیکل نے جواب دیا اور نصرت ہو گیا۔  
”ہاں تو ہیلگا! کیا کسی ہو؟“ آرچر نے کرسی کا رخ اس طرح کھلایا  
کہ دھوپ اس کے چہرے سے ہٹ گئی۔ ہیلگا نے جو چشمہ لگا رکھا تھا  
اس کے شیشے کافی گہرے رنگ کے تھے اور یہ بات آرچر کو پریشان کر  
رہی تھی۔ گہرے شیشوں کی وجہ سے وہ ہیلگا کی آنکھیں نہیں دیکھ  
سکتا تھا۔ جبکہ اپنے سابقہ تجربے کی بنیاد پر وہ جانتا تھا کہ صرف آنکھیں ہی  
کسی حد تک ہیلگا کے تاثرات کی غماز ہوتی تھیں۔ اب یہ بھی اس کی  
نگاہ سے چھپ جائیں تو وہ لب و لہجہ یا چہرے کے تاثرات سے  
ہیلگا کے صمیم جذبات معلوم نہیں کر سکے گا کیونکہ وہ جب جانتی تھی  
اپنے بچے آرچر سے دونوں کو ہر قسم کے تاثر سے خالی کرنے پر قادر تھی۔  
ہیلگا نے آرچر کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اور نہ ہی  
کوئی حرکت کی۔ وہ بڑے اطمینان کے ساتھ جس طرح بیٹھی تھی اسی  
طرح بیٹھی آرچر کو دیکھتی رہی۔ آرچر نے پہلو بدلتے ہوئے ہٹنے کا ار  
پنا لکھ صاف کیا۔

”میں کوئی اچھی خبر لے کر نہیں آیا“، وہ بولا۔ ”مگر اس سے پہلے“

میں چاہتا ہوں کہ تم یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ میں اپنے موکل کی ممانعت کر رہا ہوں اور جو کچھ کہوں گا وہ تمام تر اس کی ہدایات کے مطابق ہوگا میرے موکل کو اب اس بات کا پوری طرح احساس ہو رہا ہے کہ تم کس قدر دولت مند ہو۔ ابھی حال ہی میں اس کی مافیہ تعلیم کے ایک دوسرے لیڈر نے ایک انٹرویو شخص کی رہائی کے لیے ستر لاکھ ڈالر وصول کیے ہیں چنانچہ میرے موکل نے بھی اپنے مطالبے کی رقم میں اضافہ کر دیا ہے۔ اب وہ گرنیولی کو واپس کرنے کے عوض ایک کروڑ ڈالر مانگ رہا ہے۔

ہیلگا اب بھی خاموش رہی۔ جب کافی دیر گزر گئی تو آچر نے بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔

”میں نے سوچا کہ ماہوہ تم نے سنایا نہیں ہے“

”میں بھری نہیں ہوں“ ہیلگا نے جواب دیا اور اس کے لیے کی سختی نے آچر کو چونکا دیا۔

”بہر حال میں نے اپنے موکل کا مطالبہ نہیں بتا دیا۔ وہ بولا۔

”اور میں متین یقین دلاتا ہوں کہ اس میں میرے کوئی دخل نہیں ہے۔ پھر

اب تم کیا کہتی ہو یہ کیا تم گرنیولی کو واپس حاصل کرنے کے لیے ایک کروڑ ڈالر ادا کر سکتی ہو؟“

”اس رقم میں اتنا اضافہ کتنا ہوگا؟“ ہیلگا نے پوچھا۔

”تمہارا اس بات سے کوئی تعلق نہیں۔ تم تو یہ بتاؤ کہ تمہارا

جواب کیا ہے؟ ہاں، یا نہیں؟“

”قرض کرو میں انکار کر دوں؟“

”اس کا انحصار قطعی طور پر تمہارے اوپر ہے۔“ آچر نے کچھ

اور زیادہ اضطراب محسوس کرتے ہوئے کہا۔ ”گرنیولی بہت ظالم اور

سنگدل لوگوں کے قبضے میں ہے۔ یہ بات مجھے پہلے سے معلوم ہوئی

تو اس معاملے میں ہاتھ ہی نہ ڈالتا۔ مجھے اس سے معاملہ کر کے انصاف

ہوا، اگر تم انکار کر دو گی تو وہ پہلے گرنیولی کا ایک کان تراس کر مجھے مجبور

کریں گے کہ میں اسے متین دکھانے کے لیے لاؤں اور یہ صورت حال

میرے لیے بہت پریشان کن ہوگی۔ میں متین یقین دلاتا ہوں ہیلگا کہ

اگر تم اسے واقعی واپس چاہتی ہو تو تمہارے پاس رقم ادا کرنے کے

علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔“

”اس کا مطلب ہے کہ تم خود بھی اس کے پیچل میں پھنس گئے

ہو؟“ ہیلگا اب بھی نظر جمائے ہوئے آچر کو گھور رہی تھی۔

”میں تاجیک ہوں کہ مجھے یہ علم نہیں تھا کہ میرا موکل مافیہ تعلیم

سے تعلق رکھتا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں وہ مجھے جوڑا

کرنا پڑ رہا ہے۔“

”پھر تو تمہارے لیے بڑی مصیبت ہے؟“

”متین اس کی کیا پرواہ؟ اگرچہ تیزی سے بولا۔ باتوں میں وقت

ضائع کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ جواب دو۔ ہاں یا نہیں؟“

ہیلگا نے بڑے اطمینان سے مارٹین کا گلاس اٹھا کر خالی کر دیا۔

”تم مٹو مٹو ولسن نامی شخص کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟“

اس نے سوال کیا۔

”میں کسی مٹو مٹو ولسن کو نہیں جانتا اور نہ جانتے سے کچھ

رکھتا ہوں۔ میری بات کا جواب دو۔“

”ایک وقت تاجب میرا خیال تھا کہ تم ذہین اور ہوشیار مٹو مٹو

اور چالاک..... ہو لیکن حیرت منے میں کیا، سبک چھوٹی دھنپ

کیے، مجھے بیک میل کرنا چاہا اور اب مافیہ تعلیم کے آلہ کار بن گئے

تو میں تمہیں انتہائی پست کردار آدمی سمجھنے لگی ہوں۔“

”دیکھو ہیلگا،“ آچر کی مٹھیاں کس گتیں۔ ”تم میری کافی سے

زیادہ تذلیل کر چکی ہو۔ میں یہاں اپنے کردار پر بحث کرنے نہیں

آیا۔ مجھے صاف جواب دو کہ تم گرنیولی کو واپس حاصل کرنا چاہتی ہو یا

نہیں؟ اگر چاہتی ہو تو اس کے لیے متین ایک کروڑ ڈالر جینو کے ایک

بینک اکاؤنٹ میں جمع کرنا پڑیں گے اور اگر نہیں چاہتیں تب صاف

انکار کر دو۔“

”بیچ بیچ۔ تم اس قدر احمق ہو سکتے ہو میں سوچ بھی نہیں سکتی

تھی۔“ ہیلگا کے ہونٹوں پر ایک طنز بے مسکراہٹ نمایاں ہوئی۔ ”اگر

تم مٹو مٹو ولسن کے بارے میں نہیں جانتے تو میں متین بتاتی ہوں۔

اس کا باپ کولف کا ایک پیٹرو کھلاڑی تھا مگر ولسن ایک خوبصورت

اور مستقبل کے سنہرے خواب دیکھنے والا نوجوان تھا۔ اگرچہ اس کا

دعویٰ ہے کہ اس نے کیمبرج یونیورسٹی میں تعلیم پائی ہے مگر حقیقت

یہ ہے کہ اسکول کی ابتدائی تعلیم کے بعد ہی وہ سولہ سال کی عمر میں اپنے

گھر سے فرار ہو کر جس پر اپنی اورکٹین ہوٹل میں ملازمت کر لی۔ یہاں

اس نے فرانسیسی زبان پر عبور حاصل کیا۔ چونکہ اس کا ہم عمر سلیش

تھا اس لیے جلد ہی اسے ملازمت سے نکال دیا گیا جس کے بعد وہ

آٹلی چلا گیا اور وہاں میلان شہر کے ایک چھوٹے سے ریسٹورنٹ میں

ویٹری حیثیت سے کام کرتے ہوئے اطلاعی زبان میں مہارت حاصل

کی۔ اسے اپنے کام سے کبھی دلچسپی نہیں رہی۔ زندگی میں اس کی

واحد دلچسپی عورتوں سے تھی۔ آٹلی سے وہ جرمنی چاہنچا اور اڈلن

ہوٹل میں ویٹری بن گیا۔ اس کے حق میں کتنا بڑا تہ ہے کہ اس میں ڈنٹ

سیکھنے کی حیرت انگیز صلاحیت تھی۔ اس نے جرمن زبان بھی اسی

مہارت سے سیکھی۔ اسی ہوٹل میں ملازمت کے دوران ایک

ادھیر عمر مگر دولت مند عورت اس کی محبت میں گرفتار ہو گئی۔ ان

دونوں نے شادی کر لی اور ولسن دو سال تک اس عورت کی دولت

پر فحش کرتا رہا۔ اس کے بعد اس عورت سے اس کا دل بھر گیا۔ اس

کی ملاقات ایک دوسری امیر اور عمر رسیدہ عورت سے ہوئی اور اس نے

اس عورت سے شادی کر لی پہلی بیوی کو طلاق دینے بغیر کچھ مدت کے بعد وہ اس عورت سے بھی اکٹھا کیا اور ایک تیسری عورت تلاش کر لی۔ ہاں ایک بات میں بتانا بھول گئی کہ یہ تمام حرکات کرنے سے پہلے ہی اس نوجوان دلہن نے اپنا نام تبدیل کر کے کرشنور گرنیولی رکھ لیا تھا۔

آکرچر کو ایک دھکا سا لگا۔ اس نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا مگر ہیلنگ کی سخت اور سرد آواز نے اسے کچھ کہنے کا موقع نہیں دیا۔ میرے پاس اس کا مکمل پولیس ریکارڈ موجود ہے۔ وہ کہہ رہی تھی۔ دھوکا دینے کی شادی کرنے، ایک بیوی کی موت دہری میں دوسری عورتوں سے شادی چھانے اور اسی طرح کے کئی جرائم میں مجرمین پولیس کو گرنیولی کی تلاش ہے۔ کیا اب بھی تم کو گے کہ اس مرتبہ تمہارے ہاتھ میں چاروں رائے ہیں، بچھلے بار تم میں کہہ رہے تھے نا؟

اس سے قبل کہ آکرچر کوئی جواب دیتا۔ منہ بند کر دیا۔ "مداخلت کے لیے معذرت خواہ ہوں دادام، وہ بولا۔ مگر گرنیولی کا فون آتا ہے، وہ تم سے بات کرنا چاہتا ہے۔"

"مگر میں اس سے بات کرنا نہیں چاہتی۔" ہیلنگ نے جواب دیا۔ اور اس جواب کے ساتھ ہی آکرچر کی تمام توقعات ختم ہو گئیں۔ "بہت خوب دادام،" ہینکل واپس چلا گیا اور حجب رہا لکشی کمرے میں اس نے فون پر بتایا کہ دادام راولپنڈی میں چاہتے ہیں۔ تپ آکرچر اس کا جواب واضح طور پر سن رہا تھا۔ اسی وقت ہیلنگ نے اپنا چشمہ اتار لیا اور تیرہ نظروں سے آکرچر کو دیکھا۔

"دفع ہو جاؤ۔" وہ سخت، بوجے میں بولی۔ مجھے متاری ایک بات کا بھی یقین نہیں ہے۔ مافیا تنظیم، کیا خوب مذاق ہے۔ میں بتاتی ہوں کہ اغوا کا یہ فرضی ڈرامہ تم نے اور گرنیولی نے لے کر سوچا تھا کہ جھٹکا سکھو۔ تم نے مجھے بتایا تھا کہ تم گرنیولی کو نہیں جانتے۔ جھوٹے آدمی۔ میرے پاس پختہ ثبوت ہے کہ تم دونوں کو ایک ساتھ دیکھا گیا تھا یہی نظروں سے دور ہو جاؤ۔ تمہارے اندر سلیقہ سے دھوکا دینے کی صلاحیت بھی نہیں ہے۔"

آکرچر کے چہرے سے کچھ یوں لگ رہا تھا جیسے اس پر دل کا دورہ پڑنے والا ہو۔ اس نے لپٹنے لگے پر ہاتھ رکھ کر سانس لینے کی کوشش کی اور آخر کار یہ وقت تمام بولنے کے قابل ہو سکا۔

"ہیلنگ! تمہیں میری بات پر یقین کرنا ہی پڑے گا۔ میں بالکل سچ کہہ رہا ہوں۔ یہ ٹھیک ہے کہ میں نے اور گرنیولی نے اغوا کا منصوبہ بنایا تھا مگر اس کے لیے مجھے آڈیو کی ضرورت تھی۔ میں مینیوا میں ایک بد معاش آدمی کو چاہتا تھا۔ مجھ سے غلطی یہ ہوئی کہ اس پر بھروسہ کرتے ہوئے وہ آدمی فراہم کرنے کے لیے مردانہ لگ بیٹھا۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ حقیقت یہی ہے کہ جب وہ گرنیولی کو اغوا کر کے لے گئے

تھیں مجھے پہلی بار یہی چلا کہ میں جس اغوا کو فرضی خیال کر رہا تھا وہ حقیقی تھا۔ وہ لوگ مافیا تنظیم کے افراد تھے۔ انہوں نے میرا پاسپورٹ بھی پھینک لیا تاکہ میں کہیں جھگ نہ سکوں اور مجھے مجبور کیا کہ ان کا ناپائیدہ بن کر تمہارے پاس آؤں۔ کیا گرنیولی تمہارے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتا؟ تم اس سے نفرت کرتی تھیں اور یقین کرنا کہ تم نے رقم نہیں دی تو پہلے وہ اس کے اعصاب کا ٹھیس کے اور آخر میں قتل تک کرنے سے گریز نہیں کریں گے۔ وہ بہت مشکل کے بعد رحم اور تشدد پسند لوگ ہیں۔ خدا کے لیے گرنیولی کے لیے کچھ کرو۔"

ہیلنگ نے دوسرا سگریٹ سلگایا تو اس کے ہاتھوں میں ڈاسی بھی لرزش نہیں تھی۔

"ہاں، میں اس سے نفرت کرتی تھی۔" اس نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ "مگر اب وہ جذبہ خشم ہو چکا ہے۔ آخر کوئی عورت ایک دھوکے باز، کھار اور جھوٹے مرد سے کیسے نفرت کر سکتی ہے۔ اس نے بار بار عمر رسیدہ عورتوں کو اپنی جوانی اور خوبصورتی سے شکار کیا تاکہ وہ ان کی دولت پر پیش کر سکے۔ میں اب بھی متاری اس بات پر اعتبار کرنے کے لیے تیار نہیں کہ اس معاملے کا تعلق مافیا تنظیم سے ہے۔ تم میرے گھر سے دفع ہو جاؤ اور اپنے آپ کو غرض قسمت تصور نہ کر کہ میں تمہیں پولیس کے حوالے نہیں کر رہی ہوں لیکن میں تمہیں خیردار کرتی ہوں کہ اگر تم نے پھر کبھی مجھ سے ایجنے کی کوشش کی تو تمام زندگی کف افسوس ستے رہو گے۔"

اسی وقت ہینکل برآمدے میں داخل ہوا اور آکرچر کے کندھے سے کو ہاتھ لگا کر چلنے کا اشارہ کیا۔

"ہیلنگ! میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں سچ بول رہا ہوں۔ آکرچر کی آواز سے معلوم ہوتا تھا کہ بس وہ اب روئے گا۔ وہ شاید کچھ اور بھی کتابیں ہینکل نے حیرت انگیز طور پر اپنی عمر سے کہیں زیادہ طاقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کا بازو پکڑ کر کرسی سے اٹھایا اور دھکے دیتا ہوا بے جلا اور سیرانی دروازے سے باہر نکلا کہ دروازہ بند کر لیا۔ آکرچر یہ مجبوری اپنی کار میں بیٹھ کر واپس چلا گیا۔ ہینکل نے اسے جاتے ہوئے دیکھا اور پھر ہیلنگ کے پاس آیا جو اس وقت خود پر قابو پانے کی شدید کوشش کر رہی تھی۔ اس کی کسی بیوی تھیں اور کاپیٹے ہوئے ہوئے بہت کچھ ظاہر کر رہے تھے۔

"ہینکل! وہ ہتھیار کی موتی آواز میں بولی، "اسارا سامان پیک کرلو میں کل اس جگہ سے روانہ ہو جانا چاہتی ہوں۔"

"بہت مناسب فیصلہ ہے۔" ہینکل نے کہا۔ اور میرا سامان پیک کرنے چلا گیا۔ کچھ دیر بعد ہیلنگ خود بھی بیڈ روم میں آگئی جہاں ہینکل اس کی پیڑ میں دو سوٹ کیسوں میں رکھ رہا تھا۔ "میں متراشا شکریہ ادا کرتی ہوں ہینکل،" اس نے کہا، "تم نے میرے

بہترین غیر خواہ ثابت ہوئے ہو۔

”تم بہت باہمت قانون ہو دام! اور اگر بہت موجود ہو تو پھر کوئی تمہیں شکست نہیں دے سکتا“ یہ نکلنے سے جواب دیا۔



آج وہ اپنی چلا تو وہ خود کو کسی چوہے دان میں بند چوہے کی طرح محسوس کر رہا تھا۔ چوہو نہو ہیلگا نے گرنیولی سے بات کرنے سے انکار کر دیا تھا اس لیے برنی نے یقیناً اندازہ کر لیا ہو گا کہ اسے مطالبے کی رقم نہیں مل سکے گی۔ ایسی صورت میں اس کا ریجنل کیا ہو گا۔ وہ یا تو گرنیولی کو چھوڑ دے گا یا پھر تشدد پر اترے گا لیکن وہ جو کچھ بھی کرے اگر اس سے کوئی تعلق رکھتا نہیں چاہتا تھا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ کالج سے اپنا سوٹ کمیس لے کر لا رہی ہیں جنیور اور نہ ہو جائے گا۔ وہاں امریکی سفارت خانے کو بتائے گا کہ اس کا پاسپورٹ گم ہو گیا ہے۔ وہ کہے گا کہ اسے انگلی بند میں بہت ضروری کام ہے۔ وہ انہیں اپنے پرانے ملاقاتی کارڈ بھی دکھائے گا۔ چھر شاید وہ اس کی مدد کریں اور اسے دوسرا پاسپورٹ بنا دیں۔ منکر کا کل اس نے اپنا سوٹ کمیس پہلے ہی کارڈی دلی میں رکھ لیا ہوتا کہ اب اسے واپس جانے کی بھی ضرورت نہ ہوتی۔ اب اسے جلدی کرنا چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ برنی اس سے پہلے کالج پہنچ جائے اور پھر اس کا راستہ روک لے۔ آج کل کا یہ اندیشہ درست ہی ثابت ہوا۔ برنی کالج میں موجود تھا اور وہ برنی بھی نہیں تھا۔ وہ پہلے مسکرا مسکرا کر باتیں کرتا تھا۔ اس وقت اس کی تیوریاں چڑھی ہوئی تھیں، آنکھوں میں غصے اور بے چہری کے تاثرات ابھرتے تھے۔

”کیا ہوا؟“ اس نے ناگاری سے پوچھا۔ ”ہیلگا نے بات کیوں نہیں کی؟“ ”وہ رقم ادا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔“ آج چرنے دھرنے دل سے جواب دیا۔

”کیسے نہیں ادا کرے گی؟“ برنی گرجا۔ ”میرے ساتھ چلو میں متین دکھاؤں گا کہ اس کے ساتھ کس طرح لٹا جا سکتا ہے۔“ وہ آج پر کو اپنے ساتھ بلینٹی کے اس عقبی کمرے میں لے گیا جہاں وہ مٹھا رہا ہوا تھا۔ گرنیولی بھی وہاں موجود تھا۔ اس کا شیور دھا ہوا تھا۔ چہرے سے خوف ظاہر ہو رہا تھا۔ آج پر کو دیکھتے ہی وہ اچھل کر کمرے سے اٹھا۔

”کیا بات ہو گئی؟“ اس نے پوچھا۔ ”ہیلگا نے مجھ سے بات کرنے سے انکار کیوں کر دیا؟“

”کاش تم سے بھی میری ملاقات نہ ہوتی ہوتی۔“ آج چرنے جواب دیا۔ ”تم پوچھ رہے ہو کہ اس نے تم سے بات کیوں نہیں کی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تم فراڈ ہو۔ تم نے دو غیر قانونی شادیاں کر رکھی ہیں۔ اگر مجھے

پتہ ہوتا کہ پولیس میں تمہارا ریکارڈ موجود ہے اور وہ تمہیں تلاش کر رہی ہے تو تمہیں دور ہی سے سلام کرتا۔ تم نے مجھے یہ سب باتیں پہلے کیوں نہیں بتائی؟“

گرنیولی کا زرد دھیرہ کوٹے لٹھے کی طرح سفید پڑ گیا۔ ”کیا ہیلگا یہ جانتی ہے؟“ اس نے کچھ تکی آواز میں پوچھا۔ ”جانتی ہے۔“ آج چرنے طنز پر دہرایا۔ اس کے پاس تھما سے پورے پولیس ریکارڈ کی نقل موجود ہے۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ ریکارڈ اس نے کس طرح حاصل کیا۔ مگر اب اس کے پاس ثبوت موجود ہے کہ تمہارا اصل نام تو مٹی ولسن ہے۔ تم نے تین عمر رسیدہ دولت مند عورتوں سے شادیاں کیں اور ان میں سے کسی کو بھی طلاق نہیں دی۔“

”اوہ۔ میرے خدا! پھر تو مجھے یہاں سے جلد سے جلد نکل جانا چاہیے۔ کہیں وہ پولیس میں رپورٹ نہ کر دے۔“ ”تم دونوں انٹریوں پر لعنت ہو۔“ برنی دھاڑا۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ میں ایک کروڑ ڈالر سے اتنی آسانی سے دست بردار ہو جاؤں گا تو تم آج ہی چلو۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ عورت کس حد تک سختی کا مقابلہ کر سکتی ہے۔“

اس نے سیکیٹی اور بلونٹ کو آواز دی جو دوسرے کمرے میں تھے۔ ”اس عورت نے رقم ادا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔“ برنی نے انھیں بتایا اور گرنیولی کی طرف اشارہ کیا۔ اس کے انکار کو ان قرار میں بدلنے کے لیے ہمیں اس کا کان تراشنا ہو گا۔ وہ آج پر کی طرف گھوما۔ ”تم گرنیولی کا خون آلودہ کان لے کر ہیلگا کے پاس جاؤ گے۔“

اس نے پھر بھی انکار کیا تو دوسرا کان لے کر چاؤ گے۔ وہ پھر بھی نہیں مانی تو تم ہر روز گرنیولی کی ایک کٹی ہوئی انگلی لے کر اس وقت تک اس کے پاس جلتے رہو گے جب تک وہ رقم ادا کرنے کی ہامی نہ بھرے۔“

”میری بات سنو برنی! آج پر سہم کر بولا۔ اگر گرنیولی کوئی چور ہوتا کوئی جھلسا نہ ہوتا“ اس نے کوئی بھی جرم کیا ہوتا سوائے غیر قانونی شادی کرنے کے تو وہ اسے معاف کر دیتی اور رقم میڈیٹر تم سمجھنے کی کوشش کرو۔ گرنیولی نے اس سے شادی کرنے کا وعدہ کیا تھا مگر اس کی تین تین بیویاں موجود ہیں۔ ہیلگا رقم ادا کر کے اسے چھڑا بھی لے لو کیا اس کا اچھا ڈالے گی۔ گرنیولی اس سے شادی نہیں کر سکتا اور اگر شادی نہیں کر سکتا تو اس کی بلا سے وہ چلے جاتے ہیں۔“ ”مگر ہم کوشش تو کر کے دیکھ سکتے ہیں۔“ برنی نے جواب دیا اور بلونٹ کی طرف دیکھا۔ ”اس کا ایک کان کاٹ لو۔“

بلونٹ نے اپنی عجیب سے ایک لمبے پھل والا تیز دھا راسترا نکالا۔ پھر اس نے نیچے کی طرف دیکھا۔ سیکیٹی نے اشدات میں سر ملایا

اور اپنی حبیب سے ریر کا ایک ڈنڈا برا کر دیا۔

”بس تمنا سے سر میر ایک ماہر لڑھکے پر لے گی۔ برنی نے گرنیولی کو بتایا۔ تم بے ہوش ہو جاؤ گے جس کے بعد تمہیں کسی تکلیف کا احساس نہیں ہوگا۔ بلوٹ اس کام میں بڑا ماہر ہے۔ بعد میں تھوڑی سی تکلیف ضرور ہوگی مگر میں رقم واکر کرنے کے لیے اپنا سر عربی آزمانا ہے۔“

گرنیولی سہم کر پیچھے ہٹا۔

”عھرو۔ وہ بولا۔ میری بات سنو۔ میں تمہیں بتا سکتا ہوں کہ تم ایک کروڑ ڈالر کیا دو کروڑ کی رقم بھی ہیلنگ سے کس طرح حاصل کر سکتے ہو۔ میں اسے جانتا ہوں، تم نہیں جانتے۔ ذرا سوچو۔ دو کروڑ ڈالر اور اس طرح غنیمتی طور پر جیسے تمہاری حبیب میں رکھے ہوں۔“

برنی نے ہاتھ اٹھا کر بلوٹ کو بکنے کا اشارہ کیا۔

”ہیلنگ تشریف دے نفرت کرتی ہے۔“ گرنیولی نے جلدی بولی بولتے ہوئے کہا۔ اگرچہ اس کا جسم پسینہ پسینہ ہو رہا تھا۔ ”ہماری غلطی یہ تھی کہ ہم نے آرمی کو اس کے پاس بھیجا۔ اس کے بجائے تمہیں جانا چاہیے تھا۔ تم یقینی طور پر اس کے دل میں یہ تاثر پیدا کر سکتے تھے کہ اگر تمہارا مطالبہ نہ مانا گیا تو تم تشریف دیر آؤ گے لیکن اب دیر ہو گئی ہے۔ اب مجھے ذریعہ بنا کر اس پر دباؤ ڈالنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا لیکن میرے ذہن میں ایک دوسرا بہت مؤثر اور کارآمد ذریعہ موجود ہے۔ بشرطیکہ تم خود اس سے بات کرنے کے لیے جاؤ۔“

”اچھی بات ہے۔ برنی نے سر ہلایا۔ میں خود اس کے پاس جاؤں گا۔ مگر وہ ذریعہ کیا ہے؟“

آر جی گرنیولی کو کھو رہا تھا۔ بلوٹ اپنے تیر دھالا سترے کی دھار پر انگوٹھا پھیر رہا تھا اور کیمٹی بر کے ڈنڈے سے اپنی ہتھیلی پر صر میں لگا رہا تھا اور سب کی نظر میں گرنیولی پر جمی ہوئی تھیں۔

”میں پہلے ہی اس بات کا خیال آ جانا چاہیے تھا۔“ گرنیولی بولا۔ ”پھر کوئی دشواری نہ ہوتی۔ بات بہت آسان اور سادہ تھی۔“

”وہ کیا بات ہے؟“ برنی نے آگے بڑھ کر گرنیولی کا گریبان پکڑ لیا۔ ”بتا تے کیوں نہیں؟“

اور پھر گرنیولی نے چپکے چپکے سرگوشی میں اسے سب کچھ بتا دیا۔



دوسرے دن صبح سو آٹھ بجے خواب آدرو گولیوں کی مڑبول منت نیند لینے کے بعد ہیلنگ کی آنکھ کھلی۔ اس نے اپنے پڑتکلف آرام دہ بیڈ روم میں چاروں طرف دیکھا۔ اسے یہ کہ وہ یہ بیڈ روم چھوڑتے

ہوئے کوئی افسوس نہیں تھا۔ اب اس منحوس جنگ سے بہت سی تلخ یادیں وابستہ ہو چکی تھیں۔ اسے گرنیولی کا خیال آیا اور یہ دیکھ کر اطمینان ہوا کہ وہ اسی دکھ کسی افسوس کسی رنج کے بغیر اس کے بسے میں سوچ سکتی ہے۔ اب اس کی یاد سے اس کے دل میں کوئی درد نہیں اٹھ کر۔ پورے ہی یاد داتی ہے چند ہفتوں میں وہ اسے بھی فراموش کر دے گی اور اس طرح گرنیولی بھی اس کے ماضی میں آنے والے بہت سے مردوں کی طرح ایک داستان پارینہ بن جائے گا۔

چند گھنٹوں کے بعد وہ مینو ایئر پورٹ پر کھڑی ہو گئی۔ وہ ہینکل کو چھوٹے جا رہی ہے تاکہ وہ جنگ کی فروخت اور دوسرے ضروری کام مکمل کر سکے۔ وہ خود پیر ڈائری سمیٹ بیچ جانے کی جہاں اس کی خشک ایسے مزہ کار باری زندگی کا چکر پھر سے شروع ہو جائے گا۔ شاید یہی اس کا مستقبل ہے۔ آئندہ جون میں اس کی عمر بھی نو۔۔۔ پینتالیس سال ہو جائے گی۔

اس نے بستر کے قریب رکھے ہوئے کلاک پر نظر ڈالی اور ٹھنک کر چالیس منٹ ہو چکے تھے۔ آج ہینکل کو کافی لانے میں تاخیر ہو گئی۔ کوئی بات نہیں۔ اسے ابھی کافی اتنی ضرورت بھی نہیں۔ ہینکل سامان بیک کرنے کے سلسلے میں کوشش رات دین تک جاگا رہا تھا۔ غالباً اسی لیے آج صبح اس کی آنکھ وقت پر نہیں کھل سکی۔ ہیلنگ نے خود بھی آنکھیں بند کر لیں اور کچھ دیر اور سونے کی کوشش کی۔ پھر اچانک اس نے آنکھیں کھول دیں۔ کلاک نو بج کر دس منٹ بتا رہا تھا اور ابھی تک ہینکل کا کوئی پتہ نہیں تھا۔ ہیلنگ بستر سے اٹھی، ہاتھ روم میں جا کر غسل کیا۔ پھر ایک گونجسم پڑاؤ اتار لی اور وہ رانسی کمرے میں آئی۔ کمرے کی کھڑکیاں ابھی تک بند تھیں۔ کچھ اٹھتے ہوئے اس نے کھڑکیاں کھول دیں۔ بیرونی دروازے تک گئی، وہ اسے کھلا ہوا ملا۔ اس نے پٹ کھول کر اس پر پتھر روشن کو دیکھا جو گیت تک چل گئی تھی۔ اس نے سوچا غالباً ہینکل کافی کے لیے تازہ دودھ لینے کا املا لڑا قصبے کے بازار تک چلا گیا ہے۔ اس نے نشانے دیکھے۔ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا لیکن شاید آج اتفاقاً دودھ پھٹ گیا ہو۔ لیکن خود کو یہ کام تسلیم کرنے کے باوجود ہیلنگ ایک عجیب طرح کا اضطراب محسوس کر رہی تھی۔ پتھر پتھر دیکھ میں پہنچی اور فریج کھول کر دیکھا۔ وہاں ایک نہیں دودھ کے تین مین ڈبے رکھے ہوئے تھے۔ اور یہ دیکھتے ہی دفعتاً اس کے دل میں خوف کا احساس پیدا ہوا۔ کیا ہینکل بیمار پڑ گیا ہے؟ کیا کوشش روز کے جذباتی اور پھر جسمانی دباؤ اور محنت کی وجہ سے اسے دل کا

دورہ تو نہیں پڑ گیا۔ وہ خاموشی سے اپنے بیڈ روم میں واپس آئی۔ لباس پہنا اور ہینکل کے کمرے کی طرف پھٹی۔ اس نے زور سے دروازے پر دھک دی۔

دورہ تو نہیں پڑ گیا۔ وہ خاموشی سے اپنے بیڈ روم میں واپس آئی۔ لباس پہنا اور ہینکل کے کمرے کی طرف پھٹی۔ اس نے زور سے دروازے پر دھک دی۔



مگر جواب میں خاموشی چھائی رہی۔ خود کو سنبھالتے ہوئے اس نے ہینڈل گھما کر دروازہ کھول دیا۔ اس نے دیکھا لیبر باقاعہ چھچھا ہوا ہے، چادر پر کوئی ایک ٹنگ بھی نہیں لٹکے کی دوسری چیزیں بھی تھپتھپاتی اور سیلے سے اپنی اپنی جگہ موجود ہیں مگر ہینڈل غائب ہے۔

ہیلگا کا خوف اور گھبراہٹ بڑھنے لگی۔ وہ جھانکتی ہوئی بیرونی دروازے پر آئی، باہر نکلی، گیس ج میں گئی۔ اس کی شاندار دروازہ اس کے ساتھ ہی ہینڈل کی واکس دینے بھی کھڑی تھی۔ اس کا مطلب تھا۔ کہ وہ باہر نہیں گیا۔ تب پھر وہ کہاں ہے، باغ میں تو نہیں چلا گیا۔ شاید وہاں اس پر دل کا دورہ پڑ گیا ہو۔ وہ دائیں یا بائیں دیکھتی ہوئی گیس ٹنگ آئی۔ گیس مفضل تھا۔ گویا ہینڈل باغ میں نہیں گیا تھا وہ واپس بیٹنگے میں آگئی۔ ہینڈل کہاں ہے؟ ہینڈل کہاں گیا ہے؟ ہاں اس کے ذہن میں صرف یہی ایک سوال گونج رہا تھا۔

اس وقت اس نے پہلی مرتبہ پوری شدت کے ساتھ محسوس کیا کہ ہینڈل سے اس کی وابستگی کتنی گہری نوعیت کی تھی۔ آج وہ نظر نہیں آ رہا ہے تو وہ خود کو کتنا اچھوڑا محسوس کر رہی ہے۔ وہ جانتی تھی کہ پوری دنیا میں صرف ہینڈل ہی وہ واحد فرد ہے جو کسی ذاتی غرض یا مفاد کے بغیر اس کا دوست اس کا ہمدرد اس کا بھی خواہ اور اس کا جانشین ملازم ہے۔ اس کی عدم موجودگی ہیلگا کو دل شکستہ ہی نہیں خوفزدہ بھی کر رہی تھی۔ کہیں ہینڈل نے شریک ملازمت کا فیصلہ تو نہیں کر لیا۔ مگر نہیں وہ اسے بتاتے بغیر اتنا بڑا اقدام نہیں کر سکتا تھا۔ تب پھر اس کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا۔ وہ اس وقت کہاں ہے؟

ہیلگا یہ سوچتا ہوئی رہا کتنی کمرے میں داخل ہوئی کہ آیا وہ پولیس کو فون کرے یا نہیں اور تب ہی اس کے برقعے ہوئے قدم ایک بار گدی جیسے فرش میں گر گئے۔ اس کے سامنے ایک آرام کر سی پر ہونٹوں میں سسکیٹ دہانے ایک موٹا تازہ ادھیر طعم آوی بیٹھا تھا جس کا چہرہ ہی ایسے سنگدل، وحشی، براہم پیٹھ اور نہ جانے کیا کیا ثنات کرنے کے لیے کافی تھا۔ ہیلگا کا دل دھک سے ہو گیا۔ اسے احساس ہوا کہ وہ اتنے بڑے بیٹنگے میں قفسی کی آبادی سے اس قدر دودراں وحشی صفت آدمی کے ساتھ تنہا ہے۔ ہینڈل بھی نہیں ہے۔ جو اس کی مدد کر سکے، مگر اس کے اندر جو بہت خود اعتمادی اور جو مستقل مزاجی تھی اس نے ہیلگا کی مدد کی۔ اس نے بڑی کوشش سے خود کو سنبھالا۔

”تم یہاں کیا کر رہے ہو؟“ اس نے سخت اور مضبوط لہجے میں پوچھا۔ یہ شخص ظاہر ہے کہ برنی کے علاوہ کوئی اور نہیں تھا۔ اس کے ہاتھ میں کبلی سے چلنے والا ایک برہما تھا جس کا تاساں نے پیلہ ہی

سوچ بورد کے ایک ساکٹ سے کھٹک کر دیا تھا۔ وہ ہیلگا کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔ برنی برے کا بیٹن دبا یا۔ بیٹن دباتے ہی برے کی آہنی سلاخ تیزی سے گھومنے لگی۔ برنی نے بڑے اطمینان سے سلاخ میز کی سطح سے لگادی لہذا چند لمحوں میں سلاخ کو کوئی کرمانی ہوئی میز سے اکر پار ہو گئی۔ اس نے اسی اطمینان کے ساتھ ایک اور سوراخ کیا اور پھر بیٹن بند کر دیا۔

”بہت اچھا اور کارآمد اور ناپسندیدہ“ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم کیا چاہتے ہو؟“ ہیلگا نے اپنے جسم کی اندرونی کپکپاہٹ پھیلنے سے روکنا چاہتے ہوئے کہا۔

”میں نے سوچا کہ اب وقت آگیا ہے کہ تم سے خود بھی کچھ گفتگو کر لی جاتے، برنی نے جواب دیا۔ ”وہ احمق آج صبح تمہیں یہ تار دینے میں ناکام رہا کہ ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں اس پر عمل بھی کر سکتے ہیں۔ اس نے جو کچھ بھی بتایا اس سے پتہ چلا کہ اب برنی کی تمہارے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رہی ہے۔ میں تمہیں سبق دینے کے لیے برنی کے کان کاٹنے کا حکم دینے ہی لگا تھا کہ اس نے میرے سامنے ایک تجویز پیش کی۔ ایک ایسی تجویز جسے ماننے میں مجھے کوئی تامل نہ ہوا۔“ برنی نے ایک مرتبہ پھر برے کا بیٹن دبا یا اسے چلاتے ہوئے میز میں تیسرا سوراخ کر دیا۔

”تو آخر غلط نہیں کہہ رہا تھا؟“ ہیلگا سوچ رہی تھی یہ دوزخ صورت آدمی کچھ مافیائے گروہ سے تعلق رکھنے والا نظر آتا ہے اور اسی کے ساتھ اس نے یہ بھی سمجھ لیا کہ اس کے سامنے بیٹھا ہوا شخص واقعی اتنا سنگدل اور اذیت پسند ہے کہ اس سے کچھ بعید نہیں۔ نیز یہ کہ دوسرے مردوں کی طرح وہ اسے اپنے رعب میں نہیں لے سکتی۔ اس کے برعکس غالباً اسے خود اس آدمی کے اشاروں پر ناپاؤ ہوگا۔

”تم کیا چاہتے ہو؟“ ہیلگا نے پھر پوچھا اور اس مرتبہ اس کی آواز کپکپا رہی تھی۔

”دو کروڑ ڈالر۔ یا اندر کی صورت میں۔“ برنی نے جواب دیا اور پھر کچھ آگے کی جانب جھٹکتے ہوئے بولا۔ ”تمہارا فادار خدمت گاہ ہینڈل میرے قفسے میں ہے۔ گرنیوی کہہ رہا تھا کہ اس کی ذات تمہارے لیے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔“

ہیلگا کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ بے ہوش ہو کر رہ جائے گی۔ اس نے ایک قریبی کرسی کا سہارا لے کر خود کو سنبھالا اور پھر بے جان سی کرسی پر بیٹھ گئی۔

”وہ کہاں ہے؟“ اس نے مری ہوئی آواز میں کہا۔

”تم ابھی اسے دیکھ لو گی۔“ برنی نے میز پر ایک اور سوراخ

”تم مجھ پر کوئی جرم ثابت نہیں کر سکتے بیڑی! اس نے کہا“ اور یہ تم بھی طرح جانتے ہو۔“

”مگر ہم اس کی کوشش تو کر سکتے ہیں۔ بیڑی مسکرایا۔“

”آؤ چلیں۔“

برنی نے عقیقل نظروں سے ہینکل کو دیکھا اور پھر اٹھ کر ان دونوں پولیس افسروں کی حراست میں کمرے سے باہر نکل گیا۔ چند لمحوں کے بعد باہر کاروانہ ہونے کی آواز سنائی دی۔

”میں کچھ دیر کی اجازت چاہوں گا مادام،“ ہینکل نے کہا۔

”ذرا اپنا علیہ درست کروں اور اگر تم مزید چند منٹ انتظار کر سکو تو تمنا سے لیے کافی بھی بنا لوں۔“

ہینکل اُن آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ وہ ہینکل کے پاس گئی اور اور اس کی گردن میں ہاتھیں لٹاتے ہوئے بولی: ”وہ ہینکل میں اتنی خوفزدہ تھی اتنی خوفزدہ تھی کہ اس۔ اگر وہ لوگ تمنا سے ساتھ۔۔۔“

”مادام! میں نے چند منٹ کی اجازت چاہی تھی۔“ ہینکل نے کچھ تیزی سے کہا اور پھر زنی سے ہینکل کے ہاتھ الگ کرتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

ہینکل ایک قریبی کرسی پر گر پڑی اور دیر تک روتی رہی لیکن جب ہینکل کافی کی ٹالی لیے اندر داخل ہوا تو اس کے آنسو خشک ہو چکے تھے اور وہ بڑی حد تک خود پر قابو پاتی تھی۔

”میں نے کافی میں قطروں سی کا گنگ بھی ملا دی ہے۔“ ہینکل نے کہا۔ ”یہ اعصاب کو تقویت دینے کے لیے ایک اچھی چیز ہے۔“

ہینکل نے مسکراتے کی کوشش کی۔

”ہینکل تم سب باتوں کا خیال رکھتے ہو۔“ اس نے کہا۔ ”مگر میں آج اس وقت تک کافی نہیں پیوں گی۔ جب تک تم بھی میرا ساتھ نہیں دو گے۔“

ہینکل نے پھر حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

”میں جو کچھ کہہ رہی ہوں کوئی کروں گی بھی۔“

”اچھی بات ہے۔ مادام! میں دوسری پیالی لے آؤں۔“

ایک منٹ بعد ہینکل ہینکل کے برابر دوسری کرسی پر بیٹھا ہوا اس کے ساتھ ہی کافی پی رہا تھا۔

”مجھے افسوس ہے مادام! ہینکل نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔ ”مگر میں ایک پریشان حال عورت ہوں۔ اگر پولیس کا اصرار تھا کہ برنی اور اس کے بد معاش ساتھیوں کو گرفتار کرنے کے لیے یہ سب کچھ بہت ضروری تھا۔“

”مجھے پوری تفصیل سے سارے واقعات بتاؤ ہینکل! ہینکل نے کہا۔“

”ضرور مادام! ہینکل نے جواب دیا۔ ”جیسا کہ تمہیں میں نے

کرتے ہوئے جواب دیا۔ میں اور تم اس کے پاس چل رہے ہیں اور اس وقت تمہیں یہ بھی اندازہ ہو جائے گا کہ یہ پھوٹا سا اوزار کتنا کارآمد ثابت ہوتا ہے۔“ وہ کھڑا ہو گیا۔ ”آؤ چلیں۔“

”میں تمنا سے ساتھ جانا نہیں چاہتی۔“

”اور میں کہہ رہا ہوں کہ تمہیں میرے ساتھ جانا ہوگا۔“

برنی کا بوجھ دنگ خوں کا ہو گیا۔ ”کیا تم نے کبھی سوچا ہے کہ اگر کسی زندہ آدمی کے گھٹنے کی ہڈی پر یہ برما چلایا جائے تو کیا ہوگا؟“

”جو میں کہتا ہوں کہ وہ نہ چھڑا اور فادر ملازم آئندہ کبھی تندی خدمت نہیں کر سکے گا۔“

ہینکل کا جیسے خون خشک ہو گیا۔ اسے ہمیشہ سے تشدد سے خوف آتا تھا۔ اور برنی کی دھمکی نے اسے سر سے ہینکل کیپا دیا۔ وہ کسی کے ساتھ بھی تشدد ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔

جائیگہ ہینکل!

”میں تمنا مطالعہ پورا کروں گی۔“ وہ دنگ لگاتے قدموں سے کھڑی ہوئی۔ ”میں اچھی لپینے بیٹک کو فون کرتی ہوں۔“

برنی جو اسے غصے سے دیکھ رہا تھا مسکرایا۔

”بہت ہی مناسب فیصلہ ہے۔“ وہ بولا۔ ”مگر یاد رکھو کوئی چالاک نہیں چلے گی۔ ہم بیٹک کو فون کرو یا کہہ دو مجھے کل صبح تک دو کوڑو ڈار کے بانڈ زبل جانا چاہی ہیں۔ ورنہ دوسری صورت میں جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں، یہ برما اپنا کام شروع کر دے گا۔“

کانپتے ہوئے ہینکل نے کپور اٹھا لیا اور بیڑی اٹل کر کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ ”اس کی کوئی ضرورت نہیں مادام!“

ہینکل کی سنجیدہ اور پر وقار آواز اس کے کانوں سے مل گئی۔

ہینکل تیزی سے گھومی۔

”کمرے کی بڑی بڑی کھڑکیوں سے ہینکل اور اس کے ساتھ رہو اور بدست و طولی قامت مضبوط تندرست و توانا آدمی کمرے میں داخل ہو چکے تھے۔ ہینکل کی صورت اور لباس سے ظاہر تھا کہ وہ کسی مصیبت سے بچ کر نکلا ہے۔ ریشموٹ پر تھا اور کپڑے گتھے ہوئے تھے لیکن کسی حال میں سہی وہ بہر حال ہینکل ہی تھا۔“

برنی نے برما ہینکل کی کمرے سے اٹھنے کی کوشش کی مگر دونوں آدمی اس کے سر پہنچ گئے۔

”ہیو برنی! ان میں سے ایک بولا۔ ”تم ایک طویل مدت سے ہمیں پریشان کرتے ہو۔ اب ہماری باری شروع ہوتی ہے۔ چلو اٹھو۔“

برنی نے دونوں تنہا ہوتے رہو اور لوں کو دیکھا اور پھر کندھے اچکا۔

بتا تھا کہ میں نے گریجویٹ کے بارے میں اپنے داماد جین نوکن سے رابطہ قائم کیا تھا لیکن اس وقت میں نے نہیں ہی بات نہیں بتائی تھی کہ میں جین نوکن کو پوری صورت حالات سے آگاہ کر چکا ہوں جس کے نتیجے میں نوکن نے سوئزرلینڈ کی پولیس کو خبردار کر دیا تھا چنانچہ انسپکٹر بینی گروشرٹر دودن سے پوشیدہ طور پر اس ہنگامے کی مشیروں نے نگرانی کر رہا تھا۔ وہ یہ جانتا چاہتا تھا کہ اگرچہ اور گریجویٹ کہاں چھپے ہوئے ہیں۔ جب آرمی یہاں سے واپس گیا تو ایک پولیس افسر اس کے تعاقب میں تھا۔ وہ تعاقب کرتا ہوا اس کا کچھ تک پیچ گیا جسے آرمی نے اس مقصد کے لیے کرتے پر حاصل کیا تھا۔ اس پولیس افسر نے کالج میں برنی کو بھی دیکھا۔ سوئزرلینڈ کی پولیس برنی کو جانچی تھی اور اسے گرفتار کرنے کی فحش میں بھی مگرا سے برنی کے خلاف کوئی ثبوت نہیں مل رہا تھا۔ جب برنی اور آرمی کالج سے روانہ ہوئے تو ان کا تعاقب کیا گیا جس کے نتیجے میں وہ مکان دریافت ہوا جہاں برنی اور اس کے دوست ٹھہرے ہوئے تھے۔ پولیس نے اس مکان پر بھی نگرانی قائم کر دی۔ حالات بتاتے ہیں کہ جب جین نوکن سے کوئی دلچسپی نہیں رہی تو برنی نے جوتھ میں ٹوٹے پر تلا ہوا تھا بھلے اغوا کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اگرچہ پولیس کو اس منصوبے کا کوئی علم نہیں تھا مگر چونکہ ہنگامے کالج اور مکان ہر جگہ پولیس کی نگاہ میں تھی اس لیے وہ نکل سے کام لیتے ہوئے کسی ایسے موقع کے انتظار میں بھی جب اسے برنی پر ہاتھ ڈالنے کا موقع مل سکے۔ آج صبح میں نے اپنے معمول کے مطابق جیسے ہی میری برنی دروازہ کھولا مجھے برنی کے دو آدمیوں نے پکڑ لیا اور برنی اس مکان میں لے گئے۔ وہاں میں نے دیکھا کہ کوئی بھی میری طرح ان کی قید میں ہے۔ پولیس سے سب کچھ دیکھ رہی تھی مگر اس نے اب بھی مداخلت نہیں کی یہاں تک کہ برنی نے آکر تم سے رقم کا مطالبہ کیا اور پھر جب اس کی اور شہری گھنٹوں بطور ایک ثبوت کے ریکارڈ کر دی گئی تب پولیس نے مداخلت کی اور اس کے بعد کچھ ہوا وہ نہیں پتہ ہی ہے۔ البتہ میں یہ اطمینان دلاؤں کہ تمام کام بہت ہوشیاری اور رازداری کے ساتھ انجام دیا جائے گا۔ مجھے پولیس نے بتایا ہے کہ گریجویٹ کو واپس جرمنی بھیج دیا جائے گا۔ برنی اور اس کے ساتھیوں کو دوسرے مقدمات میں پکڑا جائے گا کیونکہ اس مکان پر چھاپہ مارنے کے دوران کچھ ایسے ثبوت بھی ہاتھ آئے جن کی بنیاد پر پولیس میرے اغوا کا معاملہ سامنے لاتے بغیر بھی اسے سزا دلا سکتی ہے۔

ہینگا نے آرمی کے بارے میں سوال کیا کہ اس کے ساتھ کیا سلوک ہوگا اور پھیل نے اطمینان دلایا کہ اس سلسلہ میں بھی ہینگا کا نام زیر بحث نہیں آئے گا جس طرح سسٹر ہیرن رولف نے آرمی کو مقدمہ چلائے بغیر چھوڑ دیا تھا اسی طرح اس کی درخواست پر پولیس نے

ہالی ووڈ کے ایک بچے نے دوسرے بچے سے کہا کہ ہمارے تھے ڈیڈی آئے ہیں۔ بہت شہو ہیں انھیں براؤنڈ وکیل کہا جاتا ہے۔

”اچھا وہ! دوسرے بچے نے کہا کہ پچھلے سال میں نے بھی انھیں ڈیڈی کے طور پر استعمال کیا تھا۔“

دوسری طرف آرمی کو بھی یہ معلوم کر کے خوشگوار حیرت اور اطمینان ہوا کہ پولیس اسے کسی جرم میں گرفتار کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ انسپکٹر بینی نے برنی سے اس کا پاسپورٹ والیور دلا دیا اور خود اسے ساتھ لے کر ہینوا ایئر پورٹ پہنچا جہاں اسے اپنے سامنے لندن کے لیے روانہ کرے۔

”میرا صرف ایک مشورہ ہے، انسپکٹر بینی نے کہا۔ دوبارہ کبھی سوئزرلینڈ میں قدم مت رکھنا ورنہ پھر اتنی آسانی سے نہیں بچ سکو گے۔“

”میں اس کا وعدہ کرتا ہوں، آرمی نے بڑی آواز سے کہا۔“

”تم واقعی بڑے خوش قسمت آدمی ہو۔ اگر مادام رولف تمہارے خلاف فرد جرم عائد کرنے پر تیار ہو جاتیں تو میں یقین دلاتا ہوں کہ تمہیں کم سے کم دس سال کی سزا ضرور ہو سکتی تھی۔“

”ہاں۔ مگر یہ اس کا کوئی احصاء نہیں بلکہ اس طرز عمل کے پیچھے بہت سی وجوہات ہیں جن کے باعث وہ مجبور تھی۔“

”دولت مندوں کے ہر طرز عمل کے پس پردہ بہت سی وجوہات ہوتی ہیں، انسپکٹر بینی نے فلسفیانہ لہجہ میں کہا۔“

وہ کچھ دیر اور باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ لندن کی پرواز کا اعلان کیا گیا۔

”خدا حافظ سسٹر آرمی انسپکٹر بینی نے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ میں تمہارے مستقبل کی بہتری کے لیے دعا کرتا ہوں۔“

اور آرمی جانتا تھا کہ اسے اب جس قدر قسمت کی نظر جرم و کرم کی ضرورت ہے پیچھے کبھی نہیں تھی۔ اس نے تہہ دل سے انسپکٹر کا شکریہ ادا کیا اور دل سے کی جانب چل دیا۔

